CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ناول

پانی ماں اَلمبا

(خواجہ فاروق رینزو شاہ)

گوجری ترجمو

سجاد پونچھی

درخشاں پبلی کیشنز115، آزاد بستی، ویسٹ نئی پورہ سرینگر

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ناول

پانی ماں الّمبا

(خواجہ فاروق رینزوشاہ)

گوجری ترجمو

سجّاد پونچھی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

© سجاد پونچھی

کتاب کوناں	....	پانی ماں اَلّما
مُصنف	....	خواجہ فاروق رنیز وشاہ
ترجمہ کار	....	سجاد پونچھی
زبان	....	گوجری
ترتیب وتزئین	....	پرویز مانوس
تعداد	....	۵۰۰عدد
مُل	....	-/۵۰۰
اشاعت	....	۲۰۱۳ء
کمپوزنگ	....	عشرت امین
سرورق	....	فردوس احمد
چھاپ خانو	....	آر ایم آفسیٹ پرنٹرس بٹہ مالو سرینگر

۱۱۵۔ آزاد بستی ویسٹ نٹی پورہ سرینگر
فون:01912571292
موبائیل:9419104353

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انتساب

ایک عظیم ادبی شخصیت

مرحوم بشیر حسین بٹ کے نام

جن سے مجھے ادب تخلیق کرنے کی تحریک ملی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پیش لفظ

گوجری زبان کی تحریک ماں جھڑی شخصیات 1970ء تیں تا حال متحرک تے فعال رہی ہیں اُن ماں سجاد پونچھی کو ناں بھی شامل ہے۔

شیخ صاحب نے گوجری ادب تحریک تے زبان ناں جھڑی خدمات دتی ہیں۔ اُنہاں نا آن آلا وقت ماں تاریخ دان کتاب کا سُنہری حرفاں ماں لکھے گو۔ شیخ صاحب بُنیادی طور اپر ایک بڑا شاعر تے ادیب ہیں۔ اُنہاں نے گوجری زبان نے شاعری ناں جھڑا خیالات تے مضمون دِتا ہیں او یہ مھاری گوجری لکھتاں ماں نہ صرف ایک خوبصورت اضافو ہیں بلکہ سچی لکھتاں ماں شامل کرن کے لائق ہیں۔ شیخ صاحب کو تعارف مھاری زبان تے ادب ماں بطور ادیب تے شاعری ہویو ہے ور اِس گل توں بدھ کے یہ اچھا گیت کار تے سی حرفی کا شاعر وی ہیں۔ اُنھاں کا گیتاں ماں گوجرا سماج کی پوری جھلک دسے۔ اُنھاں نے اپنا گیتاں ماں اِس خوبصورتی نال اپنا خیال ناں پیش کیو ہے جے اِن کا گیت گوجری شاعری ماں اپنی بکھ تھاہی بنا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چُکیا ہیں سجاد صاحب سی حرفی کا وی ایک نامور تے سلجھیا وی شاعر ہیں۔ انھاں کی سی حرفیاں ماں مولانا اسماعیل ذبیحؔ تے خُدا بخش زارؔ کا عشق تے حاجی شمس الدین مہجورؔ پونچھی کا کلام کو رنگ وی پوری طرحیاں باندے آوے ۔انھاں نے سی حرفیاں کا سوہتاں مضمون ڈھوکاں کی ٹھنڈی ہوا تے جنگلاں جاڑاں کی خوبصورتی، بگتا دریا کی موسیقی، ککھو کا بول تہ مرگاں کا سبزہ کا عکس بندی کی ہے اس طرحیاں جد ہم سی حرفی کا پورا گوجری وجود ور نظر کھلاں تاں سجاد صاحب اُت وی نمیکلو تہ سلکھنو شاعر لبھے جس کی شاعری پڑھن نال تعلق رکھے۔ سجاد صاحب گوجری سی حرفی ماں لفظاں کا استعمال کو پورو خیال رکھیو ہے۔ کدے وی کوئی لفظ مھاری زبان تے ثقافت توں باہر نہیں دستو۔

اس طرحیا جے سجاد صاحب کی پرورش مُندھ توں ہی گوجرا ماحول تے برادری ماں ہوئی ہے جس نا نظر انداز نہیں کیو جا سکتو سجاد صاحب ناں جس تیجی بڑی گل واسطے مھارا ادبی تہ فکری سرمایہ ماں زیادہ اہمیت حامل ہے واہ گوجری ثقافت تے تہذیب کی سام سمبھال ہے۔

انھاں گوجری موسیقی کی سام سمبھال ماں لا مثال کم کیو ہے یہ جد پونچھ گوجر ہوسٹل ماں وارڈن کا عہدہ ور تعینات تھا انھاں نے اُت اُس وقت گوجر ثقافت ناں بٹیل کے سامن کو جھڑ وجذبو دسیو اُس نا گوجری قوم کدے بُھل نہیں سکتی۔ کئی گمنام شاعراں کا کلام نا محفوظ کیو تے کئی گمنام موسیقی کاراں ناں باندے آنیو۔ جھڑا ناں نمود تو چھپ کے اوہلے گُٹھاں ماں بیٹھا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

واتھا انھاں نا آڈیو تے ویڈیو کیسٹاں ماں قید کر کے لوکاں کے باندے آنیو تے گجر ثقافت کی اِس سام سمبھال نا تاریخ کا ورقاں ماں محفوظ کر دتو۔ جن ماں بابا جی صاحب لارح کا کلام گُجھیاں رمزاں تہ خُدا بخش زارؔ کا کلام ناں اُنا کا پوترا ایاز سیف کی آواز ماں گوا کر سی ڈی بنوا کے لوکاں تکر پہچایو۔ بے شک سجاد صاحب ہمہ جہت شخصیات کا مالک ہیں شاعری تے مضمون نگاری تھیں بعد اُن کا ایک ہور روپ ہے اور او ہے ترجمہ نگار کو۔ اس بار اُنھاں نے ریاست کا نومور ادیب تہ دانشور خواجہ فاروق رینزو شاہ کا کشمیری ناول ''آب چھ دزان'' نا گوجری زبان ماں ترجمو کر کے ایک اور لا مثال کارنمو انجام دتو ہے۔ جس کی گوجری زبان کا ادب ماں بچ لوڑ تھی سجاد صاحب اِس کا زمانہ نے مھارا ناولی ادب کی بُنیاد نا بچ مضبوط کرن ماں جھڑو رول ادا کیو ہے اس ناں وی مھارا آن آلا وقت سجاد صاحب کا ناں سُنہری حرفاں ماں لکھے گو۔

مناں سب تُوں بڑی خوشی یاہ ہے جے سجاد صاحب نے ٹھیٹھ گوجری زبان کا لفظاں تے اکھاناں نال اس شاندار تہ معیاری ناول ناں ترجمو کیو۔ کوئی وی لفظ پورا ناول ماں کتے وی بدھ تے گھٹ نہیں لگتو۔ حسب ضرورت زبان کو استعمال پورا ناول ناں نہ صرف خوبصورت بناوے بلکہ پڑھن آلا کی دلچسپی ناں اپنے دھر چھک کے رکھے۔ میں اس پورا ناول ناں پڑھیو ہے مناں لگے جے سجاد صاحب نے جھڑو خوبصورت کم کیو ہے اس واسطے ہوں اُن ناں دلِ کی گہرائی نال مبارک باد دیوں نالے اِن کو شکر گزار ہوں جے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

انھاں نے مھاری گوجری ماں بولی کی جھولی ماں جھڑ و میوۂ گھلیو ہے اُس کی خوشبو چر تکر محسوس کی جائے گی

مِناں امید ہے جے اُن اسِ گوجری ترجمہ نا ادبی حلقہ ماں قدر کی نظر نال تکیو جاوَے گو نالے گوجری ادیب وی اسِ صنف کے پاسے دھیاں دیں گا۔

جاوید راہی
چیف ایڈیٹر شعبہ گوجری
ریاستی کلچرل اکیڈمی جموں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوبل پرائز سے کم نہیں

جہاں تک ترجمے کی اہمیت کا تعلق ہے تو ترجمے کی اہمیت کو ہر زمانے میں تسلیم کیا گیا ہے۔ بادشاہوں اور جاگیرداروں کے زمانے میں ترجموں کی سرپرستی کا کام اسی اعلیٰ طبقے کے لوگ کرتے تھے۔ دُور دُور سے مختلف زبانوں اور علوم کے ماہرین بُلائے جاتے اور کتابیں ترجمہ کرائی جاتی تھیں عہد قدیم کے ہندوستان میں اشوک کے زمانے میں دارالترجمہ قائم کیا گیا تھا۔ اکبر کے عہد میں آگرے میں دارالترجمہ قائم کیا گیا تھا، اسی طرح نظام کے دور میں حیدرآباد میں اور انگریزوں کے وقت میں فورٹ ولیم کالج میں مختلف زبانوں سے ترجمے کیئے گئے۔ جس کی وجہ سے ادب اور تہذیب و تاریخ کا علم فارسی اور اُردو میں مُنتقل ہوا اور کشمیر میں حضرت بلبل شاہؒ اور حضرت سلطان صدرالدین رینچن شاہؒ کے دور میں بھی علم و دانش اعلیٰ پیمانے کے ترجموں کی وجہ سے اپنے عروج پر پہنچا۔

ترجمہ ایک ایسا فن ہے، جس کے وسیلے سے تہذیبیں نشو ونما اور ترقی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے مراحل طے کرتی ہیں۔ نیز انسانی شعور و ذہن، اُس کی زبان و بیان اور وجدانی و جمالیاتی تجربے میں توسیع و اضافہ ہوتا ہے۔ ادب انسان کے جذبات و خواہشات اور خیالات کا مظہر ہوتا ہے اور انسان و کائنات کے باہمی رشتوں کی تفہیم کا بہترین ترجمان ہوتا ہے۔ یہ ایک طرف تہذیب و ثقافت کا زائدہ اور اس کا علمبردار ہوتا ہے تو دوسری طرف اس کی تعمیر و تشکیل کا ایک بہترین وسیلہ ہوتا ہے۔ ادبی ترجمہ ایک خیال یا تصوّر کو دوسری زبان میں مُنتقل کرنے کا عمل نہیں ہے بلکہ یہ ایک تہذیبی فِضا اور روایت کو دوسری تہذیب و روایت سے ہم آہنگ کرنے کا عمل ہے اس لحاظ سے یہ ایک مشکل ترین عمل ہے۔ جہاں تک موجودہ سائینسی دور میں ترجمے کی اہمیت کا تعلق ہے تو یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ ہر دور کی کتابیں علم و ادب اور انسان کے ذہنی سفر کا ذخیرہ ہوتی ہیں، انہیں بنی نوع انسان کا حافظہ کہا جاتا ہے اس بات سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کہ جس وقت علمِ و ادب کتابوں کی صورت میں مرتب ہو جاتا ہے تو پھر وہ کسی ایک قوم یا مُلک کی میراث نہیں رہ جاتا بلکہ دوسری قومیں اور دُور دراز کے خطوں کے لوگ بھی اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں اس مشترکہ میراث سے مختلف زبانوں کے جاننے والے لوگ کس طرح استفادہ کرسکتے ہیں؟ ظاہر ہے اس کا سب سے بڑا ذریعہ ترجمہ ہے۔

ترجمے کے حوالے سے مجھے اتنی طویل تمہید اس لئے باندھنی پڑی کیونکہ اس وقت میں جس کتاب کے بارے میں بات کرنے جا رہا ہوں وہ میرا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لکھاہوا کشمیری زبان کا ایک ناول ''آب چھ دزان'' ہے جس کو گوجری زبان کا روپ دے رہے ہیں سجاد پونچھی۔ سجاد پُونچھی کا تعلق پونچھ کی زرخیز ادبی دھرتی سے ہے جہاں سے کرشن چندر اور چراغ حسن حسرت جیسے نامور قلمکار پیدا ہوئے اور اپنی ادبی ذہانت کے جھنڈے پورے برصغیر میں گاڑے۔

سجاد پونچھی ریاست کے ادبی حلقوں میں ایک معتبر نام ہے وہ بیک وقت بہت ساری زبانوں کی خدمت میں جُٹے ہوئے ہیں۔ اُن کی کئی کتابیں منظرِ عام پر آ کر ادبی حلقوں سے دادِ تحسین حاصل کر چُکی ہیں۔ پونچھ کی ادبی فضاؤں میں اُن کا نام آج بھی گونجتا ہے کئی سال قبل نئی نسل کو جو پلیٹ فارم انہوں نے فراہم کیا تھا وہی صلاحیتیں آج ریاست کے کونے کونے میں اپنا لوہا منوا رہی ہیں۔ آڈیو ویڈیو کے حوالے سے بھی انہوں نے گوجری کلچر کو صدابند اور عکس بند کرنے میں جو اہم کردا

ادا کیا ہے وہ قابل فخر ہے ادب میں باقی زبانوں کے ساتھ ساتھ اُن کا دلی لگاؤ گوجری زبان کی جانب بھی رہا ہے اور انہوں نے گیتوں کے ذریعے اپنی بھڑاس خوب نکالی ہے۔ اب انہوں نے ترجمہ نگاری کی طرف اپنی توجہ مرکوز کی ہے اور دردست انہوں نے کشمیری زبان کو گوجری زبان میں مُنتقل کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے واقعی وہ قابل داد ہے۔ جہاں تک گوجری زبان کا تعلق ہے۔ یہ زبان اپنے ادبی خزانے سے مالا مال ہے اور یہ زبان ریاست کے سبھی اضلاع کے ساتھ ساتھ ملک کے طول وعرض میں بھی بولی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جاتی ہے۔ اور اس وقت ریاسُت میں گوجری بولنے والوں کی تعداد ۲۲ لاکھ کے قریب ہے۔ اس قوم کا اپنا ایک شاندار ماضی رہا ہے اس زبان کے عظیم قلمکاروں میں عبیداللہ لارویؒ (باباجی صاحب) میاں نظام الدین لارویؒ، اسرائیل اثرؔ، ذبیح راجوروی، نسیم پونچھی، ڈاکٹر صابر آفاقی، اقبال عظیم، بابو نُور محمد نُور، سروری کسانہؔ، ڈاکٹر رفیق انجم، محمد منشا خاکی، اشتیاق احمد شوق، ارشاد قمرؔ، اور ڈاکٹر جاوید راہی نے اس زبان کی آبیاری کر کے اس کو اس مقام تک پہنچایا ہے کہ اس کے دامن میں باقی زبانیں بھی سمانے کے لئے بیتاب نظر آتی ہے۔ اب جبکہ سجاد پونچھی نے میرے ناول ''آب چُھ دذان'' کا ترجمہ کر کے گوجری زبان کے ادب میں خوبصورت اضافہ کیا

ہے۔ مجھے بے حد خوشی ہے کہ میرے اس ناول کو یہ اعزاز دوسری بار نصیب ہوا ہے شکر الحمداللہ۔ دو سال قبل اسی ناول کا ترجمہ پہاڑی زبان کے معتبر قلمکار پرویز مانوسؔ نے کیا جس کو ریاست میں ہی نہیں بلکہ سرحد کے اُس پار کے پہاڑی ادبی حلقوں میں بھی خاصی پذیرائی حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ برطانیہ اور نیوجرسی (امریکہ) میں بھی اس ترجمے کو کافی سراہا گیا اور میرے اس ناول کو بھی پسند کیا گیا

چونکہ یہ پہلا ایسا ناول تھا جو کشمیری زبان سے پہاڑی زبان میں مُنتقل ہو کر لاکھوں پہاڑی ادیبوں تک پہنچا۔

اب کی بار اللہ تبارک تعالیٰ نے اس خوشی کو کچھ اسطرح دوبالا کیا کہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔اسی سال سینٹرل یونیورسٹی حیدرآباد نے میرا ایک ناول زخموں کی سالگرہ کو ایم فل کے لئے منتخب کیا جو ریاست جموں و کشمیر کے لئے فخر کی بات تصور کی جاتی ہے۔وہیں میرا ناول ''آب چھ دزان'' پہلا کشمیری ناول ہے جو گوجری میں ترجمہ ہوکر گوجری کے ادبی حلقوں میں پہنچ رہا ہے مجھے امید ہے کہ میرے اس ناول کو گوجری کے ادبی حلقوں میں پسند کیا جائے گا اور سجاد پونچھی کے اس کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔اوراس سے متاثر ہوکر گوجری زبان کے ادیب ناول کی صنف کی طرف ضرور متوجہ ہونگے۔یقین

مانیئے کہ میرے اس ناول کا گوجری زبان میں ترجمہ ہونا میرے لئے گوجر قوم کی طرف سے کسی نوبل پرائز سے کم نہیں ہے۔اس کے لئے میں سجاد پونچھی کا شکریہ ادا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جہنوں نے ترجمے کے لئے میرے اس ناول کا انتخاب کیا۔

خواجہ فاروق رینزوشاہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کُچھ اپنے بارے میں

جذبۂ شوق انسان سے وہ سب کُچھ کرواسکتا ہے۔ جِسے کاہلوں کی ڈکشنری میں ناممکن لکھا گیا ہے۔ ویسے بھی یہ انمول ہوتا ہے یہ غرض، عوض اور سُود وزیاں سے پاک ہوتا ہے۔ اسی لئے شاعر نے کہا ہے کہ

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کون سا عُقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

بچپن سے ہی پہاڑی، کشمیری اور گرجری زبان کے ساتھ گہری لسانی، ثقافتی اور سماجی رشتوں کی وجہ سے ہی میری دلچسپی اور لگاؤ گوجری زبان کے ساتھ ساتھ فنون لطیفہ سے بھی رہی۔ وہ چاہے شاعری ہو، ڈرامہ ہو، سنگیت ہو یا پھر اداکاری۔ شُکر خُدا کا اُس نے مجھے توفیق بخشی کہ میں نے حسب مُقدور سبھی شعبوں میں کم وکاست اپنا حصّہ ادا کیا۔ یہ شوق کا جذبہ ہی تھا کہ جب میری تعیناتی 1982 میں بطورِ وارڈن گوجر بکروال ہوسٹل پونچھ میں ہوئی تو میں نے اپنے آپ کو خوش قسمت تصّور کیا یہاں مجھے دُور دراز علاقوں سے آئے ہوئے غریب اور پسماندہ بچّوں کی خدمت اور تربیت

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کرنے کا موقعہ نصیب ہوا اور ساتھ میں میرا شوق بھی پروان چڑھا۔
پونچھ کے فنون لطیفہ سے تعلق والی وہ ادبی و تمدنی تنظیمیں جو وقتاً فوقتاً
ہوسٹل میں ادبی اور تمدنی پروگرام منعقد کرانے کے لئے میرے اندر کے فنکار
کو اُکساتے رہتے جن میں سرستوئی سنگیت کلا کیندر، بزمِ یادگارِ حسرت،
بارڈر ہل کلچرل کلب، پنجابی ساہتہ سبھا، ادبی سنگت، انجمن ترقی گوجری
ادب وغیرہ شامل تھے 23 سالہ وارڈن شپ میں کب یہ شوق اپنے انتہا پر
پہنچ گیا پتہ ہی نہیں چلا، کتنی گوجری کانفرسیں، کتنے تمدنی پروگرام کبھی کِسی
سیاسی شخصیت کے آمد پر تو کبھی 26 جنوری اور 15 اگست کے سِلسلے میں،
غزل کی محفلیں مشاعرے اور پتہ نہیں کیا کیا۔

آج جب میں ماضی کی جانب مُڑ کر دیکھتا ہوں تو حیران رہ جاتا ہوں۔
اُس وقت میں عکس بند کی گئی ویڈیو کیسٹیں دیکھ کر سارا ماضی ایک فلش بیک کی
طرح میرے ذہن کے پردے پر کسی فلمی ریل کی طرح دوڑنے لگتا ہے۔

میرے مولیٰ! کتنا لمبا سفر طے کیا میں نے؟

اسِ دوران گوجری ادب اور تمدن کے حوالے سے جو کام میں نے
کئے وہ تو اہل خرد اور باشعور لوگوں کے ذہنوں میں محفوظ رہیں گے۔ لیکن نئی
نسل اسِ سے ناواقف ہے اُن کی جانکاری کے لئے تحریری ثبوت فراہم کرنا
ضروری ہے گوجر ہوسٹل میں اپنی تعیناتی کے دوران ہم نے طُلبا کی صلاحیتوں
کو اُجاگر کرنے کے لئے مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ ذہنی نشو ونما کے لئے
کلچرل اور لٹریری Activities بھی شروع کیں۔ ہم نے ہوسٹل کے احاطے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میں ہی خصوصی رقم منظور کروا کر ایک کانفرنس ہال تعمیر کروایا اور پھر آئے دن اسی کانفرنس ہال میں مشاعرے، ڈرامے، موسیقی کی محفلیں مباحثے اور سمینار شروع ہو گئے۔ اسِ دوران گوجری کے جو ڈرامے کھیلے گئے اُن میں "بڈھا غو بیاہ، مجبوری ، "مہیٹر ی" عدالت، زمین غومالیو، نجات ، گامی مند اپھسیا تہکتھو سماج، گرجن کی ڈھوک" مرگاں کی کہانی، جذباتاں کی آگ، کچی تند، خیر خبر، اور مہا بھارت کانڈ سے لے کر راجا گورسی اور راجا بھوج کے دور کا سُنہری زمانہ کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کر کے ناظرین سے داد وصول کی۔ انِ ڈرامہ جات میں قبیلہ وار لوگوں کے روز مرّہ کے مسائل، اُس دور کے جاگیردارانہ نظام کا ظلم، سُود خور زمینداروں کی من مانیاں، غلے کے عوض بچّہ مزدُوری، تعلیم بالغاں کے فوائد، رسمی بدعات، اور اپنی ہی قوم پر اپنے ہی لوگوں کی بالادستی اور استبداد کا کُھل کر ذکر کیا ہے۔ بس وہی انقلاب کی وجہ بنی گوجر ہوسٹل کے طُلبا کے ذہن کے دریچے کُھل گئے اور براہ راست اسِ کا اثر انہوں نے قبول کیا۔ یہ پہلا موقعہ تھا جب گوجری کے فنکاروں کو پلیٹ فارم فراہم کیا گیا اسِ طرح گُجر قوم کے نوجوانوں کی صلاحیتوں کو کھوج کر قومی سطح تک کے پروگراموں میں پہنچایا اور پھر انہوں نے بھی میری اور اپنی قوم کی لاج رکھی انِ اسٹیج ڈراموں سے جو فنکار اُبھر کر سامنے آئے اور انہوں نے پوری ریاست میں اپنی پہچان بنائی اُن میں گلناز چوہان، گلفر از چوہان، اعجاز احمد ڈوئی، خورشید بھٹی، مشتاق احمد، ممتاز احمد، عبدلغنی، محمد سعید گورسی، شیخ نسیم ، انور خان، جاوید رانا، سجاد چودھری وغیرہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شامل ہیں یہ سارے آجکل اپنی صلاحیتوں کے مطابق زندگی کے مختلف شعبوں میں اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں یہ سارے پروگرام کرانے میں ہمیں جن حضرات کا تعاون حاصل رہا اُن میں مشہور ومعروف سنگیت کار اور میوزک کمپوزر ماسٹر کرتار چند، ایکٹر، ڈائریکٹر پردیپ کھنہ، جاوید راہی، پرویز مانوس، شوکت میر، خالد میر، جو پونچھ کی مختلف ادبی تنظیموں سے وابسطہ تھے اور اِن کے بغیر کوئی بھی پروگرام منعقد ہونا ناممکن تھا اور انہوں نے ہر قدم پر میرا ساتھ دیا بقول شاعر

فرد قائم رابط مِلت سے ہے تنہا کُچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

ایک حساب سے پونچھ میں ادبی سرگرمیوں کا یہ سنہری دور تھا اِس کے بعد وہاں کی ادبی فضاؤں پر عجیب قسم کا جمود چھا گیا۔ اور ہر میدان میں گر وہ بندی شروع ہوگئی تمام صلاحتیں روپوں سے تولے جانے لگیں 2004 میں ملازمت سے سبکدوش ہونے کے بعد میرے حوصلوں کو مزید جلا ملی تو میں نے ماضی میں ادھورے پڑے اپنے پروجیکٹوں پر کام کرنا شروع کیا۔ اِس سے قبل میں نے گوجری لوک گیتوں کی کچھ کیسٹیں نکالی تھیں۔ اُس کے علاوہ شگراں کے نام سے بھی اِیک آڈیو کیسٹ نکال کر گوجری کلچرل کو فروغ دینے کی بھی کوشش کی، گُجھیاں رمزاں کے نام سے دو عدد Volume جن میں بابا جی صاحبؒ اور بابا نظام الدینؒ کے صوفیانہ کلام کو ماسٹر کرتار چند کی مترنم آواز میں گوا کر وانگت میں میاں بشیر احمد صاحب کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دستِ مبارک سے عام لوگوں تک پہنچایا۔ جن میں ہر دو بابا صاحبان کے معرفت ومیزان کے صوفیانہ کلام میں روحانی سکون اور نفسِ مطمین کا پیغام ہے۔ اسِ کے بعد خُدا بخش زار کے روحانی کلام کی ایک کیسٹ جس کواُن کے پوتے ایاض احمد سیف نے اپنی آواز بخشی کومنظرِ عام پرلایا۔

ریاست کے مشہور ومعروف گلوکار سورج سنگھ کی آواز میں بھی سیف الملوک کے اشعار کوایک کیسٹ کی صورت میں لوگوں تک پہنچایا۔ یہ تمام کام تب ہی ممکن ہوسکے جب زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اِن شخصیات کا تعاون مجھے حاصل رہا۔ جن مین سب سے پہلے مادرِمہربان بیگم شیخ محمد عبداللہ جن کو گوجرقوم اور گوجری زبان سے بے حد لگاؤ تھااوراسِ قوم کی فلاح وبہوُد کے لئے انہوں نے گوجر بکروال ہوسٹلوں کا قیام عمل میں لایا تھا، حاجی بُلند خان مرحوم V.C گوجر بکروال ترقیاتی بورڈ، محمد یوسف کوہلیC.E.O پونچھ جنہوں نے وقت وقت میری رہنمائی کی، چودھری مسعود صاحب ریٹاٹرڈ (ADG) چودھری محمد اسلم، سابقہ وزیرواسپیکر، لعل محمد صابر سابق وزیر، جاوید راناM.L.A۔ سکندر حیات طارق، محمد یونس ایڈوکیٹ نور محمد نوؔر اور میرے محسن جناب میاالطاف احمد صاحب وزیر برائے جنگلات وماحولیات اور مرحوم بشیر حسین بٹ صاحب شامل ہیں۔

زبانوں کوفروغ دینے کے حوالے سے ویسے تو میں نے زیادہ تر مشاعرے کروائے ہیں لیکن میرے لکھے ہوئے گوجری گیت آل انڈیا ریڈیو پونچھ سے آج بھی فِضاؤں میں گونج رہے ہیں۔ اب میں نے ایک زبان کو دوسری زبان میں مُنتقل کرنے کا عمل شروع کیا ہے یہ میری پہلی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوشش ہوگی اس سلسلے میں سب سے پہلے میں نے خواجہ فاروق رینزو کے کشمیری ناول "آب چھُ دزان" کو ترجمے کے لئے منتخب کیا ہے۔

مجھے یہ لکھتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ گوجری زبان ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ مُلک کے طول و عرض میں بولی جاتی ہے اور اس وقت ریاست میں گوجری زبان بولنے والوں کی تعداد کل آبادی کا ۲۲% ہے اور گوجری زبان کا دامن اتنا وسیع ہو چُکا ہے کہ اس کے دامن میں قومی اور بین الاقوامی زبانیں بھی پناہ لینے کے لئے بے تاب ہیں۔ موجودہ دور میں ترجمے کی کیا اہمیت ہے مجھے اس کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ترجمہ کی سمت میں میں کوئی نیا کام کرنے نہیں جارہا ہوں بلکہ اس سے پہلے بھی کئی زبانوں کی کتابوں کے ترجمے گوجری زبان میں ہو چکے ہیں جس میں کلچرل اکیڈمی کے شعبۂ گوجری نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ لیکن میرا کام مختلف ضرور ہے کیونکہ یہ ایسا ناول ہے جو پہلی بار کشمیری زبان سے گوجری زبان میں منتقل ہو رہا ہے۔ گوجری اور کشمیری زبان کے ساتھ میری گہری، لسانی، ثقافتی اور سماجی رشتوں کی وجہ سے ہی میں اس دشوار گذار مرحلے کو کامیابی کے ساتھ پار کر سکا ہوں۔

"آب چھ دزان" کشمیری زبان میں خواجہ فاروق رینزو کا لکھا ہوا ایسا ناول ہے جس کو کافی شہرت ملی اور اس کا پہلے ہی کئی زبانوں میں ترجمہ ہو چُکا ہے پہاڑی زبان میں اس کا ترجمہ پہاڑی کے معروف قلمکار پرو ز مانوس نے کیا اس ناول میں ان باتوں کا اظہار کیا گیا ہے کہ ایک انسان کو آج کے سماج میں چھپے ہوئے کن کن بھیڑیوں اور کن کن حالات سے مقابلہ کرنا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پڑتا ہے اور آج کے مادی دور میں لالچ اور دولت، کس طرح پیار محبت اور آپسی بھائی چارے کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اِس ناول کو ترجمہ کرنے کا میرا مُدعا اور مقصد صرف یہی ہے کہ اسی بہانے میں گوجری زبان کی کچھ خدمت کرسکوں اور ہوسکتا ہے کہ گوجری ادیبوں کو ناول کی صنف متوجہ کرسکوں۔

اس کو شائع کروا کر آپ تک پہنچانے میں مجھے جن اصحاب کا تعاون حاصل رہا اُن کا رسمی طور شُکریہ ادا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں سب سے پہلے بابو نور محمد نور صاحب کا میں بے حد شُکر گزار ہوں جنہوں نے گوجری اسکرپٹ اور ٹھیٹھ الفاظ کو سمجھانے میں میری مدد کی۔ اُس کے بعد اپنے عزیز گلناز چوہان کا بھی ممنون ہوں جس نے اِس ناول کی نوک پلک سنوارنے اور پروف ریڈنگ کر کے میری بھرپُور مدد کی اور عشرت کوہلی کا بھی شکر گذار ہوں جس نے اس کتاب کی کمپوزنگ کر کے اِس کو پریس تک پہنچانے میں اہم رول ادا کیا۔ آخر میں اگر میں پرویز مانوس کا شکریہ ادا نہ کروں تو زیاتی ہوں کیوں کہ یہی وہ شخص ہے جس نے مجھے اِس کشمیری ناول کو گوجری زبان میں ترجمہ کرنے کی صلاح اور تحریک دی اور اس ناول کو طباعت کے مختلف مراحلوں سے گذار کر منظرِ عام پر لانے میں جاں فشانی سے کام کیا۔ مجھے اُمید ہے کہ جس طرح آپ نے میری سابقہ کاوشوں کو سراہا ہے اسی طرح اِس نئے تحفے کو بھی مقبولیت بخشیں گے۔ آخر میں خواجہ فاروق رینزو صاحب کا بھی دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے اِس کتاب کا ترجمہ کرنے کی اجازت دی۔

سجاد پونچھی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پہلو حصو

جمال کی اکھاں بچوں شعلہ نکل رہیا تھا اُس غی جیھب پکیاڑاں ہاروں باہر لٹک رہی تھی رَتی جیھب توں ٹہتی لہل خون کی تپش نال چٹی چھگ مانھ تبدیل ہو چکی تھیں۔

وہ فرسپ غی طرح پھنکار اُٹھیو۔

سُریا رونوں چا ہوے تھی مگر ڈرتاں خوف غی وجہ توں اُسغی ساہ باہر نیہ آ رہی تھی۔ واہ اک ہی جگہ گُم سُم کھلی پھٹی پھٹی اکھاں نال یہ خوف ناک منظر دیکھ رہی تھی یاہ خوف غی حد تھی جے بے حوش ہو غے فرش ور ٹہن کی جرت وی نہ کر سکی پانی غا قطرہ ٹپ ٹپ کر غے اُس غا نازک جسم توں بُن ٹہہ رہیا تھا۔ خوف تے وحشت غا عالم ماں واہ اک پتھر غی مورتی بنی بے حس و حرکت جت تھی اُتے کھلی بدلا غا اُن شعلاں نا دیکھ رہی تھی جہڑا ست سالاں توں بعد اچانک بھڑک اُٹھیا تھا۔

ست سال کا بدلا کی اگ ماں سڑن توں بعد اج جمال غی خونو خون

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اکھ مسکران غی کوشش کر رہی تھیں۔

کھواڑی فِر ہوا ماں چمکی تے جمال تے فرش ور ٹٹھا جمال غا بے جان جسم غو اک ہور حصو بکھ کر دِتو۔

سُریا غو حسین چہرو برف ہاروں چِٹو ہو گیو اُس نے سارو کُجھ اپنی اکھاں نال دیکھ لیو۔ اُس نے ہر بار جمال غی اُٹھتی کھواڑی دیکھ لی تے اپنا کھسم سلام نانھ جسم غا ٹکڑا مانھ تبدیل ہوتا دیکھ لیو اُس نے سلام غی لرزتی چیخ وی سُنی، جہڑی خوف نال بر پور تھی۔ سُریا نے یاہ چیخ اُس ویلہ سُنی جد وہ غسل خانہ مانھ نہا رہی تھی۔ تے یاہ غیر توقع چیخ سُنتاں ہی حوش کھو غے جلدی باہر نکل آئی۔

جمال کمرہ غے بچ کھڑ و تھو اُس غا ہتھ مانھ لوہا غی کھواڑی تھی تے وہ سلام کا جسم نانھ لکڑی ہاروں کپ رہیو تھو۔

ثُریا جِت پہچی اُتے کھلی جمال نانھ دیکھ رہی تھی۔ اُس جمال نانھ جِس نانھ دیکھن واسطے پچھلا سَت سال توں اُس غی اکھ اَنی ہو چکیں تھیں جمال نے ثُریا آلے پاسے اک وار دیکھو اک زہریلی مُسکراہٹ اُس غا مُنہ ور پھیلی فِر وہ دوبارہ سلام غو جسم کٹن لگو وہ برابر اُس نانھ کٹتو رہیو تے ثُریا اک بے جان مورتی ہاروں اک ہی جغا ور تھمی رہی۔

سلام غا جسم توں خون اُبھل اُبھل غے سون آلا کمرہ مانھ پھیلن لگو۔ یو خون پھیلتاں پھیلتاں ثُریا آلہ پاسہ بدھن لگو۔ جد سلام گا گرم گرم لہو گا قطراں نے ثُریا غا پیراں نانھ چھویو اُس گا سارا جسم مانھ سرد لہر دوڑن لگی۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

واہ تھر تھر کمن لگی سارو جسم موسم خزاں غا بے رونق پتر ہاروں ہلن لگو اُس نے دوبارہ جمال در دیکھیو جمال غی اکھایاں توڑی بڑا سپ غی اکھاں غی طرح بل رہی تھیں۔ خُون وخون بگھیاڑ ہاروں اُس غی زبان باہر لٹکی وی تھی۔

اک پل واسطے ثُریا غے سامنے جمال غو ست سال پرانو چہرو اُبھرن لگو۔ وہ دِلکش چہرو جس مانھ مقناطیس ہاروں کشش تھی۔ جہڑو محبت تے عِشق غی اک پاکیزہ علامت تھو۔ اُس چہرہ نانھ دوجی واری دیکھن واسطے ثُریا ترس رہی تھی۔ تڑف رہی تھی۔ جگہ جگہ واہ جمال غی لوڑ کر رہی تھی۔ وہ معصوم چہرو اچانک غائب ہو گیو۔ ہور اج اُس چہرہ غو روپ ہی بدل گیو تھو۔

اج جمال اک دہشت ناک درندو بن گیو تھو۔ اُس درندہ غا ہتھاں مانھ خون بھری کہواڑی تھی۔ ثُریا غا خاوند سلام غو خون کہواڑی غی تیز چمکتی دھار توں اجے تک ٹپہ رہیو تھو۔ جمال غی اکھاں نے وی خون غا اِنہاں قطراں نانھ ٹپتاں دیکھ لیو۔ اُس گا مُنھ ور اک واری فر زہریلی مُسکراہٹ اُبھری۔

سلام غو خون جمال پھنکار اُٹھیو

سارو کمرو اُس غی پھنکار سُن غے گبرا اُٹھیو۔ ثُریا غا جسم مانھ اک وار فر سرد لہر دوڑن لگی۔ اُس گا جسم غی کمن غی رفتار تیز ہو گئی۔ اُس تو بعد فر کمرہ غی گھٹی گھٹی فضا مانھ غم آلود خاموشی چھا گئی۔ صرف کدے کدے جمال غا ہتھ مانھ تھمی کہواڑی توں ٹپن آلا خون کا قطرہ غی مدہم آواز ثُریا غا صاف سُہنا دُدھ ہاروں جسم وروں تِلک تِلک غے ٹپن آلا پانی غا قطراں غی ہلکی کیڈ اِس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاموشی نانھ توڑن غی کوشش کر رہی تھی۔

کھسیری خاموشی غو جال توڑن آلی اس مدھم تے ہولی آوازاں نے ماحول نانھ زیادہ خوف ناک ۔ تے لرزا خیز بنایو تھو۔

جمال اجے توڑی چمکتی کھواڑی غی تیز دھار نانھ دیکھ رہیو تھو۔ سلام غا جسم غا خون غا قطرہ اِس دھار وَر چمکتا لال تے موتیاں ہاروں جھلملا رہیا تھا۔ جمال غا منھ توں رَتی جھب اجے توڑی باہر لٹکی وی تھی ۔ وہ بھلیں بھلیں کھواڑی نانھ اپنا منھ غے نیڑے لے جان لگو کھواڑی غا نیڑے آتاں ہی جمال گا رتا ہونٹھ مکنا تیں ہاروں چمکتی کھواڑی ہاروں چِپک گیو۔ رَتی جھب خون نانھ چٹن لگی ۔ جمال خون ناھ چٹتو رہیو تے ثُریا پھٹی پھٹی اکھاں نال اُس نانھ دیکھتی رہی ۔ سلام غو خون پھگیاڑ ہاروں چٹتاں چٹتاں جمال غی چمکتی اکھ اُپر آلہ پاسہ اُٹھیں ہوٹھ برابر خون نانھ چٹ رہیا تھا۔ صِرف بلتی اکھ ثُریا گا جسم ور ٹھہریں ۔ جمال غی حرکت نال ثُریا خوف ناک ہوگئی اُس گا سارا جسم ور کمنی شروع ہوگئی تے اچانک بند ہوگئی یوہ شاید جسم مانھ اُترتی تیز نظراں گو اثر تھو۔ جے واہ بالکل خاموش ہوگئی ۔ جمال غی شعلہ باز نظر اُس کا اَک اَک حسہ ور دوڑیں تھیں اِن نظراں مانھ نہ اج شرم تھی نہ حیا اک وار فر ثُریا غا تصور مانھ جمال غی وے معصوم نظر اُبھرن لگیں۔ جھڑی ست سال پہلاں ثُریا غی بارگاہِ حُسن مانھ سجدہ ریز ویں تھیں۔ وے نگاہ جھڑی ثُریا غی مستی بھری اکھاں مانھ اُلجھ غے محبت غا گیت چھیڑ دیں تھیں۔ جنِ غی گہرائی ہمیشہ ثُریا نانھ اپنی چولی مانھ سمیٹ لیں تھیں۔ اُن اکھاں مانھ پیار غا پھُل مہکیں تھا۔ نالے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

محبت غا دیا وی بھلیں تھا۔ کتنی پیاری ہیں تیری اکھ ثریا نے کئی بار یاہ گل جمال نانھ کئی تھی۔ تھاری پاک محبت نے میری اکھاں نانھ خوبصورت بنایو ہے۔ جدتوڑی یاہ محبت زندہ ہے میری اکھ خوبصورت ہیں۔ جمال ہر باریوہی جواب دیتورہ تھو۔

مگراج جمال غی اکھاں مانھ نفرت غواک سمندر ٹھاٹھ ماررہیو تھو۔ نفرت غی لمی لمی موج ثریا غا خاموش وجود نال ٹکرارہی تھیں۔ اج جمال غی اکھاں مانھ دوزخ غی تپش تھی اس دوزخ توں اُٹھن آلیں چنگاریں ثریا غا بدن مانھ سویاں ہاروں اُتر رہی تھیں۔

نفرت غا سمندر توں اُٹھیں ویں موجاں نے دوزخ توں نکلتی چنگاریاں نے ثریا غو جسم خاموش کر دِتو جس طرح اُس غا پھیپھڑاں نے کم کرنو چھوڑ دِتو وے۔ ساہ غو اُٹھنو تے لینو بند ہو چکیو تھو۔ دِل غی دھڑکن وی ہُن بند ہوگئی تھیں۔

جمال گالب کھواڑی ور چمکتاں خون غا قطراں ور جم چکیا تھا۔ تے اُس غی نظر ثُریا غی چھاتی ور صاف پانی غا اک موٹا قطرہ ور جم گئیں۔ پانی غو وہ قطروی ثُریا غا جسم ہارون خاموش تھو شاید اس پانی غا قطرہ نے اُس کمرہ غی خوفناک فضا نانھ جان لیو تھو جمال غی درندگی نانھ سمجھ لیو تھو۔ جمال غی نظر پانی غا اُس قطرہ مانھ اُترن لگیں اُس پانی غا قطرہ مانھ اُس غی لاکٹ غو اکس صاف دِسہ تھو۔ جہڑو ثُریا نے لایو وہ تھو۔ ثُریا غا ننگا بدن ور اِس لاکٹ توں بغیر ہور کائے غیر چیز نی تھی۔ جو کُجھ وی تھو وہ۔ وہ خدا غو دِتو وہ حُسن تھو۔ اُس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

غو خوبصورت جسم صاف تے پاک بدن لما لما کالا سر غا بال جہڑا اُس غی اڈیاں نائھ چھو رہیا تھا۔ ہرنی ہاروں اکھ سوہنوں رُخسار گُلاب غی رتیا پنکھڑیاں ہاروں خوبصورت ہونٹھ صُراحی ہاروں گردن۔ چنگو بانکو قد۔ الغرض واہ حُسن تے شباب غی اک جیتی جاگتی مثال تھی۔ جمال غی نظر کافی دیر توڑی اِس پانی غا قطرہ ور جمیں تھیں۔ جس مانھ لاکٹ غو اکس دِسہ تھو۔ ہُن جمال باضابطہ اِس لاکٹ در دیکھن لگو۔ جہڑو ثُریا غی صُراحی دار گردن مانھ پیو وہ جَل رہیو تھو۔ کائے خاص چمک نی تھی اِس لاکٹ مانھ وہ لاکٹ تے معمولی پتل گو لاکٹ تھو۔ مگر جمال غی تیز نظر اُس لاکٹ ور جم رہیں تے اُس گا ہونٹھ ہُن توڑی کھواڑی ور پھیلیا واخون ور چپکیا وا تھا۔

ثُریا گا گاٹا مانھ لاکٹ نانھ برابر گورتان جمال نے کھواڑی نانھ آہستہ بُن آنیو۔ اُس گو مُنھ رتو تھو۔ اُس نے کھواڑی بُن چھینکی ہتھا تون ربر گا دستانہ باہر کڈیا اُن نانھ اپنی جیکٹ غا چنتا مانھ پالیو۔ آہستہ آہستہ ثُریا غے پاسے بدہن لگو۔

ثُریا جمال نانھ اپنے نیڑۃ آتاں دیکھ رہی تھی۔ وا چیخنا چاہوے تھی۔ واہ اپنا بالاں نانھ پٹنا چاہوے تھی۔ اپنا مُنھ ور چنڈ مارنا چاہوے تھی۔ واہ ٹہائیں مار مار غے رونا چاہوے تھی۔ واہ زور آلو ہاسو کرنو چاہوے تھی۔ واہ رب جانے کے کرنا چاہوے تھی۔ مگر اُس مانھ کُجھ وی کرن غی ہمت نہ رہی تھی۔ اُس گی تمام صلاحیت بے کار ہو گئیں تھیں۔ اس طرح لگہ تھو واہ اک بے جان مورتی غے سِوا کُجھ نہیں۔ واہ سنگِ مرمر غی مورتی ہاروں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خاموش تھی۔ لیکن خوف تے ڈرنا لے دہشت غی وجہ توں اُس غیں معصوم ہرنی جیسی اکھ اُبل گے باہر آن لگیں۔

جمال بلیں بلیں ثُریا آلہ پاسے بدز ہیو تھو۔ اُس گا قدم فرش ور پیا و سلام غی لاش نال ٹکرا رہیا تھا۔ ثُریا نسنا چاہوے تھی بڑی پھُرتی تے بڑی تیزی نال مگر اُس غا پیر تے ہلن غو ناں نی لے رہیا تھا۔ جمال بالکُل اُس غے نیڑے پہچیو دوُنہاں غے درمیان صرف جمال غا کپڑاں غی دیوار تھی۔

ثُریا نانھ وے تہاڑہ یاد آیا جد جمال اُس کے اِتناں نیڑہ آوہ تھو۔ تے واہ اُس غی گرم باہنواں مانھ موم ہاروں پگل جہہ تھی۔ جمال غی بانواں مانھ سمٹ غے واساری دُنیا نانھ پہل جہہ تھی۔ فر وے دوئے ہوا غے سنگ اُڈتی خوشیاں پیار غی بُلندیاں نانھ چھوئیں تھا محبت غی بے پناہ گہرایاں مانھ ڈُب جہیں تھا اچانک اک چٹکو لگو جمال نے ثُریا غی گردن مانھ ہتھ باہیو۔

ثُریا کا مُنھ توں اک سسکی وی باہر نہ آسکی۔ وا پھٹی پھٹی اکھاں نال جمال آلے پاسے دیکھے تھی۔ جمال نے اک دو جو جھٹکو دے کے ثُریا غی گردن بچوں وہ لاکٹ پاسے کیو۔ گردن توں چھاتی توڑی اک لمی خراش لگی۔ جمال اس معمولی پیتل کا لاکٹ نانھ سجہ ہتھ غی انگلی مانھ لٹکا غے ثُریا گی اکھاں غے سامنے کمکان لگو۔

ثُریا کافی کُجھ کہنا چاہوے تھی مگر کُجھ نہ کہہ سکی۔

اُس لاکٹ غے قابل نہیں تھی۔ تون ثُریا جمال نے سرگوشی نال کہیو لیکن یاہ سرگوشی بڑا بھار اسپ غی دوجی پنکار تھی یوہ کہہ غے جمال

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے لاکٹ اپنا چِنتا مانہہ رکھیو تے فِر پھُرتی نال دروازہ آلہ پاسے بدھن لگو دروازہ ور پہنچ غے وہ دوبارہ رُک گیو۔ پِچھہ مُڑ ہ گے ثریا آلہ پاسے دیکھیو تے فِر سرعت نال باہر نکلیو۔

ثُریا اجیں توڑی اپنی جگہ ور خاموش تھی۔ گردن کا زخم توں لہو بُن ٹہہ رہیو تھو۔ لہو غی اک لمی دھار ثُریا غا جسم مانہہ اک لمی لکیر بنا رہی تھی۔ جس نے ثُریا غا جسم نانہہ دو حصاں مانہہ تقسیم کر دِتو۔

تھوڑی دیر توڑی وا دروازہ غا ہلتا کواڑ نانہہ دیکھتی رہی۔

اچانک ثُریا غا مُنہ توں اک دِل خراش چیخ اُبھری تے واہ دھڑم غے نال فرش ور ڈہہ گئی۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوجو حِصو

خواجہ طاروقی غی شاندار کوٹھی خواجہ منزل غی شان تے قسمت وقار آلی عمارت غا روپ مانھ ظاہری طور ور چھلک رہی تھی۔ کوٹھی غے اگے پچھے کافی بڑو بہڑ وتھو۔ جہڑو پتھراں تے اِٹاں نال بنی وی کنداں ور محدود تھو خواجہ طاروقی شہر غی اک منَی پرَمنی وی مشہور تے قابل عزت شخصیت تھی اج رشید تے سلیمہ دوئے اس معزز شخصیت کو لے مدد منگن جار ہیا تھا۔ دونہاں غا ارادہ پکا تھا۔ دونہاں نے بغاوت غو جھنڈو چایو وہ تھو ہو را نہاں نانھ یعقین تھو جے خواجہ طاروقی اس جھنڈا نانھ اُچو کرن مانھ اُنہاں غی مدد کرے غو۔ رشید تے سلیمہ غی بغاوت تھی سماج مانھ نابرابری کے خلاف۔ امیری تے غریبی کے درمیان کھلی دیوار غے خلاف۔ اُن لوکاں غے خلاف جہڑا دولت گا ذہریلا خنجر نانھ ہتھ مانھ لے غے محبت غو خون کریں تھا۔ دولت غا ٹھیکیداراں سلیمہ تے رشید غی محبت غو خون کرنوں چاہویں تھا۔ لیکن دونہاں نے بیاہ کرن غو فیصلو کیو۔ انھیاں نانھ یعقین تھو جے خواجہ اُن دونہاں نانھ نکاہ غا بندھنا مانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بدھ غے محبت غی بڑائی تے خدا غی خدائی غو ثبوت پیش کر لیں غا۔

سلیمہ نال رشید غی ملاقات کالج مانھ اج توں ست سال پہلاں ہوئی تھی۔ سلیمہ بڑی خود دار تے تیز لڑکی تھی تے رشید کالج غو ساراں توں زیادہ خاموشی تے شرمیلو لڑکو تھو۔ سلیمہ گُڑیاں غا کالج غی طالبہ تھی تے رشید ایس پی کالج مانھ پڑھہ تھو۔ ان دونہاں مانھ سکولاں تے کالجاں مانھ لڑکاں لڑکیاں غی بے چینی نقطہ عروج ور پج چکی تھی۔ سارو نظار و در بدر ہو گیو تھو۔ روزانہ لڑائیں جھگڑا تے فساد ویں تھا۔ روزانہ کسے نانھ کسے مسلہ ور ہڑتال وے تھی۔ پرنسپل غی مار پٹائی، پروفیسراں غے خلاف گندہ لفظ عمارتاں نانھ ساڑنو گڈیاں غو نظام ختم کرنو ہر روز غو معمول بن گیو تھو۔ طالبِ علم اس نظام غے خلاف ہو گیا تھا۔ لڑکاں غا کالج گو اثر لڑکیاں غا کالج ور دی پیو کدے کدے ہنگاماں مانھ دونہاں کالجاں گا لڑکا تے لڑکیں اکھٹا ویں تھا۔ رشید اس شور شرابہ توں دور رہ تھو۔ وہ فطرتی طور ور امن پسند طالبِ علم تھو باقی لڑکاں غا مظاہراں مانھ شامل ہونو چنگو نہیں تھو سمجھے۔ اک دن کالج مانھ بڑو ہنگاموں ہو یو گُڑیاں گا کالج غو ناں کسے وزیر غا ناں ور رکھیو وہ تھو جہڑو لڑکاں تے لڑکیاں کی مرضی کے خلاف تھو۔ دونہان کالجاں غا لڑکا تے لڑکیں جذبہ مانھ آیا گُڑیاں غو کالج تے ایس پی کالج غے درمیان صرف اک ایٹ غی کند کھلی تھی۔ ایس پی کالج غا لڑکاں نے یاہ کند ٹھا چھوڑی۔ کندھ غا ہٹن نال زنانہ کالج غیں لڑکیں وی مظاہرہ مانھ شامل ہو گئیں۔ رشید دور اک کھمبا نال ٹیک لا غے خاموشی نال انہاں غُصہ مانھ آیا واں لڑکاں تے لڑکیاں نانھ دیکھ رہیو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھو۔ اُس غو دِل چاہوے تھو وہ کالج توں باہر نکلے لیکن باہر پولیس لڑکاں نانھ دیکھتا ہی پکڑ رہی تھی۔ پکڑن غا ڈر توں وہ اپنی جگہ ور کھلو تماشو دیکھتو رہیو لڑکا تے لڑکیں نعرہ لا رہیا تھا۔ چیک مارتے شور مچا رہیا تھا۔ کالج غی عمارتاں ور پتھر مار رہیا تھا کسے طالبِ علم نے پٹرول غو ٹین کدے توں آن غے لیبارٹری کی عمارت ور پھینکیو اُس نانھ تیلی لائی لیبارٹری سَڑ غے مِٹی ہو گئی۔ لڑکاں نے خوش ہو غے تاڑیں ماریں۔ پولیس نے دونہاں کالجاں نانھ کہرا مانھ لیو لڑکا تے لڑکیں مل غے پولیس ور پتھر مار رہیا تھا۔ پولیس جواب مانھ اتھروں بغان آلی گھیس گا گولا کالج کے اندر پھینک رہی تھی۔

گُجھ لڑکا گولا پھٹن توں پہلاں ہی واپس پولیس ور پھینک رہیا تھا۔

افسوس یاہ بہادری ملک غی ترقی واسطے استعمال کی جاتی۔ اپنا کشمیر غی بھلائی واسطے یہ خون غا گُجھ قطرہ ٹہتا، رشید اس ہنگامہ نانھ دیکھ غے سوچ رہیو تھو۔

رشید اجے سوچ رہیو تھو جے اک پھر تیلی خوبصورت لڑکی غی نظر رشید ور پئی واہ لڑکی گُجھ لڑکاں تے لڑکیاں غے بشکار کھلی تھی۔ زور نال نعرہ مار رہی تھی۔ اُس غو دوپٹو سینہ توں سرک چکیو تھو۔ اُس غی کھکھاڑیں سیب ہاروں لال تھیں۔ روشن متھہ ور پسینہ گا قطرہ جھلملا رہیا تھا۔ اُس غو بدن بھریو وہ تھو قد لمبو۔ واہ دور توں ہی حُسن تے شباب غی اک جیتی جاگتی تصویر دِس رہی تھی۔ رشید نانھ باقی لڑکاں نالوں کنی اک تماشائی ہاروں اس ہنگاماں غو نظارو کرتاں دیکھ غے اس لڑکی گا متھا وروی ناراضگی غیں لکیر اُبھریں۔ واہ اُس غے نیڑے آ گئی۔ رشید بھوکھلا گیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اولڑکیا نیوں اس راہ بزدلاں ہاروں تماشو دیکھتاں تنا شرم نی آتی۔ کیا توں مہارے نال اِن مظاہراں مانھ شامل ہوغے اپنی مردانگی غوثبوت نہیں دے سکتو۔ اگر توں مرد نہیں تے یہ لے بنگ لالہ تے شرم نال مُنہ چھپا غے اپنے گھر چلیو جا۔ اس لڑکی نے سچیں مُچیں اپنی بنگ لاہ غے رشید آ لے پاسے کرتاں مانھ کیو۔

رشید نے اپنی بھرپور نظر اُس لڑکی غا سِر توں پیراں توڑی پائیں۔ اُس لڑکی غو مُنہ یخ رہیو تھو تے اُس غی اکھاں غی گہرائیں معصومیت مانھ چھُپیں ویں تھیں۔ اُس غی خوبصورتی غو راز اُس غی اکھاں کی گہرائی مانھ چھپیو وہ تھو۔ رشید دِل ہی دِل مانھ اِس خوبصورتی غیں تعریف کرن لگو۔

کیا تیرا مُنہ مانھ زبان ہی نہیں ہے گلو ہے کیا؟ جواب دینوں نہیں چاہتو: رشید غی خاموشی نال اُس لڑکی غی ناراضگی مانھ بادو ہوگیو۔ کالج غو اک لڑکو جِہڑو رشید غی ہی کلاس مانھ پڑھے تھو اُس لڑکی غے کول آ غے کہن لگو

سلیمہ جی ہوں اس لڑکا نانھ جانوں یوہ بیچارو مہارا کالج مانھ سبھناں توں زیادہ گُم سُم تے خاموش تبع آلو لڑکو ہے۔ نہ اس غو کوئے دوست ہے صِرف کتاباں غو کیڑو ہے۔ دیہاڑی رات پڑھتو رہ۔ اس لڑکا توں کوئے دی ہنگامہ غی توقع نہیں رکھ سکتو،،

رشید سلیمہ نانھ سمجھانا چاہوے تھو جے ان ہنگامہ گو مقصد ویلو ضائع کرن توں بغیر کُجھ وی نہیں۔ لیکن اُس غا مُنہ توں کائے گل نہ نِکل سکی
''اوہ بزدِل لڑکیا ایسا لڑکاں نال مِناں نفرت ہے''

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سلیمہ نے رشید غے پاسے عجیب نگاہاں نال دیکھ غے کہیو۔

سلیمہ نانھ لوڑتی اک ہور حسینہ اُت پجی

''سلیمہ ہوں جمال نانھ لوڑ رہی ہاں۔ وہ کِدے نظر نہیں آتو واہ سلیمہ نانھ کہن لگی۔رشید نے پہلی بار سلیمہ غو ناں سُن لیو۔

''ثریا میں جمال نانھ اے ہُن دیکھیو تھو'' سلیمہ نے جواب دِتو ہوں اِت ہاں ہوں تِناں لوڑ رہیو ہاں'' جمال اُن کے نیڑے آئیو۔آؤ ہم جلدی اپنی مخصوص جگہ ور جھیل غے کنارے'' جمال نے ثریا نانھ کہیو۔''اِت ہنگامہ ہور ہیا ہیں باہر پولیس غو پہرو ہے۔اس وقت کس طرح نِکل سکاں'' ثریا نے جمال نانھ کہیو''

''جمال غا رستہ کوئے روک نہہ سکتو جمال نے یوہ کہہ کے ثُریا غو ہتھ پکڑ لیو۔اُس نانھ اپنے پاسے چھِک غے پولیس کے بچوں باہر نِکل گیو۔کُجھ پولیس غا سپاہیاں نے اُس نانھ روکن غی کوشش کی لیکن جمال نے کُجھ زوردار مُکا مار غے اِنہاں نانھ ڈھیر کر دِتو۔جمال تے ثُریا پولیس غو گھیرو توڑ غے نِکل گیا۔

سلیمہ اپنی جگہ داؤ بھری نظراں نال جمال غی جُرت نانھ دیکھ رہی تھی اُس ناں ایسا لڑکا پسند تھا تے ثریا غی قسمت ور رشک کرن لگی۔جے اُس غو محبوب ایسو ہے،رشید وی اپنی جگہ کھلو اپنا کلاس فیلو جمال نانھ جاتاں دیکھ رہیو تھو

اچانک اک شور اُٹھیو چیخن تے چلان غیں آواز اُبھریں۔پولیس جھڑی اجے توڑی کالج غو گیرو کر رہی تھی کالج غے اندر داخل ہوئی۔پولیس نانھ لاٹھی چارج گو حُکم ملیو تھو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پولیس گا ڈنڈا لڑکاں تے لڑکیاں ور بے تحاشہ برن لگا۔ اک شور مُچ گیو اکھاں آلی گیس گا دھنواں مانھ یوہ نظر نہیں آرہیو تھو جے کون کِت جا رہیو ہے۔

سلیمہ غے نال جھڑا لڑکا تے لڑکیں تھیں وے سارا نس گیا سلیمہ وی نسن لگی مگر واہ اک پتھر نال ٹکرا غے زور غی آواز نال بُن ٹھہ گئی۔ رشید اجے نسن غی کوشش کر رہیو تھو کہ اُس غا پجُن توں پہلاں ہی ات پولیس کو اک سپاہی پجُیو اُس نے اپنوں ڈنڈو اُپر چا غے سلیمہ ور مارنو چاہیو۔ ''نہیں'' رشید گا منہ توں اک تیز چیخ نکلی۔ اجے پولیس گو ڈنڈو ہوا مانھ ہی تھو کہ رشید نے وہ پکڑ لیو اُس نے ڈنڈو سپاہی غا ہتھ وِچو کھس غے فر اُس ڈنڈا نانھ دور پھینک دِتو۔ رشید سلیمہ نانھ سہارو دے کے اُپر اُٹھان لگو اتنی دیر مانھ مُچ سارا پولیس غا سپاہی اُت پجُیا تے رشید نانھ بے تحاشو کُٹن لگا کُجھ ڈنڈا سلیمہ ناھ وی لگن آلا تھا لیکن رشید نے سلیمہ غا نازک ملائم جسم غی خاطر اپنا آپ نانھ اُس غی ڈھال بنا لیو۔ ڈنداں غی بارش رشید ور ہوئی۔ وہ لہولُہان ہو گیو۔ تے سلیمہ بالکُل محفوظ رہی ڈی سی نے لاٹھی چارج بند کرن غو حُکم دے دِتو۔ رشید غو سِر پھٹ گیو اُس گا سِر تے اُس گا جسم غا دوسراں حصاں بچو ٹھن آلا خون نال سلیمہ پِیج گئی تھی۔ تے فوارا کی طرح خون اُچھل اُچھل غے باہر آرہیو تھو۔

سلیمہ زخمی رشید نانھ دیکھ کہ ڈر گئی اُس نے اچانک اپنی چادر چٹ ہی رشید گا سِر غا زخم غے اُپر زور نال بدھی۔ رشید نانھ ایمبولینس مانھ ہسپتال مانھ پچایو۔ سلیمہ اُس غے نال تھی۔ واہ ایمبولنس غی سیٹ ور اک پاسے بیٹھی تھی، تے اُس نے رشید غو زخمی سر اپنی جھولی مانھ رکھیو وہ تھو ہتھ نال اپنی چادر

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

زخم کے اُپر زور نال دبا کے رکھی تھی تاں جے خون باہر نہ آوے دوسرا ہتھ ناتھ اُس گا متھہ ور پھیر رہی تھی۔

رشید نے جس طرح سلیمہ غی حفاظت کی تھی اُس نال سلیمہ غو سارو وجود ڈر گیو تھو۔ واہ اپنا آپ ناتھ کوسن لگی اپنا اُس بُرا رویہ ور پچھتان لگی جس غو مظاہرو تھوڑی دیر پہلاں اُس نے رشید کے سامنے کیو تھو۔ اُس کی اکھاں بچوں اتھرو ٹہہ رہیا تھیا۔ واہ دِل کا اندرونی خانہ توں رشید گا بل ہون غی دعا منگ رہی تھی۔ واہ رشید کا پیراں ور ٹہہ کے معافی منگنا چاہوے تھی۔ پچتاں ہی رشید ناتھ اپریشن تھیٹر ماتھ پچپایو گیو۔ اُس کو زخم سٹریو تے ڈاکٹراں نے اُسے ہسپتال ماتھ آرام کرن غی صلاح دِتی۔ ڈاکٹراں نے رشید غی دوا کا بارہ ماتھ سلیمہ ناتھ ضروری ہدایت دِتیں۔ کیوں جے رشید کے نال سلیمہ توں علاوہ کوئے نی تھو۔ ڈاکٹر سلیمہ ناتھ رشید غی منگیتر سمجھ بیٹھا۔ رشید ناتھ ہسپتال کی اک طرف کمرہ ماتھ پچپایو گیو چِٹا چِٹا کپڑاں آلی نرس نے اُس کی بانھ ماتھ ٹِکو لایو۔ رشید اجے توڑی بے ہوش ہی تھو۔ سلیمہ ٹکٹکی بدھ کے رشید ناتھ دیکھ رہی تھی اجے توڑی رشید نے سلیمہ نال اک گل وی نہ کی تھی تے سلیمہ کا سارا وجود ناتھ اپنو بنا لیو تھو۔

آہستہ آہستہ رشید ناتھ ہوش آن لگو۔ وہ اپنی اکھ کھولن لگو وہ عجیب نظراں نال دیکھن لگو۔ وہ یاد کرن لگو کہ اُس کا مُنہ ناں اُس نے پہلاں نہہ دیکھیو ہے۔

کیا تیں مناں پچھان لیو سلیمہ اُس کے نیڑے آ کے اُس ناتھ کہن لگی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''ہاں تیروناں شاید سلیمہ ہے تناں میراہنگاماں توں دور رہنو پسند نیں آیو تھو''

''رشید صاحب تم مِناں معاف کر دیئو مِناں تھاری بے عزتی نہیں کرنی چاہئے تھی تم نے میرے واسطے اپنا آپ نانھ خطرہ مانھ پا دِتو میں تھارے خلاف بول کے اپنی کم علمی کو مظاہرو کیو تھو۔ مگر تم نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتاں مانھ مِناں بچالیو۔ جن لڑکاں نانھ ہوں بہادر سمجھوں تھی وے سارا مِناں چھوڑ کے نس گیا تے جس نانھ میں بُز دِل کیو اُس نے اپنی بہادری کو ثبوت دِتو۔ تم نے مِناں جس کو اک نوون پیغام دِتو اک نووں سبق سکھایو۔ ہوں اپنا آپ نانھ تھارے سامنے اک مجرم محسوس کر رہی ہاں جد توڑی تم مِناں معاف نہہ کرسیں مِناں آرام نہیں آوے گو سلیمہ نے اس نانھ کہیو۔

رشید نے سلیمہ نانھ اُپر توں بُن توڑی تکیو واہ خوبصورتی کی اک جیتی جاگتی حقیقت تھی سلیمہ کو حُسن ۔ اُس کا دِل نانھ موہ لین آلیں ادا اُس کو گل کرن کو انداز اُس کا اُٹھن بیسن کو طریقو رشید ور اک جادو کی حالت نمودار ہون لگی۔ زندگی مانھ پہلی بار کسے نے رشید کے نال گل کی تھی۔ اُس نانھ اُس طرح لگیو جے سلیمہ اُس کی اپنی ہے۔ اپنی سلیمہ جس طرح جے وہ اس نانھ صدیاں توں جانتو وے۔ مگر رشید نانھ تاولاں ہی احساس ہون لگو کہ جہڑو جز بو اُس کا دِل مانھ سلیمہ کی خاطر اُبھر رہیو ہے وہ جلدی کچل دینوں چاہئے وہ کسے وی طرح سلیمہ کے قابل نہیں ہے۔

رشید کی زندگی دکھاں تے مصیبتاں کو اک نہ ختم ہون آلو سلسلو تھو اُس نے جد توں اکھ کھولیں تے اس کی نظر ٹُٹی پُھٹی جھونپڑی کی گندی تے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میلی کچیلی کندھاں مانھ الجھی رہیں، رشید کو باپ غلام رُسول اک معمولی چپراسی تھو۔ اُس کی عمر ہُن بُڈھاں کی آخری منزلاں ور پہنچ چکی تھی۔ رشید کی ماں نانھ کا مہلک بیماری نے آن دبالیو تھو۔ بُڈھو غلام رسول جو کُجھ کماوے تھو وہ اس واسطے دوا خریدن مانھ کرچ وے تھو۔ غلام رسول شہر ایک دوا بیچن آلا ڈاکٹر جیلانی کو لے پچھلا ۳۰ سالاں توں کم کر رہیو تھو لیکن اپنی بیوی واسطے اُس نے ہمشہ دوسری جگہ توں دوا خریدی غلام رسول اُس کی بھٹی تے نِکو لڑکو رشید کدے دکے اُس کی روٹی توں محروم رہیں تھا۔ کدے کدے انھاں کا گھر کو چولھ کئی دِناں توڑی نہیں بلے تھو۔ اُس غریبی پکھ تے ناداری کے باوجود غلام رسول نے اپنا لڑکا رشید نانھ اک سرکاری سکول مانھ داکل کیو تھو۔ ٹُٹا پھٹا کپڑا لا کے رشید سکول جے تھو۔ چھُٹی ہو کے جھٹ ہی پانی بیمار ماں کی تک سن کرے تھو اس طرح اُس کو بچپن پُہل گیو تھو۔ تے اُص نے اگلی منزل مانھ قدم رکھیو۔

اک دِن اچانک اُس معصوم لڑکا کی زندگی مانھ ک بروا بقلاب آ گیو اُس دیہاڑے میٹرک کا ماتحان مانھ اُچی پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہو یو۔ وہ یاہ خبر اپنی بیمار ماں نانھ سنا کے اُس کا ذرہ بیمار مُنہ ور ہسی کی لکیر دیکھنا چاہوے تھو وہ تاولو تاولو گھر پجیو تے پانی جھونپڑی کا برانڈا مانھ پج کے اپنی ماں نانھ ڈھیرا مانھ تڑفتاں تے کراہتاں تکیو اُس کو باپ غلام رسول اُس کی ماں کا متھا ور ہتھ رکھ کے اُس ناں دلاسہ دین کی کوشش کر رہیو تھو۔ ''ماں'' رشید ماں نانھ اس غیر معمولی انداز مانھ تڑفتاں تے کراہتاں دیکھ کے چیخ اُٹھیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''رشید رشید میرے کول آجا آمیرے کول'' رشید نانھ دیکھ کے ماں کامُنہ ور خاموشی تے روشنی پھیلن لگی۔ اُس نے اپنا دوئے ہتھ چا کے رشید کو چہرو پکڑ لیوا اپنا مُنہ کے کول لیا کے واہ رشید نانھ بے تحاشہ چومن لگ پئی۔

''رشید رشید میرا بچہ'' ماں نے یوہ کہہ کے آخری ہچکی لی، رشید کی ماں مرگئی۔ ماں کا مرن توں پہلاں ڈاکٹر نے غلام رسول نانھ اک لمبو چوڑو نصخو دِتو تھو لیکن اُس دیہاڑے غلام رسول کے کول وے دوا خریدن واسطے پیسہ نہ تھا۔ جہرا اُس کی بیوی کی زندگی بچا سکتا۔ واہ مرگئی تے غلام رسول پتھرا ے ء وی اکھاں انل اُس نانھ دیکھتو رہیو۔ ''بابابا ماں مرگئی بابا'' رشید بُڈھا باپ کے گلے لگ کے پھُٹ پھُٹ کے رون لگو وہ روتو رہیو تے بڈھو غلام رسول اُس کا سِر ور ہتھ پھیرتاں کہن لگو'' بچہ ہر غریب کی قسمت مانھ ایسی موت لکھی وی وے ہمناں وی اسے طرح مرنوں ہے۔ یو سب مہارا مقدر کو حصو ہے۔ ہور مقدر کے خلاف ہم کُجھ کرن کی طاقت نہیں رکھتا۔ مہاری پیدائش کے ویلے ہی مہارا متھا ور غربت کی مُہر لگائی جئے۔ تے اُص مہر نانھ ہم کدے مِٹا نہیں سکتا۔ ہم اک دوجا کو متھو دیکھ کے اس کی حیثیت کو اندازو لانواں گریب ناں صرف غریب ہی سہار ودے سکے۔

میں اک غریب کے گھر جنم لئیو ہے تے مہاری ماں وی غربت کی مُہر اپناں متھا ور لا کے میری زندگی مانھ آگئی ہم دونہاں کی شادی ہوگئی دوجے دھیاڑے ہی ہم پکھا سو گیا۔ کیوں جے ہوں بیاہ آلے تیاڑے کم ور نہیں گیو تھو۔ یاہ غریبی کی دین ہے تڑفنوں مہاری قسمت مانھ رونوں مہاری

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حقیقت جد روٹی کو گرا مہاری اکھاں کا اتھروں نال تَر نہیں ہو تو وہ مہاری پُکھ مِٹا نہیں سکتو۔ بچے اس دُنیا مانھ جس کے کول پیسو آ گیو۔ اُس نے غربت توں نفرت کی وہ ہیرا تے جواہرات کو تاج لا کے اپنا متھا ور لگی غربت کی مُہر نانھ چھپاتو پھرے اگر اس نانھ فِر کوئے اگر اُس نانھ فر کوئے آدمی متھا ور غربت کی مہر لاوے رستہ رِل جیئے تے وہ اس کو سلام قبول نہیں کر تو پسند نہیں کرتو گربت کا سلام نانھ بھیک کی وھائی سمجھیو جیئے۔

غریبی تے انسان کی قسمت ہے دولت کو کم ہے غریبی توں نفرت کرنو ہور جس نے وی دولت حاصل کی اُس نے غریب نانھ زہریلو سپ بن کے ڈس لیو۔ امیر لوک زندگی کو آرام زندگی کی خوشیں دولت......سونا چاندی ہیرا جواہرات مانھ لوڑتا پھریں۔ اور غریب دُنیا کی مصیبتاں پریشانیاں توں تنگ آ کے اپنا سُکھ تے چین موت کی چھولی مانھ حاصل کریں۔ جس طرح تیری ماں نانھ ہُن آرام مِل گیو وے گو۔ میرا بچہ میں تیری ماں نانھ بچان کی بڑی کوشش کی تھی۔ اج سویرے ہی ڈاکٹر نے مِناں اک لموں نسخو دِتو تھو۔ میرے کول دوا خریدن کا پیسہ نہیں تھا۔ اس وجہ توں میں شہر کا امیر دوا بچن آلان جیلانی صاحب نانھ عرض کی جے وہ مِناں ساریں دوا ادھار دے دئے۔ تے جواب مانھ اُس نے کے کہیو میرا بچہ مِناں اُس نے نوکری توں کڈ چھوڑیو اس ڈر توں جے کدے وہ دوا اس کی دکان توں چوری کر کے نہ لے آوَ۔

برا خود غرض ویں یہ لوک۔ بُڈھو غلام رسول رشید نانھ کہہ رہیو تھو۔ رشید عجیب اکھاں نال اپنا بُڈھا باپ نانھ دیکھ رہیو تھو۔ بڈھو باپ اپنی بیوی کی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لاش کے پاسے اشارو کر کے کہن لگو۔

"رشیداج تیری ماں مر گئی، میرا جسم کو ادھو حسو میرا نالوں کٹے گئیو۔

مِناں اسطرح لگ رہیو ہے کہ جس طرح کُج کھڑیاں کو مماں ہاں۔

توں اجے مچ نِکو ہے۔ تے ہُن دُنیا مانھ خود تِناں اپنے واسطے جینو ہے۔ خود اپنوں کم تلاش کرنوں ہے۔ تے ہاں بچہ اگر زندگی مانھ کدے تِناں اپنی ماں مِل گئی تے اُس کا چہرہ ور تھکنو۔ ہاں، رشید تھکنو، ضرور تھکنو، ہاا۔ ہا۔ ہا وہ موقو جرور آوے گو" یاہ کہتاں کہتاں رشید کو باپ جزباتی ہو گئیو وہ ہس وی رہیو تھو تے اکھاں توں اتھرواں کو سلاب بہہ رہیو تھو۔

"بابا یو تم کے کہہ رہیا ہیں۔ یو تم میری ماں کے بارے مناں کے کہہ رہیا ہیں"

رشید نے گبھرائی وی آواز مانھ کیو اپنا باپ نانھ تھم کے وہ دوبارہ کہن لگو، بابا تم اِتے ٹھہرو۔ ہوں محلا آلاں نانھ بھلاؤں تاں جے میری ماں کی لاش نانھ قبرستان تک پچاویں" معصوم رشید نے سمجھ نال کم لیو۔

"نہیں رشید نہیں مِناں لگ رہیو ہے کہ ہُن تِناں اک تیں دو لاش دفن کرنیں پویں گیں۔ میری بُٹی کی تے میری یو دیکھ میرا سینا مانھ درد ہو ریو ہے اوہ ہوں وی بس کُگھ کڑیاں کو مجمان ہاں" رشید کو باپ غلام رسول اپنا سینہ ور دوئے ہتھ رکھ کہ کہن لگو نہیں بابا نہے تمنا کُجھ نہیں ہوسیں رشید چیخیو۔ "رشید سُن ہوں تِناں اک راز دسوں اک ایسو راز جہڑو میں تے میری بُہٹی نے ۱۴ اسالاں توں اپنا سینہ مانھ چھپا رکھیو تھو۔ وہ راز جس نانھ سُن کہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

توں حیران وے گو۔لیکن ہوں مرن توں پہلاں یوہ فرض سمجھوں جے کہ ہوں تِناں حقیقت دس چھوڑوں بُڈھو غلام رسول اپنا سینہ ور ہتھ رکھ کے اُس نانھ کہن لگو۔اُس ک پر سے آلا چہرہ کیں چُھڑیں اٹھیو وہ ساہ اُس کا دِل مانھ چھپیو وہ درد تے بے قراری ظاہر کر رہیا تھا۔

''نہیں بابا ہوں کُجھ سُننا نہیں چاہتو۔تم ناں کُجھ نہیں ہوسیں دیکھو میری ماں کی لاش مِناں کہہ رہی ہے جے میں تھارو سہارو بنوں''

''بابا، بابا'' رشید پھُٹ پھُٹ کے رون لگو۔

''رشے یاہ تیری اپنی ماں کی لاش نہیں تے ہوں تیرو اپنو بپ نہں ہوں''

غلام رسول نے جلدی توں یوہ راز اُگل دِتو:

''ہاں رشید یوہ سچ ہے۔ ہر حقیقت مانھ اپنی جگہ اک حقیقت وے۔اس نانھ ہم جھوٹ کا پلا مانھ یا خاموشی کی پناہ گاہ بس زیادہ دیر توری چھپا نہیں سکتا کدے دکے یاہ حقیقت زہریلی ناگن ہاروں خاموشی توں سِرک کے باہر آوے تے ڈنگ مار لئے۔رشید میں تِناں میری حقیقت دَسی اُس نانھ تِناں برداشت کرنوں پوئے گو کیوں جے اس نانھ بیان کرن نال میری روح ہلکی ہوگئی بُڈھا غلام رسول کی دل کی دھڑکناں مانھ بادھو ہون لگو اس نے دونہاں ہتھاں نال اپنی تھم کے رکھیو۔

بابا نہیں بابا، یوہ سب جھوٹ ہے ہوں تھارو دونہاں کو کو بچو ہاں ماں کا مرن توں بعد تم اُلیں سیدیں گل کرن لگا ہیں۔تم مِناں جھوٹ کہہ رہیا ہیں۔کہہ دیو بابا کہ کہہ دیو کہ نے سارو کُجھ جھوٹ بولیو۔'' رشید کی اکھاں مانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اتھروں کو دریا اُڈ پیو۔

نہں بچہ ہوں اجے اپنا ہواس مانھ ہاں تے خوب جنوں کہ ہوں تناں کے کہہ رہیو ہاں۔ یاہ گل زندگی مانھ تناں ہر ویلے تے ہر گھڑی پریشان کرے گی۔ لیکن توں اس گل نانھ یاد رکھئے کہ نے تناں اپنا بچہ ہاروں پالیو۔ تناں تیری اپنی ماں نے قتل کر کے پھینک دِتو تھومگر تیری زندگی مانھ ہمناں اپنی زندگی نظر آئی" غلام رسول نے کہیو "بابا میری سمجھ مانھ کُجھ نہیں آرہیو ہے مناں کُجھ نہ کہو۔ میرے باندے تے تم میرا اپنا ہیں۔ میری ماں مرگئی۔ بابا میری ماں مرگئی۔ بس مناں رون دئیو۔ بابا، مناں ہور کُجھ نہ کہو"

رشید اپنا باپ کے سامنے عاجزی کرن لگو۔

بُڈھا غلام رسول کا دِل کی دھڑکن کی رفتار ماھ تھوروبادھو ہورہیو تھو

"رشید سنو جس دوائی فروش کول ہوں پچھلا ۲۰ سال توں چپراسی کو کم کر رہیو ہاں تو دراصل اُسے خاندان کو خون ہے میرا مالک ڈاکٹر جیلانی کی لڑکی نے جنم دِتو" غلام رسول نے راز ظاہر کیو۔

"بابا یو تم کے کہہ رہیا ہیں۔ رشید نانھ جس راہ یاہ الف لیلہ کی کہانی محسوس ہورہی تھی۔ اُس معصوم ناتجربہ کار ذہن اِن گلاں نانھ نہ سمجھ سکیو۔

"ہاں بچہ اج توں بالکل ۱۴ سال پہلاں کی گل ہے کہ میرا مالک ڈاکٹر جیلانی کی کنواری لڑکی شبنم اچانک جاتک آلی ہوگئی۔ یاہ گل اُس کی ماں باپ نانھ اس ویلے پتے چلی جدوے تناں شبنم کا پیٹ مانھ مار سکیں تھا کیوں جے وہ ویلو لنگ گیو تھو وے حیران ہوگیا ان کی عزت مٹی مانھ ملن آلی تھی کدے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کوئے یاہ گل سُن لیتو کہ کنواری لڑکی نے بچہ نانھ جنم دِتو۔ شبنم نانھ اک الگ کمرہ مانھ رکھیو گیو۔ جت کوئے نی جا سکے تھو۔ کیو جے ہوں اُن کا گھر مانھ نوکر تھو اس واسطے مِناں اس راز ک علم ہو گیو۔ ہوں تے میرے بُہٹی اس ویلے اولاد واسطے ترس رہیا تھا۔ سارا داکٹراں تے حکیماں نے میری بُہٹی نانھ باضابطہ اوتر قرار دِتو تھو۔ جد شبنم نے تِناں جنم دِتو میری بُہٹی اس کی نوکرانی تھی اس نے تِناں نہلا کے تولیہ مانھ لپیٹ لیو۔ میں برادا مانھ تیری پہلی چیخ سُنی میری بُہٹی نے تِناں اپنی کنواری ماں شبنم کی جھولی مانھ پایو۔ جانہیں تو شبنم نے تِناں دیکھ کے کیو؟

''بابا رشید کُجھ نہ کہہ سکیو۔

''ہاں رشید تیری کنواری ماں تِناں دیکھ کے گھبرا گئی۔ ڈر گئی لرز گئی۔ توں تے اُس کی زندگی ور اک کالو دھبو تھو۔ واہ تِناں پکڑ کے تیرو گاٹو دبان لگی تے تیرو گلو دباتاں دباتاں واہ بے ہوش ہو گئی۔

واہ سمجھی جے اُس نے تِناں مر دِتو مگر اجے تیرو ساہ بقایا تھو۔ میری بُہٹی تِناں اُسے حالت مانھ چُپ چاپ اپنے گھر لے آئی۔ شبنم نانھ تے اس کا ماں باپ نا اجے توڑی یوہ ہی علم ہے کہ ہم نے تیری لاش دریا مانھ پھینک دِتی تھی۔ اُس ویلے تیرا قتل کی خبر سُن کے میرا مالک ڈاکٹر جیلانی نے مناں اک سو روپیو دِتو تھو۔ اک سو روپیو۔ ان پیساں بچون میں تیرے واسطے کپڑا لیا تھا۔ بڈھا غلام رسول کا سینہ مانھ دردنانھ بادو ہور ہیو تھو۔ لیکن وہ لگاتار کہہ رہیو تھو۔

''بچہ توں مہاری زندگیمانھ خوشیاں تے ہاساں کیں بہار لے کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آئیو۔ مہاریں اندھیرے زندگیاں مانھ روشنی کو اک مینار بن کے آئیو۔ ہم دونہاں نے اولاد کی ہر اک اُمید کھوئی تھی۔ لیکن تِناں خدا نے مہارا گھر مانھ خوشیاں کو پیغام بنا کے بیجھ دِتو۔ مِناں یعقین ہو گیو کہ اس نے تِناں صِرف مہارے واسطے اس دُنیا مانھ پیدا کیو۔ تِناں جِس نے جنم دِتو اُس نے اپنی رگاں مانھ دوڑتا لہو نال تِناں پالیو تے پوسے ہم تِنان ہمیشہ اپنا جگر کو ٹوٹو سھتا رہیا۔ اج دل توں میر و اپنوں بچو ہے لیکن تِناں میں صِرف اس واسطے یاہ کہانی سنائی تاں جے توں ہر چیز توں خبر دار رہ۔ ہو سکے جے زندگی مانھ واہ عورت مِل جائے۔ جِس نے تِناں جنم دِتو۔ ہچھا بچہ اپنا پالن آلاں ی قبراں روآتو رہئے۔ بچہ فاتحہ پڑھئے" یاہ کہتاں کہتاں غلام رسول کی اکھ بند ہون لگیں۔

"بابا یو تمنا کے ہو گیو" رشید اُچورون لگو۔

"بچہ میرہ نیڑہ آجا" غلام رسول اکھ بند کر کے مدھم آواز مانھ کہن لگو۔ رشید اُس کے نیڑے گیو تے غلام رسوٗل نے اُس نانھ کمتاں ہتھاں نال اپنا سینہ نال لپیٹ لیو اُس کیں ہچکیں بند ہو گئیں۔

بچہ میں اج توڑی تِناں اپنوں بچو سمجھیو ہے۔ اس واسطے یو کدے نہ سمجھئے کہ تیر و کوئے نہیں تھو۔ اچھا ہوں جا رہے ہاں۔ اس کے نال ہی غلام رسول کی گردن اک پاسے لڑھک گی۔

بڑی دیر توڑی رشید اس واقعہ توں بعد سنبھل نہ سکیو وہ اس دُنیا مانھ بالکل اکیلو تھو۔ اک یتیم مشوم لڑکو جس کو کوئے سہارو نہ تھو نہ ہی رشید نے کدے کسے سہارا نانھ قبول کرنو چاہیو دسویں کو امتحان چنگا نمبر حاصل کر

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کے اُس نانھ سکول مانھ وظیفو ملیو جس کے سہارے وہ اپنا پیٹ کی اگ بجاوے تھو۔ امتحاناں مانھ چنگا نمبر حاصل کرنا ہی اُس کو وی منشور بن گیو تھو۔ نہ اُس نانھ کسے کی لوڑ تھی نہ کائے خواہش وہ صرف جینو چاہوے تھو ہور جین واسطے اس نانھ روٹی لوڑے تھی اک یتیم لڑکا واسطے سکول کو وظیفو اک مُچ بروسہارو بن گیو۔ ہور کالج توڑی یو سلسلو جاری رہیو۔ رشید نانھ اس گل کو ڈرتھو کہ وظیفہ کی رقم بند ہون نال ہی اُس کی اک مُچ بڑو سہارو کھس لیو جے گو۔ اس واسطے دِل لا کے محنت کرن کے سوا رشید کی دِلچسپی کِسے مانھ نہیں تھی۔ نہ اس کو کوئے تھو نہ وہ کسے کو تھو۔ اسے دورا کالج مانھ ہڑتال کو واقعو ہو یو سلیمہ نے ساراں کے سامنے اُس کی بے عزتی کی تے فِر واہ ہی سلیم ہسپتال مانھ اُس کولوں معافی منگن آئی۔ سلیمہ کو اس کے سامنے عاجزی کرن ہتھ بنھ کے معافی منگنی رشید نانھ عجیب جیو لگ رہیو تھو۔ نِکی عمر مانھ اُس کا ذہن ور یاہ گل چھائی وی تھی کے اُس کے نال کوئے ل کرنی پسند نہہِ کرتو۔ رشید پیدائشی طور ور بروحساس تھو۔ اُس کی سوچ کدے اسمان کی بلندیاں تک لے جئے تھی لیکن زبن نے اس کو کدے ساتھ نہہِ دِتو کسے انجانہ خوف تے ڈر کی وجہ توں اُس کی زبان وی رہ گئی۔ وہ ہر بار اپنا آپ نانھ دُنیا کے سامنے کھُلا لفظاں مانھ پیش کرنا چاہوے تھو۔ وہ انسانے ت کو لم لے کے تکبر تے غرور نانھ فتح کرنو چاہوے تھو۔ وہ دُنیا کے سامنے ثابت کرنو چاہوے تھو کہ خون نال رشتہ نہیں بنتا بلکہ اک دوجہ نال میل جول رِشتاں نانھ جنم دئے۔ وہ ثابت کرنو چاہوے تھو کہ جس عورت نے اُس نانھ جنم دِتو واہ اس کی امں نہیں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہو سکتی بلکہ جس عورت نے اُس نانھ پالیو واہ ہی اُص کی ماں ہے وہ محبت کی آخری حدود پُج کے انسانیت ور جمیا صدیاں کا گارا نانھ صاف کرنو چاہوے تھو لیکن اُس نانھ احساس تھو وہ یاہ گل محسوس کرے تھو کہ اُس کی آواز ور کوئے گُن نہیں دھرے گو۔ اپنا باپ غلام رسول کیں گل بار بار اُس کا دماغ مانھ گردش کریں تھیں جد اُس نے مرتے ویلے کیو تھو۔

غریبی تے آدمی کی قسمت ہے۔ دولت کو کم ہے جے غریبی توں نفرت کرے ہور جس نے وی دولت حاصل کی اُس نے غریب نانھ زہریلو سپ بن کے ڈنگ ماریو یاہ ہی وجہ تھی جے رشید چُپ تھو وہ بس نمیکلو ہی رہیو تھو۔ نہ کسے کو دوست نہ کسے کو دشمن۔ لیکن جد ہسپتال مانھ سوہنی سلیمہ جس کا کپڑا تے چال ڈھال توں کا ندانی رعب ٹپک رہی تھی اُس کولوں معافی منگ رہی تھی تے رشید نانھ اپنا وجود کو احساس ہون لگو۔ اُس نانھ دِسیو کہ دُنیا اک نویں کروٹ لے رہی ہے۔ سلیمہ نانھ کہہ رہی تھی۔

”رشید صاحب اج میں تھاری ذات مانے اک صیح انسان نانھ پا لیو ہے۔ تم نے میرا اور اک عجیب اثر قائم کیو۔ تم نے میری زندگی اک نواں انقلاب آنیوں۔ میری اکھاں ور چڑھیا تکبر ک رنگین پردہ ٹھہ گیا ہور تم نے مِناں زندگی کی اصل حقیقت دسی ہے مناں تمناں کُجھ نہیں کہنوں چاہئے صرف اک بار کہہ دیو کہ تم نے مِناں اناں گنداں تے غیر مناسب لفظاں واسطے معاف کیو جہڑا میں اج کالج مانھ تکبر تے غرور کا نشہ مانھ تمنا کیا تھا۔

تم نے جواب مانھ کُجھ وی نہیں کہیو لیکن تھوڑی دیر توں بعد صرف

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میرے واسطے تمناں راضی کر کے میرا او جودراک زور آلو تھپڑ ماریو۔ ہوں خود ہی اپنی نظراں مانھ ، گرگئی۔ کہہ چھوڑ وجے میں تمناں معاف کر دِتو' سلیمہ گرج رہی تھی۔

''نہہ ان دولت آلاں ورکدے اعتبار نہیں کرنوں یہ سارا مکر آلا جھوٹا ویں۔ گریب کے کول جد کوئے کم وے تے نرم زبان نال اُس نانھ پھسالیں فِر جد کم نِکل جئے تے کالی بوتل ہاروں ہمناں دور بگا چھوڑیں۔ دولت صرف دولت کی دوست بن سکے۔ گریبی کی تے دولت کے درمیان صدیاں توں اک جنگ چلہ لگی وی۔ جس مانھ ہمیشہ دولت کی جیت وے تے غریبی نانھ ہرایو جئے یاہ جنگ صرف...... ہر بار لڑی جئے کہ بار بار دولت نے تکبر کی قربان گاہاں نانھ غریبی کا خون نال دھویو ہے۔'' رشید کا ضمیر مانھ اپنا باپ غلام رسول کے کیں گل گرج رہیں تھیں۔

''رشید صاحب تم چُپ کیوں ہیں۔ تم بولتا کیوں نہہ'' کیا ہوں سمجھوں جے تم میرے نال گل کرنی پسند نہیں کرتا کیا ہوں اتنی گری وی لڑکی ہاں جے تم مِناں اپنی دوست وی نہہ بنا سکتا۔ میں تھارا بارہ مانھ سُنیں ہے جے تم کالج مانھ ساراں توں زیادہ ذہین تے نرم لڑکا ہیں۔ ہوں اپنی دوستی کو ہتھ تھارے پاسے بدھا رہی ہاں تم اس نانھ قبول کر لیو تے ہوں سمجھوں گی جے تم نے مِناں معاف کر دِتو' یو کہہ کے سلیمہ نے رشید آلے پاسے پانا نرم تے نازک ہتھ بدھایا ''نہیں سلیمہ جی ہوں تیرو ہتھ پکڑن کی جُرت نہیں کر سکتو تو میرے نال دوستی کر کے پچھتاوے گی ہوں تے کُجھ نہیں نہ میرا جین کو کوئے مقصد ہے نہ میری کو کوئے مدعو۔ دوستی وے لوڑیں جہڑا زندگی کو لُطف چانوں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چاہویں۔ ہسنوں تے کھیڈنوں چاہویں ہوں تے اس زندگی نانھ صرف اک سزا سمجھ کے کٹ رہیو ہاں مناں تیرا نال کائے شکائیت نی سلیمہ جی تیں جو کُجھ میرا نال متعلق کیو مناں پوری طرح یادوی نہیں یعقین کر جے میں تیری کسے گل کو بُرو نہیں منیو۔ توں خواہ مخواہ پریشان ہورہی ہے۔ توں کدے ٹہہ گئی تے مِناں ایسو لگے گو کہ یو میرو فرض ہے کہ ہوں تِناں بچاؤں تیری سٹ ہوں خود سہہ لیوں کیوں جے توں وہ درد برداشت نہہ کر سکے تھی جہڑو ہوں برداشت کر سکوں۔ میں بس یو اپنوں فرض نبھایو۔ اس معمولی گل واسطے توں مِناں ہیرو سمجھن لگی۔ یو کوئے بڑو واقعو نہہ ہے تے ہوں اس نانھ کد بھلا چھوڑوں'' رشید نے سلیمہ ناں صاف صاف لفظاں مانھ کیو۔

رشید کی اس صفائی تے سادگی ور سلیمہ قربان ہون لگی۔ اج توڑی اس کی ملاقات کسے ایسا نوجوان نال نہہ ہوئی تھی۔ جہڑو اس طرح کھُل کے صفائی نال گل کرتو وے۔ اس نے اپنے اگے پچھے جو وی دیکھیو وہ صرف گلاں کو بہادر دیکھیو۔ جہرو گلاں نال دوجاں ور حاوی ہونوں جانے تھو جہڑو تھوڑا کم نانھ بڑھا چڑھا کے پیش کریں تھا۔ لیکن اج اس کے سامنے اک نوجوان ایسو وی تھو جہرو نہ اپنا آپ ور کوئے وقت دے رہیو تھو تے نہ ہی سلیمہ مانھ کائے دلچسپی دس رہیو تھو۔

رشید صاحب کدے تم مِناں میری عرض توں ٹھکرا رہیا ہیں تے ہوں اپنا آپ نانھ کسے قابل نہیں سمجھونگی۔ میرے ور اعتبار کرو ہوں تھاری اک صیح دوست بننا چاہوں۔ اج تم نے میری زندگی مانھ اک نووں انقلاب آنیو تمنا ملن

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

توں پہلاں ہوں اندھیرا مانھ بٹک رہی تھی۔ لیکن تمناں ملن نال مِناں اک منزل سامنے نظر آرہی ہ تھاری دوستی نال ہوں کُجھ سکھنوں چاہوں تھم لیو میرو دوستی آلو ہتھ خلوص نانھ ٹھوکر مارنی چنگی گل نِہہ" سلیمہ نے رشے نانھ کہیو۔

سلیمہ نے اسطرح یہ گل رشید نانھ کہیں کہ رشید کی زبان کلی ہوگئی تے اُس نے چُپ چاپ سلیمہ کو ہتھ تھم لیو۔

اُتوں سلیمہ تے رشید کی محبت کی کہانی شرعو ہوئی دوئے اک دوجا کے نیڑے آن لگا دوئے پہلی وار پیار تے محبت کی میٹھی تپش توں واقف ہو گیا۔ سلیمہ واسطے وی رشید کو پیار اک قیمتی سرمایو تھو سلیمہ کی گھریلو فضا اتناؤ تے جھگڑاں تیں بھری وی تھی اس کو باپ اک عیاش تے خود غرضا آدمی تھو۔ جہڑو رات شراب کا نشہ مانھ اُس کی ماں نانھ مارے وے تھو۔ سلیمہ نے ہمیشہ علیحدگی دیکھی الیحدگی کا دُکھ نانھ بھُلان واسطے ہلاں سلیمہ نے بڑی سوسائیٹیاں، کلّباں تے ہوٹلاں کو سہارو لیو تھو۔ سلیمہ کا معصوم سینہ مانھ دھڑکتو محبت کو تلاش کرن آلو دِل کدے ٹھہر نانھ سکیو سلیمہ کالج مانھ اپنی سنگیاں کی اک بھیڑ مانھ رہ کہ دِل کسے اک سنگن کو صیح پیار حاصل کرن مانھ کامیاب نہ ہوسکی۔ رشید نانھ مِل کے سلیمہ ناں اس طرح لگو کہ اُس کی زندگی کو سارو پیار رشید مانھ موجد ہے۔ رشید سلیمہ واسطے محبت کو اک جیتو جاگتو چہرو بن گیو۔ سلیمہ تے رشید کی محبت کی کہانی آہستہ آہستہ سارا شہر مانھ پھیلن لگی اتنی دیر منھ دونہاں نے بی اے کی ڈگری وی حاصل کریں۔ رشید نے پہلاں ہاروں بڑی پوزیشن حاصل کی ہُن اس نانھ نوکری کی تلاش تھی۔ اسے دوران سلیمہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تے رشید کی محبت کی خبر سلیمہ کا باپ توڑی جا پجی۔ اُس نے سلیمہ نانھ رشید نال ملن واسطے سختی نال منع کیو۔

لیکن سلیمہ نے باپ کو حکم منن توں انکار کیو۔ اُس نے کھُلم کھُلا بگاوت کو جھنڈا اُچو کیو۔

اج بغاوت کو جھنڈو لہراتاں مانھ وے دوئے خواجہ طاروقی کی عالیشان رہائش آلی جگہ ور بدھ رہیا تھا۔ سلیمہ نے رشید واسطے دولت ایش آرام تے زندگی کیں سہولت ربان کیں اُس نانھ صِرف رشید کی محبت کی ضرورت تھی۔ دوئے خواجہ طاروقی کا مکان کا بڑا دروازہ رپجُیا خواجہ طاروقی دیوان خانہ مانھ لگو وہ تھو۔ باہر سلیمہ تے رشید نے نکاہ پڑھن کی درخواست بھیجی اندروں خواجہ طاروقی نے کُجھ دناں توں بعد آن کو کہیو۔

''نہیں ہم اڈیک نہیں سکتا'' یو کہہ کے سلیمہ تے رشید نیپالی دربان توں بچ دیواروں چھال مار کے اندر داغل ہو گیا۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیسرو باب

جمال اپنا کمرہ مانھ اک شاندار صوفہ ور بڑی شان تے وقار کے نال بیٹھو وہ تھو۔ اُس نے تنگ پاجاموں لائیو وہ تھو تے بند گلہ آلو کُرتو اُپر توں اُس نے کالا رنگ کو شاہ توش کو شال پلیٹیو وہ تھو۔ اُس کی عمر تقریباً ۳۰ سال کی تھی۔ وہ مردانہ حسن وقار کو اک مکمل مجسموا [] تھو اُس ویلے اُس کس اکھ پوری طرح پُرسکون تھیں۔ اُس کا مُنہ ور اک آدمی مُنہ رکھ کے رورہیو تھو۔ اُس آدمی کی عمر تقریباً پنجتالی سال وے گی۔ اس کی کنپٹی کا بال چِٹا ہو گیا تھا قد وی اُس کو درمیانوں تھو۔ جسمانی لحاظ نال وہ ہتوکٹو ضرور تھو مگر اُس کی شکل توں پتو چلے تھو جے وہ کسے اچانک بلا مانھ پھسیو وہ ہے۔ یا کسے مصیبت یا کسے بیماری مانھ پکڑیو وہ ہے۔ اُس نے کئی مہیناں توں داڑھی نہہ بنائی تھی اُس کی اکھاں کے اگے پچھے کڑا نظر آویں تھا اُس کی بگڑی وی داڑھی نے اُس نانھ حیوان جیو انسان بنایو مگر اُس بُری حالت کے باوجد اُس نے واہ ہیرا کی چھاپ اپنی انگلی توں نہہ لائی تھی۔ جہڑی اُس کا امیر ہون کی گواہی دے تھی۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس نے جھڑی پوشاک لائی تھی تی واہ وی کافی قیمتی تھی اُس کو چہرو پریشان حالی تے دِلی حیرانی کی کھلی کتاب تھو۔

آخرتوں میرے کولوں کے چاہوے رحیم'' جمال نے ہستاں اُس نانھ پچھیو' رحم جمال صاحب رحم'' وہ اجے توڑی عاجزی نال رو رہیو تھو۔ ''میری اس عاجزی کرن نال تم مِناں حیران کر رہیا ہیں جو مجھ میں کرنوں تھو وہ کرلیو تے ہُن تمناں کے کرنوں چاہئے۔ مال پناں پیراں ور رحیم کا ٹہتا اتھروں دیکھ کے پیر ہٹاوے۔

'' تیں جمال صاحب اج منان اپنا پیر گھڑی گھڑی چُمن دیئو۔ مِناں کہن دیو کہ تم اک بڑی ہستی ہیں تم نے مِناں اس مصیبت کولوں بچائیو ج توں کوئے بچانہیں سکے تھو رحیم نے اگے بدھ کے دوبارہ جمال ک پیر پکڑ لیا وہ اسے طرح گرج کے کہن لگو جمال صاحب ہُن ہوں تمناں یاہ درخواست کروں کہ آن آلیسمے میری اسے طرح مدد کرتا رہیو اک ڈاہڈی ڈال بن کے مِناں بچالیو۔ پُلس میرے پچھے شکاری کُتاں ہاروں لگی وی ہے۔ انہاں نے میرے ور براظلم کیا میرے ور تیسری ڈگری استعمال کر کے مِناں قتل کو اقرار جرم کراناں چاہویں تھا۔ اسمانی بجلی نال میری اکھاں کی لو تبہ کرنی چاہویں تھا۔ مِناں ذہنی طور ور بے کار کرن کی کوشش کی دے کے وی صورت مانھ مِناں سلام کا قتل کو اقرار جرم کرانا چاہویں تھا'' رحیم کہہ رہیو تھو۔

''سلام کو قتل۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ جمال کا مُنہ توں اک زوردار ہاسو اٹھیو رحیم کہہ رہیو تھو مال صاحب آخر ہوں اس قتل کو اقرار جُرم کس طرح کرتو جس کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

متعلق مِناں کُجھ پتو نِہہ ہے جد میں پہلی وار اس قتل کا بارہ مانھ سُنیو تے ہوں حیران ہو گیو۔ وہ قتل نِہہ بلکہ حیوانیت کی آخری حد تھی۔ سلام کا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا کیا گیا تے ہوں اج وی اس نانھ یاد کر کے تھر تھر کم رہیو ہاں قسمت کی بد نصیبی دیکھو جے اس قتل کا لازام میرے ور ہی لائیو گیو۔ مِناں اپنا دوست سلام کو قاتل دسیو گیو۔ اُف جمال صاحب کدے تم نہ ہوتا تے اج توڑی ان لوکاں کا اُپھٹا اُپھٹا سوال سُن سُن کے ہوں پاگل ہو گیو ہوتو۔ جمال تیں مناں جنم توں کڈھیو تم نے مناں تے میرا خاندان ور ہمیشی واسطے اک احسان کیو جہڑو ہم کدے وی نہیں مکا سکاں گا یو احسان اک فرض طور ور مہاری ساری آن آلی نسلاں ور رہ گو" رحیم جمال کو شکریو ادا کر رہیو تھو۔

جمال کا ہوٹھاں ور فر واہی دل پسند تے کشش کرن آلی ہسی اُبھری۔

"رحیم میں تِناں اس گلوں جہل کی کوٹھڑی توں کڈھیو کہ میرے توں نِہہ دیکھیو گیو جے اک بے گناہ ہو کے فِر وی تم پھانسی کا تختہ ور چڑھ جئیں۔ مِناں پتو ہے جے جس رات سلام کو قتل ہو یو اُس رات تم یاسمین ڈار کی جوانی نال کھیڈ رہیا تھا تم نے سونیا پرکاش توں یاسمین کی جوانی واسطے ۲۵ ہزار کو سودو لیو تھو۔ تم نے پولیس آلاں نانھ وی کہیو ھ کہ تم یاسمین کے نال تھا لیکن نہ پولیس ناھ یاسمین ملی نہ انہاں نانھ تیری کہانی ور اعتبار آئیو۔ لیکن مِناں اس حقیقت کی لم تھع جمال ہر گل کی خبر رکھے تھو۔ تھہاری بے گناہی جان کے میں تِناں پولیس کا قبضہ توں چھڑا کو فیصلو کیو۔ میں بڑی عدالت (سُپریم کورٹ) کا کیل بلوایہ۔ اپنوں اثر رسوخ استعمال کیو تے اج تمناں پولیس کی ضمانت ور

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رہیا کیو۔ جمال نے رحیم نانھ بڑی تفصیل نال ساری گل سمجھائی۔

جمال صاحب تم نے مِناں خرید لیو، پہانویں عمر مانھ میرہ کولوں کافی نِکا ایں لیکن تیرو ذہن تے اثر رسوخ مانھ بادشاہ ہیں۔ تم سب کُجھ ہیں تے ہوں تھارو نوکر ہاں۔ ہوں صرف تھارا اک اشارہ ور اپنی جان قربان کرن واسطے تیار ہاں۔ رحیم نے کہیو۔ ''رحیم تم تے سلام شبہان کا مرن توں بعد صرف دو شریک رہ یا تھا۔ ہُن سلام وی گیو تیں فرم تے باقی کاروبار کا بارہ مانھ کہ سوچیو ہے؟ جمال نے اچانک رحیم نانھ پُچھیو۔ رحیم یو سوال سُن کے کُجھ گڑیں ڈر گیو لیکن اُسے نے تاولاں آپ نانھ سمجھالے وہ ہتھا کے سہارے بلیں بلیں اُپرا اُٹھن لگو تے فِر بڑا سوہنا ڈھنگ نال زمین ور بیس گیو۔

وہ ہُن ڈیرا اور تھو جمال صوفہ ور بیٹھو تھو۔ اُس نے رحیم نانھ اپنے برابر دوجا صوفہ ور بیسن کو کیو۔ تھوڑی دیر چُپ رہن توں بعد رحیم جمال نانھ کہن لگو۔

''جمال تم تے ہر چیز توں واقف ہیں تھاریں اکھ چار پاسے دیکھ رہی ہیں۔ میں کافی عرصہ پہلاں تھارو ذہن تسلیم کیو تھو تے ہُن ہوں تناں اک بڑی طاقت کا طور ور تسلیم کر رہیو ہاں۔ مِناں خود اپنا بارہ مانھ اتنو علم ہیں جتنوں توں جانے۔''

''رحیم ہوں ایسیں گول مول گل سُنن کو عادی نہیں ہاں، ہوں تے تھوڑو کاروباری حساب کا سوال کر رہیو ہاں۔ کہ سلام توں مرن توں بعد تم نے کاروبار تے فرم کا بارہ مان کے سوچیو ہے'' جمال کا منہ توں تھوڑی دیر واسطے ہاسو غائیب ہو گیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ددپلس نے مِناں سوچن کوموقعوہی قد دِتو۔ ہاں فروی ہوں تمناں یاہ
گل کہن فرض سمجھوں کہ ہوں کسے کوحسوحڑپ کرنوں نہیں چاہتو۔ ہوں سلام
کی جوان بیوی ثریا نانھ اس جائیداد مانھ بالکل اپنوں حصو دینو چاہو جس
نانھ ہم دائے قانونی طوروراک دوجہ نال چلارہیاہاں۔ لیکن ہوں اس نانھ
غیر قانونی طورلگاں پیساں وچوں اک آنو وی نہیں دینا چاہتو وہ تے سلام
کی قانونی جائیداد کے ذریعے وی دس لکھ روپے بٹور سکے اس نانھ کے
چائے تھورو پیواسے واسطے ۲۰ سال کی عمر مانھ پنجاہ سال کا بُڈھا نال بیاہ کر
لیو۔ بڑی چالاک لڑکی نکلی کدے رنڈی خانہ مانھ ساری عمروی بیٹھی تے اپنی
جائیداد کو پنج فیصدوی کھانہیں سکے تھی۔

"رحیم ......" رحیم بکواس بند کر لے۔ جمال گرجیو۔

جمال کی اکھاں مانھ فرواہی دوزخ کی اگ ظاہر ہوئی وہ سڑن
لگو۔ اُس کی جیبھ بکپاڑ ہوروں باہر آئی۔ مُنہ توں چھگ ٹھن لگی۔

"جمال صاحب جمال صاحب" رحیم اس بگڑتی شکل نانھ دیکھ کے گھبرایو۔
میرے توں کہڑی غلطی ہوئی۔ میں تمناں کے کہیو؟ رحیم کمن لگو۔
وہ خوف زدہ ہوگیو۔ جمال نے اے بدھ کے رحیم کو گریبان پکڑ لیو۔ وہ اس
نانھ مروڑن لگو۔ گریبان مروڑن کی رفتار تیز ہون کے نال نال رحیم کیں اکھ
باہر اُبلن لگیں۔ اُس کو ساہ بند ہون لگو۔

"جمال صاحب میں کے کہیو؟ رحیم اپنوں گناہ سمجھن توں قاصر تھو۔
جمال اُس کو گریبان زور نال مروڑن لگو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''جمال صاحب مِناں معاف کریو کدے مے غلطی نال کُجھ کہیو وے ہوں تھارا اشارہ ور جان دے دیو گو۔ تم نے مِناں پچ پُچ ی مصیبتاں تیں چھٹرکا یو جیل کی سلاخاں توں باہر کڈھیو۔ میری زندگی تے تھاری ہی خیرات ہے کدے تم مِناں مارنوں چاہنویں تے یاہ جان حاظر ہے تھارے ہتھوں مرنوں ہوں اپنی خوش نصیبی سمجھوں گو'' رحیم نے یو کہہ کے اپنی اکھ نہہ کر لیں۔ رحیم کی گل سُن کے جمال کو ہتھ ٹھیلو پے گیو اُس کو غصو بلیں بلیں گھٹن لگو رحیم خود ناھ آزاد سمجھ کے زور زور نال ساہ لن لگو وہ دونہوں ھھاں نال اپنوں گاٹو ملن لگو۔ مال کی یاہ حالت اُس کی سمجھ مانھ نہ آسکی'' کے غلط گل کہ تھی۔ میں جمال صاحب نانھ دسیو تاں جے آئیندہ واپسی کائے گل ہوں اپنی زبان ور لان کی کوشش نہ کروں کوں جس نال تمناں دُکھ پُجے'' رحیم نے ڈرتاں ڈرتاں پُچھیو۔

جمال نے رحیم کی گل کو کوئے جواب نہہ دِتو۔ وہ اپنی جگہ توں ہٹیو تے تیزی نال نال آلا کمرہ مانھ چلیو گیو۔

رحیم رج، ت بیٹھو تھو اُتے بیٹھو رہیو۔ جمال کی حالت دیکھ کے اُس نانھ احساس ہو یو کہ غلطی نال اُس کی زبن وِچوں کائے گل نکلی تھی جہڑی جمال کی ناراضگی کو باعث بنی۔ وہ اپنی غلطی ورچ پچھتان لگو۔ اُس نانھ پتو تھو جے جمال کو غصو اُس واسطے بڑو خطرناک ہے۔ اس شہر کا سارا رئیس تے معزز شہری اثر رسوخ آلا افسر جمال کا ظلم توا ▯ ڈریں تھا۔ مال کا غصہ کو مطلب تھوا کی بربادی۔ رحیم سِر توں پیراں توڑی ڈرتے خوف نال کمن

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لگو۔ رحیم جمال کے پچھے پچھے دوجا کمرہ مانھ اُس کا پیراں ورتھہ کے اُس کولوں معافی منگنی چاہوے تھو۔ لیکن وہ جمال کے پچھے جان کی جُرت نہیں کر سکیو وہ اپنی جگہ ورہیں کے جمال کا مُڑن کی اڈیک کرن لگو۔

جمال بھانوے اک لوہکی عمر کو جوان تھو۔ لیکن اج رحیم جیسا ہر اک شخص کی گردن ور اُس کی پکڑ تھی۔ جمال کا بارہ ماہ رحیم نانھ زیادہ واقفیت نہہ تھی اُس نے جمال نانھ اج توں کئی سال پہلاں اچانک دہلی مانھ دیکھیو تھو۔ ان دہیاڑاں مانھ رحیم سوپورتوں ٹرک نال چلے تھو۔ ٹرک مانھ پیٹیں لدی ویں تھیں اِن پیٹیاں مانھ چرس کیں کُجھ پیٹیں ویں ویں تھیں۔ آزاد پور منڈی مانھ بی کے نندہ کا آدمی واہ چرس لڑکاں توں لاہ کے مکان گریٹر کیلاش نویں دہلی پچانویں تھا۔ بی کے نندہ نے اس کی ملاقات ھاجی شعبان نال کرائی تھی۔ ھاجی شعبان نے اک دفعہ اپنا گھر مانھ ایک شاندار منافت کو بندوبست کیو تھو۔ جس مانھ نیں دہلی کا بی۔ کے۔ نندہ نانھ خصوصی طور بلیو تھو۔ اس دعوت مانھ حاجی شعبان کی طرفوں سلام ی موجود تھو۔ کیونکہ حاجی شعبان نے سلام دونہاں کے نال رحیم کا بڑا پیہارا تعلق تھا۔ جہڑا دوستانہ وی تھا اس وجہ توں اُس دِن رحیم نانھ وی دعوت ماہ بلایو گیو تھو۔

اسے دعوت مانھ رحیم نے شعبان نے سلام نال شریک ہون کو شرف حاصل ہویو۔ اس نانھ بھروسہ آلو آدمی بنایو گیو جہڑ وا پنا ٹرکاں مانھ چرس لد کے دہلی پچاوے تھو۔ رحیم نے اس غیر قانونی کم مانھ پوری پوری مدد دین کو وعدو کیو۔ بی کے نندو اِتوں بڑی مقدار مانھ چرس حاصل کر کے دہلی پچایا کرے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گو۔ باہ وغیرہ کا بارہ مانھ اُس رات تمام فیصلہ کیا گیا۔ مال پچھان کو مقام گیٹر کیلاش ہاؤس نمبر ۱۳۳ مانھ مقرر کیو گیو۔ جِت مال کا ملن نال ہی نقدی رقم ادا کی جئے گی۔ بھاہ مقرر کرن کو کم شعبان کے ذمہ رکھیو گیو۔ چرس خریدن کو کم سلام کے زُمے تھو۔ تے چرس نانھ دہلی پچھان کو کم رحیم کے حوالے کیو گیو۔ مچ تھوڑی مُدت مانھ تروآں نے رل کے لکھاں کی دولت سمیٹ لی۔ اس دوران حاجی شبان کی موت واقع ہوئی۔ کیونکہ شعبن کی پوری دولت چرس کا کاروبر مانھ لبھی وی تھی۔ اس وجہ توں اس کا وارثاں اس دولت وِچوں کُجھ نہ مِلیو۔ سلام تے رحیم نے شعبان کو حصووی مِل کے بنڈ لیو۔ سوپور مانھ بڑیں بڑیں کوٹھیں بنان توں بعد دونہاں نے راج باغ، جواہر نگر تے سرینگو کا دوجاں اہم علاقاں مانھ بنگہ بنوایا۔ ہُمن سلام ٹیلیفون وروی بی کے نندا نال بھاہ مقرر کر لے تھو۔ رحیم ٹرکاں کے نال جا کے چرس کیں پیٹیں دہلی پچاوے وے تھو۔ آزاد پور مانھ طے شدہ ہدائیتان کے مطابق بی کے نندہ کا آدمی اس کو مال گریٹر کشمیر پچانویں تھا۔ یو سارو کم روزانہ کی طرح اسے طرح چل رہیو تھو۔ اس مانھ کائے تبدیلی نہیں آئی۔ اُس دیہاڑے وی باقی دِناں ہاروں رحیم مال سمیت گریٹر کیلاش ہوس نمبر ۱۳۳ مانھ پُجیو۔ اُت بی کے نندہ موجود تھو۔ اُس نے چرس کی پیٹی کھولی۔ چرس کا کُجھ توڑا کی جانچ کرن واسطے ہتھ ہتھ نال دبایا تے فِر تسلی نال سِر ہلان لگو۔ روپیاں نال بھریو وہ اک کالو بریف کیس اُس نے رحیم کے حوالے کیو۔ بریف کیس ہتھ مانھ لے کے رحیم کمرہ وِچوں باہر نِکلیو وہ اجاں کمرہ توں باہر نکلیو ہی تھو کہ باہر برستہ مانھ کا نوجوان نال ٹکرایو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس نے اس نوجوان ور سر توں پراں توڑی نظر پائی۔ وہ بالکل کشمیری تھو۔ اُس کی چال ڈھال اُس کو مُنہ اُس کا کشمیری ہون کی پوری پوری تصدیق کرے تھو۔ کون ہیں تم؟ حیم نے ڈرتاں ماںھ اُس ناںھ سوال کیو۔

اس نوجوان نے رحیم کا سوال کو کوئے جواب نہیں دِتو۔ بلکہ اُس وراک تیز نظر پائی تے فِر پھُرتی نال اُس کمرہ ماںھ داخل ہو یو جِت بی کے نندہ موجود تھو۔ رحیم اپنا آپ ناںھ روک نہ سکیو وہ اس کوٹھی ماںھ پچھلا دس سالاں توں برابر آ رہیو تھو تے اُس نے بی کے نندہ تے اُس کا خاص آدمیاں کے بغیر اُت کسے دا جا غیر بندہ ناںھ کدے نہہ دیکھیو تھو۔ اُس نوجوان کی موجودگی رحیم ناںھ بڑی عجیب لگے تھی۔ اُس نے دیکھیو کہ بی کے نندو بڑا ادب نال اُس کشمیری نوجوان کے اگے کھلو ہے۔ رحیم ناںھ دوبارہ کمرہ ماںھ داخل ہوتاں دیکھ کے نندو اُس ناںھ کُجھ کہنو چاہوے تھو۔ لیکن نندہ توں پہلاں وہ نوجوان بولن لگو۔"

"رحیم توں دوبارہ واپس کیوں آ گیو"

ہوں، ہوں، رحیم اُس نوجوان ناںھ بارُعب انداز نال دیکھ کے گھبرا گیو۔ وہ نندہ ناںھ کُجھ کہانا چاہوے تھو۔ لیکن نندہ ناںھ سر جھکا یو دیکھ کے اُس نے بولن کی جُرت نہ کی۔

"ہوں جمال ہاں۔ اس توں علاوہ تم میرا بارہ ماںھ کُجھ وی نہیں جان سکتا۔ چلیا جاؤ اِتوں۔ مہارا معملاں ماںھ دلچسپی لین کی کوشش نہہ کرنی۔ جمال نے اس ناںھ کیو۔

رحیم جمال کو حُکم سُن کے تا ولاں ہی کمرہ توں باہر نکلیو یاہ رحیم تے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال کی پہلی ملاقات تھی۔ اس ملاقات ویلے رحیم نے جمال کی اک نِکی جئی جھلک دیکھی تھی۔ اِت اُس نانھ کھلے طور ور جمال کی شخصیت کو اندازو نہ ہوسکیو۔

بعد مانھ اُس نانھ پتو لگو جے یو کس ہستی کو ناں ہے۔ اج جمال کی شخصیت ساران ور چھائی وی تھی۔ اج جمال وہ جمل نہیں تھو جس کی جھلک اُس نے بی کے ننده کا مکان مانھ دیکھی تھی۔ اج جمال کو غصو اُس کی بربادی کو ناں تھو۔ جمال رحیم ناھ اس طرح کمرہ ماھ نو یکلو چھوڑ کے فِر غُصہ کا عالم مانھ دوجا کمرہ مانھ چلیو جان کو مطلب تھو جمال کی مکمل ناراضگی

"نہیں جمال صاحب نہہ تم میرا اس طرح ناراض نہ ہویو۔ مِناں معافی دئیو۔ خدا واسطے تمناں اُس شخص کو جس نہہ تم ساراں توں زیادہ چاہنویں مِناں بخش ئیو" رحیم اُس کمرہ مانھ نو یکلو رون لگو۔ شائد اُس نے اس کی آوز سُن لیں۔

پر دوہلیو۔ جمال دوبارہ کمرہ مانھ آ گیو۔ جمال نانھ دیکھ کے رحیم کا مُنہ ورزندگی کی روشنی اُبھرن لگی۔

"جمال صاحب خدا کے واسطے مِناں معاف کر کے کم کرو ہوں کے کوں، رحیم کو سر مال کے سسامنے عاجزی نال جھُک گیو۔

"ہاں رحیم توں ہی کرے گو۔ جہڑ و تِناں ہوں کہوں گو" جمال نے حکم آلاں لہجہ مانھ کیو۔

"ٹھیک ہے فِر اس ویلے چلیا جاوُ۔ تم محفوظ ہس ہوں وقت آن ور تِناں بلاؤں گو تے اُس ویلے جو کُجھ ہوں ناں کہوں گو تم اُس ور عمل کریو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مال نے اُس نان کہیو۔

''ہوں ہر وقت تھارا حُکم کی تعمیل مانھ اپنی جان دین واسطے تیار ہاں'' رحیم نے یاہ گل کہہ کے جمال گا پیراں نانھ چُم لو۔

''ہُن چلیا جاؤ۔ مِناں دوجا کم دیکھنا ایں جمال اپنا پیراں وروں رحیم کو سر اُپر چاتاں مانھ کہیو۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھوتھو حصو

ثریا اپنا کمرہ مانھ نویکلی بیٹھی وی تھی۔ یو وہ ہی کمرو تھو جِت جمال نے اُس کی اکھاں کے باندے اُس کا گھر آلا اسلام کا جسم کا ٹوٹا کیا تھا۔ اس واقعہ نانھ گزریاں اک سال تے اک مہینو ہو گیو لیکن ہُن وی ثُریا اس نانھ یاد کرغے کم جئے تھی۔ جمال نے اپنو بدبو تے بروپن کو کُھلم کھلو مظاہرو کیو تھو مگر ثریا کُجھ نہ کرسکی۔ جد جمال کا جان توں بعد ثریا چیخ مارغے کمرہ مانھ ٹہہ پئی تے کسے نے باہر سڑک وریاہ چیخ سُن لی۔ اس دردیلی چیخ مانھ اتنی طاقت تھی کہ سڑک ور چلن آلو آدمی ٹھہر گیو تے اُس نے لوکاں نانھ وی جمع کرلیو تے یہ سارا لوک سلام کی شاندار کوٹھی مانھ داخل ہویا۔ جوں ہی وے لوک اس کمرہ مانھ پجیات جتوں واہ خوف آلی تے دہشت بھری آواز آئی۔ اُت کو منظر دیکھ کے دِل کم گیو۔ ات سارا کمرہ مان خون ہی خون تھو تے جسم کا سینکڑاں ٹوٹا بکھریا وا تھا۔ اک ننگی عورت غو جسم کمرہ وچ پو وہ تھو وے لوک چُپ چاپ باہر آگیا۔ تے پولیس نانھ اس واقعہ کی اطلاح دِتی۔ پولیس اُت

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تاولی ہی پجی انہاں نے ثُریا ناتھ ہسپتال پچایو تے سلام کی لاش ماٹوٹا جمع کر غے انہاں غو پوسٹ مارٹم کرن واسطے بھیجا۔

جد ثریا ناتھ ہوش آیو تے اُس غے اگے پچھے خاکی وردی آلا پولیس افسر کی اک لمبی لین تھی۔ سارا اُس کو مُنہ کھولن کی اڈیک مانھ تھا۔ ثریا نے چار پاسے نظر دوڑائی پہلاں واہ اپنا آپ نانھ ہسپتال کا کمرہ مانھ دیکھ غے تے اپنا اگے پچھے پولس آلاں کی جماعت دیکھ غے حیران ہوگئی۔ فِر بلیں بلیں اس نانھ کل غو قتل آلو واقعو یاد آن لگو۔ اُس نانھ یاد آیو کہ جمال نے کِس بُرا انداز مانھ اُس غا خاوند نانھ قتل کیو تھو۔ کہواڑی چان تے مارن کو منظر یاد آیو۔ اُس نانھ یاد آیو جے کس طرح جمال نے اُس کی گردن کو لاکٹ کھسیو۔

ہاں ثریا جی سلام کو قتل کِس نے کیو۔ شہر کا ایس پی نے اُس نانھ خود سوال پُچھیو۔

ثریا نے ایس پی کی گل سُن لئی۔ چنگی طرح سمجھ لئی ہُن اُس نانھ صرف یو کہنو تھو کہ قتل جمال نے کیو۔ اُس کی اِس گل ور جمال نانھ پکڑ کے پھانسی کی سزا دِتی جاتی۔ ”جمال نانھ پھانسی“ اس خیال نال ثریا تڑف اُٹھی۔ کیا واہ خود جمال نانھ پھانسی دوان کی باعث بنے گی۔ اُس نے خود نانھ سوال کیو۔ ”ہور نہیں تے کے؟ جمال نے مناں رنڈی بنایو ہے میرا خاوند نانھ قتل کیو یو خیال کرتاں ہی اُس نانھ کمنی لگ جئے۔ یو جمال کو بدلو نہیں بلکہ پاگل پن ہے ہوں پولیس نانھ سارو ماجرو سناؤں گی۔ ہوں کہوں گی جے جمال نے کس طرح میرا خاوند کا جسم کا ٹوٹا کیا۔ ثریا کو ذہن کہہ رہیو تھو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیکن ہوں کد جمال کے خلاف بیان دیونگی۔ اپنا جمال کا بارہ مانھ ہوں اپنا پیارا جمال کا بارہ مانھ جس نانھ میں تباہ کیو۔ جس نانھ میں مجرماں کی پہلی لین مانھ پچایو۔ جس کی زندگی کو یورُخ صرف میری وجہ توں ہے۔ ہُن میرا ہتھاں مانھ ہور کے باقی رہ گیو ہے؟ صرف پھانسی کو پھندو نہہ ہوں ایسو نہیں کرسکتی" یہ آواز ثریا کا دِل توِں اُبھر رہیں تھیں۔ واہ اسے سوچ مانھ تھی۔

"ثریا جی میں تِناں پچھیو تھو جے سلام نانھ کس نے قتل کیو، ایس پی نے سخت لہجہ مانھ اپنا سوال نانھ دھرایو تے گھبرا گئی۔" جمال ثریا کا اندروں آواز اُبھری لیکن یاہ آواز ہوٹھاں توں باہر نہ آسکی۔ ثریا نانھ یاد آیو کہ جمال نے کس طرح ہتھاں نال دستانہ لایا وا تھا تاں جے وہ اپنی انگلیاں کا نشان کِدے چھوڑ نہ دئے اس نے واہ کھواڑی وی اپنے نال لے لئی۔ جس نال سلام کو قتل کیو گیو۔ کیوں جے جمال نہیں چاہوے تھو کہ کسے ہور نانھ اس کو پتو چل جئے۔ جے خون کس نے کیو ہے۔ لیکن موقعہ کا گواہ اک زندہ ثبوت ثریا تھی۔ جمال نے اس ثبوت نانھ نہیں مٹایو وہ کدے چاہتو تے اُس نانھ وی قتل کر دیتو۔ لیکن اس نے یاہ گل نہہ کی۔ اک پاسے اتنی احتیاط تے دوجے پاسے مقتول کی بہٹی۔ موقعہ کی گواہ نانھ زندہ چھوڑ دتی۔ اُس کو مطلب صرف یو ہو سکے کہ جمال نانھ ثریا ور پورو اعتبار تھو۔ جے واہ کدے اُس کے خلاف بیان نہہ دیسیں۔ جمال نانھ پتو تھو کہ ثریا اُس کو ناں ظاہر نہیں کرسکتی۔

"ثریا جی توں میرا سوال کو جواب کیوں نہہ دے رہی ہے۔ ایس پی کو لہجو تیز ہون لگو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''جی ثریا نے پہلی وار اپنا ہوٹھ کھولیا۔

''قاتل کون ہے؟'' ایس پی نے اک عجیب حالت مانھ پُچھیو پولیس کا سارا افسر ثریا نانھ اس طرح دیکھ رہیا تھا جس طرح کوئے تسایو کھُو آلے پاسے دیکھ رہیو وے۔ ثریا کی اک گل اس قتل کا مسلہ نانھ حل کر سکے تھی۔ یو اک ایسو دل ہلان آلو قتل تھو کہ مُلک کا تمام لوکاں کی توجہ اس پاسے تھی۔ سارا مُلک کا اخبارئ مانھ اس قتل کی ڈراونی خبر بڑی سرخیاں مانھ شائع ہوئی تھی۔ اس قتل کی تفصیل حاصل کرن واسطے خبر آلا فوٹو گرافراں تے رپوٹراں کی اک لین ہسپتال توں باہر لگی وی تھی لوک قاتل کو ناں سُنن واسطے بے قرار تھا۔ ثریا کے اگے پچھے کھلا پولیس افسر ثریا کا مُنہ توں گل نکلن کی اڈیک مانھ تھا۔

مقتول سلام کی بُہٹی ثریا کی اک اک گل بری اہم تھی۔ ''ہاں جلدی بول جلدی دس۔ جلدی قاتل کو ناں دس۔ ایس پی نے دوبارہ ثریا نانھ حکمانہ لہجہ مانھ کیو۔ تے نال اپنی بے قراری کو ثبوت دِتو۔

''ہوں نہہ جانتی۔ میں اُس نانھ نہہ دیکھیو ثریا آخر کار بول اُٹھی پولیس کا تمام افسر نا امید ہوگیا۔ ثریا کی اس گل نے تمام امیداں ور پانی پھیر دِتو۔

''کیسی گل کرے توں میں اُس نانھ نہہ دیکھیو'' تیرے سامنے قتل ہویو تے توں مقتول سلام کی آواز سُن کے باتھ روم توں باہر آ گئی تھی۔ تے قاتل بے رحمانہ طور ور تیرا خاوند کا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا کرتاں دیکھ کے توں ڈر کے مارے بے ہوش ہوگئی تھی۔ توں سارو کُجھ جانے تے جان بُجھ کے مہارے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کولوں چھپا رہی ہے۔ اس طرح پولیس تیار اور شک کرن ور مجبور ہو جئے گی
ایس پی پولیس نے اُس نانھ کیو۔

"ایس پی صاحب میرا خاوند کو قتل کیو گیو۔ میری اکھاں کے سامنے اُس کا ٹوٹا ٹوٹا کیا گیا۔ جی جناب ے سچ ہے جے میں خود اپنی اکھاں کے باندے سب کُجھ تک لیو۔ ہوں دیکھ رہی تھی جے اُس قاتل نے کس طرح اک تیز کہواڑی نال اُس کا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا کیا۔ یاہ گل کہتاں کہتاں ثریا رون لگی۔ واہ اپنا خاوند کی موت ور ماتم کرن لگی واہ دوبارہ کہن لگی۔

ایس پی صاحب بھانویں میرو خاوند عمر مانھ میرے توں اپنی بڑو تھو۔ مگر آخر کار وہ میرو خاوند تھو۔ میری زندگی کو سہارو تھو ہوں اس بے رحمانہ قتل نانھ دیکھ کے چکرا گئی فر کوئے پتو نہیں چلیو جے قاتل کس طرح نس گیو۔ ثریا نے ایس پی نانھ کیو۔

"جدتیں اپنا خاوند کو قتل اپنی اکھاں کے سامنے ہوتان دیکھیو فر تیں قاتل ک چہرو دیکھ لیو وے گو۔ کیا وہ کوئے واقفکار چہرو تھو۔ یا اس نانھ تیں پہلی وار دیکھیو تھو۔

اک انسپکٹر نالو نال ایس پی کا سوال تے ثریا کا جواب اپنی ڈائری مانھ لِکھ رہیو تھو۔ ثریا کیوں جے جمال کو ناں انہاں نانھ نہہ دسنو چاہوے تھی اس واسطے اپنا آپ نانھ تے جمال نانھ پولیس کولوں بچان واسطے ثریا نے پولیس نانھ دسیو جے اس خوفناک قاتل کا چہرہ ور کالو بُرقعو تھو۔ ہتھاں مانھ دستانہ تھا۔

پولیس کا افسراں نے اک اک کر کے ثریا نانھ ہزاراں لکھاں سوال

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پچھیا وازاویہ توں اس کا بیان لکھیا گیا۔ مگر اُس نے جمال کا پارہ مانھ اک وی لفظ نہہ کیو۔ جد گردن مانھ لگا وا تازہ زخم کا بارہ مانھ ثریا نانھ پچھیو گیو تے اُس نے جواب دِتو جے اُس نے انمول جواہرات کو اک قیمتی ہار لا ئیو وہ تھو۔ جہڑو ہُن غائب ہے۔ میری بے ہوشی مانھ وہ اڈا لیو گیو پولیس نے کئی دِناں کی محنت توں بعد شک کی بنیاد ور قتل کا سلسلہ مانھ سلام کا کاروباری شریک رحیم نانھ پکڑ لیو۔

رحیم نانھ پکڑن کی خبر سارا شہر مانھ پھیل گئی ثریا نے جد رحیم کا پکڑن کا بارہ مانھ سنیو تے اُس کا دِل مانھ رحیم واسطے ہمدردی کو جزبو پیدا ہو یو۔ پولیس نے رحیم کا چہرا اور پردو پائیو تے اُس نانھ ثریا کے سامنے شناخت واسطے پیش کیو۔

''کیا اسے آدمی نے تیرا خاوند نانھ قتل کیو'' ایس پی نے پردہ پوش رحیم کی طرف اشارو کر کے ثُریا نانھ پچھیو۔

''قاتل برو پھُر تیلو تھو نہ اتنو موٹو جتنو یو شخص نظر آ ریو ہے'' ثریا نے یو کہہ کے دوبارہ پولیس کی تمام امیداں ور پانی پھیر دِتو رحیم کی ضمانت واسطے سپریم کورٹ (بڑی عدالت) توں بڑا بڑا معتبر وکیل آن لگا۔ ان کے پچھے کون تھو یو کسے نانھ پتو نہ لگ سکیو۔ اِن وکیلاں نے کئی دن عدالت مانھ بحث کے بعد رحیم نانھ ضمانت ور چھڑا لیو۔

رحیم کی رحائی کی خبر سُن کے ثُریا نے آرام کو ساہ لیو۔ ثُریا نہہ چاہوے تھی کہ صرف اُس کا چُپ رہن نال نال واہ اپنا پیارا جمال کو ناں وی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہہ لینو چاہوے تھی۔

اج اس خوفناک تے دہشتنا کو اقعہ نانھ گزریاں مانھ اک مہن ہو گیو۔ ثریا اپنا کمرہ مانھ نویکلی بیٹھی اج جمال کا بدلیا واروپ کا بارہ مانھ سوچ رہی تھی اج توں ست سال پہلاں کا حال مانھ کِتنو فرق تھو۔ واہ جمال کا بچپن کا معصوم چہرہ کا بارہ مانھ سوچن لگی۔ اپنی ویران زندگی کا بارہ مانھ سوچن لگی واہ سوچن لگی کہ کس طرح سونا چاندی، بینک بیلنس نے شاندار عمارت کی چمک اک انسان نانھ انّو کر دیئے۔ ثُریا خود وی انہاں چیزاں توں انّی ہوئی تھی۔ اج توں ست سال پہلاں ثریا نے سونا چاندی تے شاندار عمارتاں کا چکر مانھ آکے جھوٹی شان جتان واسطے جمال کی معصوم دُنیا مان اگ لا چھوڑی۔ ثریا نے اپنا ہتھاں نال جمال کی خواہشاں تے آرزواں کو گاٹو گُھٹ دِتو۔

جمال تے ثریا اک ساتھ ہی پلیا تھا۔ دوئے بچپن مانھ اک مولوی کول قرآن شریف کی تلاوت سکھن واسطے جئیں تھا۔ دوئے اک ہی سرکاری سکول مانھ داخل کیا گیا۔ دونہاں کی کہانی اک جیسی تھی جمال کو باپ اُس کا پیدا ہون توں صرف اک مہنہ پہلاں اک حادثہ مانھ مر گیو تھو۔ جد کہ ثریا بالکل یتیم لڑکی تھی۔ اُس کی دیکھ بھال اُسکو چاچو۔ کر رہیو تھو۔ جمال کی ماں جمال کی پرورش کرتاں کرتاں لاغر تے کمزور ہو گئی تھی۔ اُس نے جمال کی خوشیا واسطے اپنی جوانی داور لائی جد ثریا کی دیکھ بھال ور اُس کو چاچو دھیان نہہ دے ئے تھو۔ جمال تے ثریا کا گھر وی نال نال تھا۔

دوئے گُڈا گُڈیاں کی کھیڈ اکھٹاں کھیڈیں تھا۔ سویر ہوئی تے مال

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تے ثریا کی ملاقات کو سلسلو شروع ہو جئے تھو۔ دوئے بہڑا مانھ گڈا گڈیاں کا گھر نانھ سجانویں تے سنواریں تھا۔ تے فر کتاب اکٹھیں کر کے سکول جئیں تھا۔ سکول آن توں بعد ثریا تے جمال اک جگہ بیں کے سکول کو سب یاد کریں تھا۔ دوئے اکثر جمال کے کہر ہی ملیں ھا۔ جت جمال کی ماں دونہاں بچاں جمال تے ثریا نال مچ پیار کرے تھی۔ کہر مانھ توجہ نہ ہون کی وجہ توں ثریا جمال کے کہر مانھ رہنو پسند کرے تھی۔ جمال کی ماں کو دل کیونکہ مچ نرم تھو نالے جمال نانھ واہ مچ چاہوے تھی۔ اس واسطے جمال کی خوشیاں واسطے واہ ثریا کی ہر طرح کی دیکھ بھال کرے تھی۔ جمال تے ثریا ہمیشہ ہستا رہیں تھا۔ ٹھاٹھا کرتا رہیں تھا۔ بچپن کی معصومیت کی وجہ توں وے ان مصیبتاں کو اندازو نہ کر سکیں تھا۔ جہڑو جمال کی ماں نویکلی برداشت کر رہی تھی۔

بچپن مانھ جمال تے ثریا واسطے وہ تہاڑ و کوشی کو تھو جد خضر کھاندا نے اپنا کوتہ کی مرمت واسطے ریت کو انبار آن کے بیڑا مانھ رکھیو۔ ریت کا اس ڈھیر ور جمال تے ثریا لمہ پے کے پاسا بدلیں تھا۔ انہاں نانھ اس لماں پے کے پاسہ پرتنو مچ چنگو لگے تھو۔ اس ویلے ان کی عمر دس سال تک وے گی۔ دونہان نے فیصلو کیو جے وے ہمیشہ واسطے اک دوجا نال اسے طرح رہیں گا۔ دونہاں کی دوستی کدے نہہ ٹٹیں ریت کی اس نکی پہاڑی کی چوٹی ور بیسن نال انہاں نانھ بڑو آرام محسوس ہون لگو۔

"ثریا ہم اس ریت کے منڈھ اک کمرو بناواں گا جت ہم دوئے اکھٹاراں گا"

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال نے ثریا نانھ کھیو۔ثریا نے جھٹ ہی جمال کو کہنو من لیو دوئے ریت کا ڈھیر مانھ پانو کمرو نان لگ پیا۔اُس دِن میری چھٹی تھی اس واسطے سویرے توں شام تک وے اس مکان نانھ لگ گیا۔کوئے انہاں نانھ روکن آلو نہہ تھو۔

شام توڑی اک ریت کو خوبصورت کمرو بنالیو۔دوئے مُچ خوش تھا۔ ثریا یو کمرو ہُن مہارو ہے۔اس مانھ ہم دوئے ہمیشہ واسطے راں گا۔جمال نے ثریا نانھ کیو۔ثریا نے اس خوبصورت کمرہ کی طرف دیکھیو کے پتو اُس کا دِل مانھ کھڑی کھڑی گل چھپے وی تھی۔

نہیں جمال یاہ ریت تے صرف میری ہے میرا چاچا کی ہ اس واسطے یو سارو کمرو میرو ہے ہوں تِناں اس کمرہ مانھ نہہ بڑن دیسوں" ثریا نے جمال نانھ کیو تھو۔

ثُریا کی گل سُن کے چھوٹو جمال اپنی جگہ کھلیو رہیو وہ کُجھ بولنوں چاہوے تھو۔لیکن کائے وی گل اُس کی زبان ورنہ آرہی تھی اکھاں مانھ اک عجیب قسم کی چمک ظاہر ہون لگی۔

"کے ہو گیو تِناں جمال" ثریا نے جمال نانھ کیو" اُس کی شوخ اکھاں توں غُصہ کا آسار دِسن لگا۔لیکن جمال سُنی نانھ اَنسُنی کرتاں مانھ کُجھ لمحا واسطے اُسے چرح کھلو ثریا کا ریت کا اس محل نانھ گھور تو رہیو۔جس نانھ انہاں دوہناں نے مِل کے بنایو تھو۔اُس نے بیڑہ وِچوں اک موٹی لکڑی چائی تے اس نانھ اُس نال ریت کو محل ٹھان لگ پیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ثریا اس نانھ روکن واسطے اگے بدھی

''نہہ اس نانھ نہ ٹھاہ۔ یو میرو ہے، ثریا نے اگے بدھ کے جمال کو ہتھ روکتاں کیو۔ جمال نے ثریا کو اک ہتھ پکڑ کے دور پھینک دِتو۔ ثریا بیڑہ مانھ پیا وا اک پتھر نال ٹکرا گئی۔ جمال تیزی نال ریت کا محل نانھ تہس نہس کرن لگو۔ اُس کا متھہ ور پر سے پھُٹ رہیو تھو۔ مگر وہ اس وقت نہ رکیو جد تک کے اُس نے ریت کا گھر نانھ بالکل ختم کر دِتو۔ اس محل نانھ ٹھان توں بعد جمال نانھ آرام محسوس ہو یو۔ اُس پچھے مُڑ کے تکیو تے ثریا بیڑا مانھ بے ہوش پئی وی تھی۔ پتھر نال ٹکرا کے اُس کو سِر پھُٹ گیو تھو۔

جمال نانھ ہُن ثریا کو خیال آئیو وہ ثریا کے نیڑے پہُچیو۔ اُس کی واہ حالت دیکھ کے اُس کی اکھاں توں اتھروں چھلکن لگا۔ وہ روتاں روتاں اپنی ماں نانھ بلان لگو۔ کیونکہ جمال کو کوٹھ نیڑے ہی تھو۔ جساں ہی جمال کی ماں نے اپنا لڑکا کی آواز سُنی واہ ننگیں پیریں دوڑتاں چلی آئی۔ ثریا کی حالت دیکھ کے اُس نے جھٹ ہی اُس نانھ اپنی جھولی مانھ چائیو تے اپنی کھر پچایو۔ سٹ لگی ور پٹی کی، جمال وی ثریا کو سِر دبان لگو۔ جد توڑی ثریا نانھ ہوش نہ آئیو جمال روتو رہیو۔ وہ گھڑی گھڑی ثریا کا پیراں تے اُس کا متھا نانھ چُم رہیو تھو۔

''بچہ صبر کر یاہ ہُن ہی ہوش مانھ آجئے گی۔'' جمال کی ماں فاطمہ اُس نانھ دلاسو دیتاں مانھ کیو۔ جد ثریا ہوش مانھ آئی تے اُس نے سب توں پہلاں جمال نانھ دیکھیو۔

''جمال ثریا نے بلایو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''ثریا جمال نے اُس نانھ جواب دِتو

دوے روتاں روتاں اک دوجا نانھ چمڑ گیا۔

''ہُن ہم اک دوجا نال نہ لڑاں گا'' دونہاں نے فیصلو کیو

اس واقعہ نے دونہاں نانھ احساس دوایو کہ وے آپس مانھ محبت کریں اک دوجا کے بغیر جی نہہ سکتا۔ جد جد لڑکپن کا دِن گزرن لگا تے جوانی کیں پُنجیں پھُٹن لگیں انہاں کی محبت کی ڈونگھائی کو احساس ہون لگو۔

دونہاں نے اکھٹاں سکول وِچوں پی یوسی کو امتحان پاس کرن توں بعد بکھ بکھ کالجاں مانھ داخلو لے لیو۔ پہلے دیہاڑے جد جمال کا جل مانھ ثُریا توں بغیر رہیو تے اُس نانھ عجیب قسم کا تنہائی کو احساس ہون لگو۔ وہ پورے دِن بے آرام رہیو۔

ہوں ثُریا توں بغیر جی نہہ سکتو'' جمال اپنا آپ نانھ کہن لگو۔ کالج مانھ یو اس کو پہلو دِن تھو۔ لیکن وہ پہلے ہی تہاڑے کلاس مانھ ثریا توں بغیر بے آرامی محسوس کرن لگو۔ پروفیسر نے اُس نانھ کئی واری ٹوکیو لیکن وہ اپنو ذہنی پریشانی ناں نہ چھپا سکیو۔

''پروفیسر صاحب مِناں کلاس توں باہر جان کی اجازت دیو میرو ات ساہ بند ہو رہیو ہے'' جمال نے پروفیسر صاحب توں اجازت منگی۔

جمال کا بولن کو انداز اتنو بھرپور بھروسہ آلو تھو کہ پروفیسر اُس نانھ روک نہ سکیو۔ اُس کے سامنے جمال کو تعلیمی ریکارڈ بچ چنگو تھو۔ پڑھائی، کھیڈ کُد، مباحثاں وغیرہ مانھ اُس نے باقیاں نالوں چنگی سٹوفکیٹ حاصل کیں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھیں۔ وہ ہر لحاظ توں اک چنگو طالبعلم تھو۔ پروفیسر نے اُس نانھ روکنوں مناسب نہہ سمجھیو۔ "ٹھیک ہے بچہ جا، جا باہر تھوڑی دیر پھِر تھُر کے آ" اُس نے جمال نانھ کیو، جمال کلاس توں باہر نکل کے کالج کا لماں میدان مانھ کھلو ہو کے سامنے زنانہ کالج آلے پاسے محبت بھری نظر نال دیکھن لگو۔ جِت اُس کی ثریا پڑھ رہی تھی۔ جمال اُس عمارت نانھ اس طرح دیکھ رہیو تھو۔ جس طرح وہ اس کو چاہن آلو ہے۔ وہ بلیں بلیں اُس عمارت آلے پاسے دبھن لگو اُس کالج تے ثریا کا کالج کے بشکار اک لمی کندھ تھی۔ جمال نانھ اس طرح لگو جس راہ کندھ کہ دوجی طرفوں ثریا وی اُس کے پاسے اسے طرح بدھ رہی وے۔ اس سوچ نال اُس کا چلن نانھ تیزی آ گئی وے۔ اچانک وہ کسے سخت چیز نال تکرایو۔ یاہ کندھ تھی۔ اِٹاں تے پتھراں نال بنی وی سخت کندھ۔ ثریا نانھ مِلن کی خواہش اتنی زیادہ تھی جے جمال کالج کا اصولاں تے قاعداں نانھ بھُل گیو۔ اُس نے بغیر کسے رکاوٹ کے واہ کندھ ٹپ لی۔

وہ ہُن کالج کا سوہناں میداں مانھ چِٹی وردی لا کے سینکڑاں کڑیاں کے درمیان تھو۔ جمال نانھ اس دیوار توں دوجے پاسے جاتاں ساریں کُڑیں شور مچا تان نس گئیں ان کُڑیاں مانھ ثریا وی تھی۔ لیکن واہ جمال نانھ دیکھ کہ رُک گئی۔ دوڑتی دوڑتی جمال کے کول پُجی۔

"جمال توں رات کس طرح آیو" اُس نے جمال نانھ پُچھیو" ثریا نانھ دیکھ کے جمال کا دِل مانھ تے ذہن مانھ خوشی کا فوارہ چھوٹن لگا۔ اُس کیں اکھ لگاتار ثریا نانھ گھور رہی تھیں۔ وہ اس طرح ثریا نانھ دیکھ رہیو تھو،

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جس طرح کہ ثریا اُس نانھ ہزاراں سالاں توں بعد مِلی وے۔

جمال تِناں کے ہو گیو۔ توں اِت کیوں آ گیو' ثریا نے اُس نانھ دوجی واری پچھیو۔ ثریا ہوں تیرے بغیر نہہ رہ سکتو۔ یو کہہ کے جمال نے ثریا نانھ اپنی بانہواں مانھ سمیٹن کی کوشش کی۔ کڑیاں مانھ حیا نے اُس کا پھُل جیسا چہرہ ورسر کی پھیلا دِتی۔ واہ پچھے ہٹ گئی۔

جمال یو کالج ہے۔ کیا توں مِناں اِتوں کڈھانا چاہوے۔ اُس نے کہیو۔

''ثریا ہوں تیرے نال محبت کروں'' تِناں بے حد چاہوں تیرے بغیر ہوں نہہ رہ سکتو۔'' جمال ثریا ورا اپنی محبت قربان کرن لگو۔ وہ اِن کُڑیاں توں بے خبر تھو جہڑیں اس نانھ گاٹا نال چمڑتاں ناں دیکھ کے پہلاں شرمائیں ہُن وے دوجی واری اڈیکین لگیں جے وہ کدا ک دوجا نال لپٹ جئیں۔

''جمال یاہ تیری محبت نہہ بلکہ میری بدنامی ہے'' ثریا نے تنگ لہجہ مانھ کیو'' ثریا مِناں پتو نہہ جے محبت تے بدنامی مانھ کتنوں فر ہے۔ ہوں صرف یاہ گل جانوں جے اج پہلے دیہاڑے مِناں تیرے توں بغیر اک عجیب جی بے آرامی کو احساس ہو یو۔ مِناں اس طرح لگو جے ہوں بالکل نویکلو ہاں۔ ہوں پروفیسر کی اک گل وی نہ سمجھ سکیو ہوں تا ولو کلاس توں باہر آئیو۔ مِناں یو پتو نہہ جے کہڑی طاقت مِناں تیرے کول لے آئی۔

لیکن خوش ہاں جے میں تِناں دیکھ لیو۔ دیکھ ثریا مِناں آرام مِل گیو۔ مناں آرام غو احساس ہون لگو۔'' جمال نے ثریا نانھ کہیو''

اتنی دیر منھ کالج مانھ اک شور اُٹھیو۔ کالج کی پرسپل پورا اسٹاف کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نال اُس جگہ پُجی۔ ثریا تے جمال نے نظر چا کے دیکھیو تے پرنسپل تے اُس کو اسٹاف بالکل نیڑے پج چکیا تھا۔ ثریا جمال نانھ اُتے چھوڑ کے نس گئی۔

''بدمعاش لڑکیا'' تیں اسطرح اِت آن کی جُرت کس طرح کی

''پرنسپل ...... نے جمال نانھ کہیو۔

''پرنسپل صاحبہ۔ تم میرو نانھ ادب انل لیو ہوں جمال ہاں تے ہوں اپنی بے عزتی کدے برداشت نی کر سکتو۔ ہوں اِت ثُریا نانھ مِلن آئیو تھو۔ ثریا تے ہوں نِکی عمر مانھ اکھٹا پلیا ہاں۔ ہمناں اک دوجا توں بغیر آرام نہیں لگتو۔ اج کیوں جے ثریا توں بغیر یو میرو پہلو دیہاڑو تھو۔ اس واسطے ہوں اس نانھ مِلن چلیو آئیو۔ ہوں نہہ سمجھتو جے مہارا اسطرح مِلن نال تھارے ور کے اثر پوئے گو۔ ٹھیک ہے ہوں تھاری بزرگی کو لحاظ کر کے اس ویلے جا رہیو ہاں لیکن یاہ گل یاد رکھیو جے دُنیا کی کائے طاقت ثریا نانھ جمال نال مِلن توں نہیں روک سکتی۔ کوئے ایسو قانون نہیں بن سکتو۔ جھڑو ثریا تے جمال کے بشکار قائم کرے۔ جمال ہر اس قسم کی کندھ نانھ ڈھاہ دئے گو۔ ہوں اس ویلے جا رہیو ہاں۔ اللہ کے حوالے جمال یاہ گل کہہ کے کندھ کے اُر چڑھ گیو تے اک ہی چھال مار کے اپنا کالج کا میدان مانھ پُج گیو۔

کُچھ پلاں توڑی کالج کی پرنسپل مسز شمع اس لڑکا کا انداز بیان توں متاثر ہوئی۔ کالج کی دوسریں لڑکیں جھڑیں دور توں جمال کی گل سُن رہیں تھیں اُس کی بہادر دِل تے دلیری کی تعریف کرن لگیں۔ وے اس نانھ ہیرو سمجھن لگیں۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال اپنا کالج مانھ پُج کے اپنا آپ نانھ تسلی بخش مجھن لگو۔ اُس کا مُنہ ورد لکش ہنسی دوبارہ ظاہر ہوئی۔ وہ اک نویں شان کے انل کلاس کے اندر داخل ہویو جمال نانھ مُڑتاں دیکھ کے پروفیسر خوش ہو کے کہن لگو۔

''جمال ہوں اے ہُن انہاں لڑکاں نال تیری گل کر رہیو تھو۔ دیکھو اس کلاس مانھ میرا ریکارڈ کے مطابق دو لڑ کا ذہین ہیں۔ اک ہے رشید مگر رشید ہر وقت چُپ رہ۔ میں کئی دفعہ کوشش کی جے وہ کالج کا سیمیناراں، لساں تے مباحثاں مانھ حصو لے لیکن وہ انہاں توں دور رہ۔ تیریں سٹوفکیٹ اس گل کو ثبوت ہیں کہ تو ان مانھ اگے بدھ کے حصو لئے گو۔ کل کالج مانھ چیف منسٹر صاحب خصی مہمان کے طور ور تشریف لیا رہیا ہیں کدے توں تیار روے تے ہم اپناں بچاں (طالبعلماں) کی طرفوں بولن کی ذمہداری تناں دیاں گا۔

پروفیسر نے جمال ناٹھ کہیو۔

''جناب مِناں یاہ ذمہداری منظور ہے'' جمال نے جھٹ ہی کہیو دوجے دیہاڑے کالج مانھ ہر پاسے جمال کو نانھ تھو۔ جمال نے بڑا شاندار انداز مانھ خصوسی مہمان کے سامنے عزت آمیز تقریر کی جے سارا چپ رہ گیا۔ چیف منسٹر نے اپنی تقریر کع زیادہ حصو جمال کی تعریفاں مانھ خرچ کیو۔ پرنسیپل خان نے وی جمال نانھ اک قابل بھروسی آلو چنگو لڑ کو قرار دِتو۔

جمال نانھ کالج کو ایوارڈ وی دین کو فیصلو کیو گیو۔ خصوسی پروگرام کا خاتمہ ور جمال نانھ پانا گلہ نال لائیو تے پرنسپل خان نے وی تعریف کیں وے ایسا لڑ کا نانھ اگے بدھن کو موقو دئیں۔ چیف منسٹر کا جان توں بعد کالج کا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پرنسپل نانھ زنانہ کالج کی پرنسپل صاحبہ کے پاسوں اک چِھٹھی لبھی۔ اس چھِٹی مانھ مسز شمع پرنسپل صاحبہ نے جمال کے خلاف کل آلہ واقعہ ورشکایت درج کی تھی۔ اُس نے جمال نانھ سزا دین کی درخواست کی تھی۔

پرنسپل خان نانھ اس چھِٹی وراعتبار نہ آئیو اُس نے مسز شمع نانھ فون کیو "ہیلو پرنسپل صاحبہ کیا تمناں یعقین ہے جے کل جھرو بدمعاش لڑکو ھارا کالج مانھ زبردستی داخل ہویو تھو۔ وہ مہارا کالج کو جمال تھو؟ پرنسپل خان نے پچھیو۔ "جی ہاں ساری واقفیت حاصک کرن توں بعد یو خط تمناں لکھیو ہے"

مسز شمع نے جواب دِتو

"دیکھو جِت توڑی اُس لڑکا کو تعلق ہے وہ مہارا کالج کو اک قابلِ فخر لڑکو ہے۔ اج کی تقریب مانھ چیف منسٹر نے ساری تقریر مانھ اس لڑکا کی تعریف کی کدے تمناں کائے غلط فہمی وے تے اس نانھ دور کرلیو۔

مسٹر کان نے اُس نانھ کہیو۔

چیف منسٹر کو ناں سُن کے مسز شمع تھوڑی دیر گھبرا گئی۔ واہ کیوں جے وعداں تے اصولاں کی پاند تھی۔ اس وجہ توں اُس نے جمال کے خلاف کاروائی نانھ ضروری سمجھوں تھو لیکن جمال کا بارہ مانھ خان صاحب توں تعریف سُن کے اُس نے معاملہ نانھ زیادہ بدھانوں پسند نہیں کیو اس واری اُس نے چھٹ ہی خان صاحب نانھ کہیو۔

"دیکھو خان صاحب ہوں اپنی طرفوں اس معاملہ نانھ اِتے ختم کروں۔ تم خود اس معاملہ نانھ نبھالیو۔ جمال کا گن وی چِھکیو تاں وہ دابارہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسی غلطی نہ کرے۔'' یو کہہ کے اُس نے فون چھوڑ دِتو۔

کان صاحب نے تاولاں ہی جمال نانھ کمرہ مانھ بلا کے کہیو۔

''دیکھ جمال تیرے خلاف اک ایسی شکایت آئی ہے کہ تِناں کالج توں کڈھن بغیر کوئیے چارو نہیں۔ لیکن اج کا پروگرام مانھ تیں جس طرح اپنی زہانے کو مظاہرو کیو اس توں میرا دِل مانھ تیری محبت پیدا ہو گئی۔ ہوں چاہوں جے توں میرا کالج کو چنگو لڑکو بنے تے انہاں لڑکاں مانھ نہ رلے جہڑا ہر بار شور شرابا کرتا رہیں ہڑتال کریں۔ شڑکاں تے رستاں اپر قانون کی عمل آوری نانھ توڑن کی کوشش کرتا رہیں۔ یہ وے لڑکا ہیں جنہاں نانھ مکار سیاستدان اپنا مفاداں واسطے استعمال کرتا رہیں۔ ہوں تے تِناں اک قابل فخر لڑکو دیکھ رہیو ہاں خیر ہوں اس ویلے تِناں کل کی حرکت ور معافی دیئوں۔ مِناں اُمید ہے جے آئیندہ تیرے خلاف کائے شکایت نہہ آسیں۔

اس واقعہ توں بعد جمال نے ثریا نال مِلن واسطے کالج مانھ زبردستی داخل ہون کو رستو اختیار نہہ کیو۔ وے کالج توں باہر ہی مِلیں تھا۔ دِن گزرن کا نال نال اُن کا مِلن کا سِلسلہ وی کم ہون لگا۔ دیہاڑہ مہناں مانھ تبدیل ہو گیا۔ مہینہ سالاں مانھ جمال کی ماں ہُن زیادہ بیمار رہن لگی۔ واہ بڑی کمزور تے لاغر ہو گئی تھی۔ واہ کہر مانھ سلائی وی نہہ کر سکے تھی۔ جد بُکھ تے فاقہ ستان لگا تے جمال کالج توں نِکل کے اک نامی فیکٹری مانھ کم کرن لگو۔ اس آمدنی نال کہر چلے تھو۔ ثریا نانھ دیکھن کو موقعو ہُن جمال نانھ گھہٹ ہی لبھے تھو۔ لیکن اس نال جمال کا دِل کی تڑپ تے بے چینی مانھ مُچ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

باہد وہور ہیوتھو۔

اک دفعہ وہ اپنی ماں کا پیر دبار ہیو تھو اُس کی ماں نے اپنی گردن نالوں اک لاکٹ کڈھ کے جمال کے حوالے کیو۔

''یو کے ہے ماں'' جمال نے اُص نانھ پچھیو۔

''بچہ یو تیری بدنصیب ماں اپنی بہو واسطے کُجھ نہ کُجھ رکھ سکی۔ یو صرف اک پیتل کو لاکٹ (ہار) ہے۔ اگر کدے ہوں جیتی رہی تے یو لاکٹ اک نشانی کا طور ور میری بہو نانھ دینوں میریں دعا اس لاکٹ کے نال ہیں'' جمال کی ماں فاطمہ نے نِکی جئی آواز مانھ کہیو۔ جمال نے اپنی ماں نانھ کُجھ نہہ کہیو۔ وہ کسے وی طریقہ توں اپنی ماں نانھ دکھ نہہ پچاناں چاہوے تھو۔ نہ اُس کو دِل توڑنا چاہوے تھو۔ اُس نے چُپ گُم وہ لاک لے لئے تے اپنا چِنتا (جیب) مانھ رکھ لیو۔

ددوجے دیہاڑے وہ ثُریا نانھ ملیو۔ ثریا کدے جارہی تھی۔ اُس نے چنگا کاری کا کپڑا لایا وا تھا۔ اُس کو سارو جسم حسن کے نال نکھر یو وہ تھو۔ جمال نے اُس نانھ بلایو۔ جمال کی آواز سُن کے واہ ٹھہر گئی۔

''کِت جارہی ہے؟'' جمال نے اُص نانھ پچھیو۔

''جمال ہوں اپنا چاچا کے نال سوپور جارہی ہاں'' ثریا نے جواب دِتو۔ واہ مُچ خوش تھی جدوی تیرو چاچو خظر تِناں سوپور لے جئے توں بڑی خوش نظر آوے، سوپور مانھ اتنی خوشی کی کے گل ہے۔'' جمال نے ثُریا نانھ پچھیو'

جمال سوپور مانھ میرا چاچا کو اک دوست ہے سلام۔ وہ بڑو رئیس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آدمی ہے اُس کے کول کروڑاں کی دولت تے چار چار گڈیں، شاندار بنگلہ تے ڈھیر سارو سونو ہے اجکل راجباغ مانھ اک عالیشان حویلی بنا رہیو ہ۔ سلام جبیو رئیس آدمء میں زندگی مانھ نہہ دیکھیو۔ ہوں تے میرو چاچو جد اُس کے گھر جاں وہ بڑیں بڑیں دعوت کرے۔ مِناں اپنی لمی رتی لال رنگ کی کار مانھ سیر کراوے۔ بڑو مزو آوے ۔اس کے نال پھِرن تھُرن نال ۔جمال۔ زندگی کو اسل مزو سلام نے حاصل کیو ہے۔ وہ پانی ہاروں دولت نانھ خرچ کرے۔ مگر فِروی دولت گھٹ نہہ ہوتی۔'' ثریا سلام کی دولت کا بارہ مانھ کہن لگی۔

ثریا مِناں سلام تے اُس کی دولت مانھ کائے دلچسپی نہہ ہوں تے بس اج تِناں ملنوں چاہوں مِناں کسے ہور کا بارہ مانھ کُجھ نہیں سُننوں۔ ہوں تیرے نال اک ضروری گل کرنی چاہوں

''جمال نے اُس نانھ کیو۔

''جمال وہ اندر مِناں میرو چاچواڈیکے لگو وہ۔ ہوں اج اُس کے نال سوپور جار ہی ہاں ۔سلام نے ہمناں دوپہر کی روٹی کھان واسطے بلایو ہے۔

دیکھ جمال کدے ہم اُت نہ گیا تے وہ ناارج ہو جائے گو۔ ثریا جمال نانھ سمجھان لگی جمال کو موڈ اچانک بدل گیو اُس کو چہرو رتو لال ہو گیو

''دیکھ ثریا ہوں اج تِناں مِل رہیو ہاں تے مِناں تیرے نال ملنو ہے۔ ہوں کسے سلام کا ناراض ہون کی پرواہ نہہ کرتو۔ توں اندر جا کے چاچا نانھ کہہ کہ توں جمال کے نال جار ہی ہے جا تاولی جا کے کہہ'' جامل نے ثریا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نانھ کہیو۔ ثریا نے جمال کو موڈ دیکھ اُس کو رتو لال چھو یاہ گل کہہ رہیو تھو۔ کہ جمال کسے صورت مانھ سُنن واسطے تیار نہہ۔ ثریا جانے تھی جے جمال اُس نانھ اج مِل کے ہی رہ گو۔ اُس نانھ روکن کی طاوت کسے مانھ نہہ ''ٹھیک ہے جمال ہوں چاچا نانھ منان کی کوشش کرونگی۔ ثریا نے کہیو۔ ''توں چاچا نانھ یاہ گل وی کہیئے کہ تِناں جمال نال مِلنوں ہے'' جمال نے اُس نانھ کہیو'' جمال کی اس گل کو جواب ثریا نے نہہ دِتو۔ وہ چُپ چاپ اندر چلی گئی تے چاچا نانھ کہن لگی واہ سوپور نہہ جاسکتی۔ چاچا نے پہتی (کھڑکی) توں پہلاں ہی جمال نانھ دیکھ لیو تھو۔ وہ سمجھ گیو جے جمال نے ثریا نانھ سوپور نہ جان واسطے مجبور کیو۔ مگر خضر کھانڈے اُص ویلے چُپ رہنوں ہی پسند کیو۔ '' چاچا اِمناں کالج کو سٹرٹفکیٹ حاصل کرن واسطے جانو ہے۔ سلام کی دعوت ور نہہ جاسکتی تم اُت جا کے انہاں نانھ کہہ دیئو جے ہوں کل ہی آوُں گی'' ثریا نے چاچا نانھ کہیو۔

ٹھیک ہے بچی جا مگر تاولی مُڑ کے آییئے۔ خضر کھانڈے نے اُس نانھ کہیو باہر دروازہ ور جمال کھلو ثریا نانھ اُڈیک رہیو تھو۔ جمال کی رگ رگ چڑیا مانھ بسی وی تھی۔ جمال کا جسم کو ادھو حصو کدے کوئے کپ کے پھینکے تے شاید جمال نانھ اتنی تکلیف نہہ وے گی جتنی تکلیف اُص نانھ چڑیا کا دور رہن نال وے تھی۔

اُس نے بچپن توں کدے کسے نانھ اپنا وجود مانھ سمایو تھو تے واہ تھی ثریا، ثریا جمال کی روح مانھ اُس کا دِل کی گہرایاں مانھ اُس کا نفس نفس مانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بسی وی تھی۔

جد ثریا چاچا کولوں اجازت لے کے باہر نِکلی تے اُس کا چہرہ ور مُسکراہٹ تھی۔ جمال نے باہر ثریا کو استقبال کیو۔

''ثریا اج ہم دوئے جھیل کے کنارے اپنی مخصوص جگہ ور بیساں گا''

جمال نے ثریا نانھ کہیو۔

''ٹھیک ہے جمال اج ہوں تیرے نال کسے وی جگی جان واسطے تیار ہاں لیکن میری اک شرط ہے، ثریا نے کہیو۔

''شرط'' جمال نے حیران نظراں نال اُس نانھ دیکھنوں شرع کیو۔

''جی ہاں تم بار بار مِناں اس طرح حیران نہیں کرسیں۔'' ثریا نے اُص نانھ کہیو۔

''کے مطلب ہے تیرو۔ کیا توں میرے نال مِل کے پریشان وے'' جمال نے ثریا نانھ پچھیو۔

''نہیں جمال ایسی گل نِہہ بلکہ اصلی گل یاہ ہے جے ہوں اپنا چاچا کا دوستاں کی عزت کروں تے کدے کسے وجہ توں کائے کمی آجائے تے واقعی ہوں پریشان ہوں گی۔ ثریا نے کہیو۔ جمال اس معاملہ میں زیادہ بحث نہیں کرنی چاہوے تھو۔ اس وجہ توں اُس نے تاولاں ہی کیو۔

''ثریا اج ہوں تیرا مُنہ توں مبت کے بغیر دوجی کائے گل سُننی نہیں چاہتو۔ چلی آ'' میرے نال محبت کا لمحہ زندگی مانھ بڑا کھٹ ہی ملیں۔

دوئے سڑک مانھ کا دوجا کا ھتھاں مانھ ہتھ پا کے چل رہیا تھا۔ جیل

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ڈل کو صاف ستھرو پانی سڑک کا پانی نانھ چُم رہیو تھو۔ سامنے زبرون کو خوبصورت پہاڑ اپنی بلندی کا گیت گا رہیو تھو۔ چٹو سفید تے کالا رنگ کو جہڑ وزیرون کی چوٹی کے اگے پچھے مستی کا عالم مانھ قصاں تھو۔ کوہِ سلیمان توں نظر آئیں صدیاں کیں چٹان (بڑیں پہاڑیں) ثُریا نے جمال نانھ اکٹھاں دیکھ کے اس محبت کی گونجھ آلی آواز نانھ پچھے جان کو کہہ رہی تھیں۔ جہڑی ان کی سنگلاں قطار کے نال صدیاں توں۔ ٹکراتی آئیں ہیں۔

نشاط باغ تے شالیمار مانھ کھلا ہستا پھل ثُریا تے جمال کی دھڑکناں نانھ پناہ دین لگا۔ سڑک ور بڑی دیر توڑی اسے طرح اکٹھاں چلتاں چلتاں دونہاں کی محبت کی لائی وی دُنیا مانھ پج گیا۔

جھیل ڈل کی صاف سط ور دونہاں کا عکس لہرا ریا تھا۔ دہیہ آہستہ آہستہ دور پہاڑاں کے اوہلے ڈُب رہیو تھو۔ نالے جیل ڈل کو سارو پانی ڈُبتا دھنہ کی سُرخی مانھ رنگے گیو۔ جھیل ڈل کی اک خاص خوبصورت کنارہ ور بیٹھا جمال تے ثریا دھنہ کا ڈُبن کو عکس جھیل ڈل کی ڈونگائی مانھ دیکھ رہیا تھا۔

"جمال دھنہ کیوں ڈُبے یو ہر ویلے چمکتو یوں نہہ۔" ثریا نے جمال نانھ معصوم انداز نال پچھیو۔

"ثُریا زندگی کی اصل حقیقت ڈُبن مانھ ہے۔ چڑن مانھ نہہ" جمال نے ثریا نانھ جواب دِتو۔

"جمال ہوں تیری اس گل نال اتفاق نہہ کر سکتی۔ دھنہ کو چڑھنو تے فر چڑھ کے چمکنوں ہی تے اصلیت ہے۔ ان ہی لوکاں کو دُنیا مانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ناں ہے جہڑا اسمان ور دھِنہ کی طرح چمکیں وے ہی لوک عزت کے قابل ہیں جہڑا دُنیا مانھ دھنہ کی طرح چمکنوں جانتا ویں۔

لیکن کوئے ہمیشہ واسطے اسمان ور دھنہ بن کے۔ ہٹ نہیں سکیو۔ ثریا یو اسمان کسے کو نہہ ہے یو تے اک سراب ہے جہڑو کسے تسایا واسطے سمندر نہیں بن سکتو۔ اس ڈبتا دھِنہ آلے پاسے دیکھ لیو یو دراصل اسمان کی بلندیاں مانھ بھٹک گیو ہے۔ اسمان مانھ راہواں کی تلاش مانھ نو یکلو آیاں اُونہاں بے مقصد چکر لا رہیو ہے۔ ہم تے خواہ مخواہ اس کا اسمان ور چمکن نانھ اس کو اچو ہونوں سمجھ رہیا تھا۔ وہ تے دراصل اس کو زوال تھو۔ اس وقت یو دھِنہ اپنی کسے وی راہ نانھ مخصوص نہیں کر سکے تھو۔ اس نانھ کوئے پتو نہِہ تھو کہ وہ رِکت ہے لیکن دیکھو وہ اپنا رستہ نانھ پا گیو اس ویلے یو دھِنہ ڈُب رہیو ہے۔ کیوں جے یو اسمان کا نویلا پن تے پُہل پلیکھیاں نے اس نانھ کافی کجھ سکھا دِتو اس کو ڈُنو اس گل کی ضمانت ہے۔ جے اس نے حقیقت کو رستو اپنا لیو۔ جمال ڈُبتا دھِنہ آلے پاسے اشارو کر کے ثریا نانھ کہہ رہیو تھو۔

''جمال تیریں گل ویلو گذرن کے نال نال سمجھ توں نا قابل بنتی جا رہیں ہیں۔ ہوں تے کھُلی ڈُلی خبراں ور بھروسو رکھوں۔ میرے سامنے سونو سونو ہے تے مِٹی مِٹی۔ ہوں مِٹی کے اندر چھپیا وا سونا نانھ دیکھن کی فضول کوشش کدے نہیں کر سوں نہ ہوں کدے سونا نانھ مِٹی کو ناں لے کے ٹھکراؤں گی'' ثُریا نے کہیو۔

''اس واسطے تاں جے ہوں چاچا کی نظراں کے سامنے لٹے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جاؤں'' ثُریانیکہیو۔

''چاچا۔چاچا۔چاچا ہوں یو دیکھ رہیو ہاں کہ پچھلا کئی مہیناں توں تم چاچا چاچا کی رٹ لا رہی ہے۔توں بھُل گئی کہ تیرا چاچا نے تِنا کتنی تکلیف دِتیں۔تِناں کِتنوں دُکھ پَچایو، تِناں تیرو چاچو مارے تھو تے تیرا اتھروں میری ماں صاف کرے تھی۔اج ماں بیمار ہے تے توں توں'' جمال نانھ غصو آ گیو۔اُس کو چہرو رَتو لال ہو گیو

''جمال تِناں خواہ مخواہ غصو آ گیو۔ہو تے ایویں چاچا کی گل کروں تھی لے ہوں اپنا کن پکڑوں۔مِناں معاف کر۔'' ثریا نے اپنا کن سچ مُچ پکڑ لیا۔اُس نانھ اپنی غلطی کو احساس ہو گیو۔

جمال تھوڑی دیر توڑی ایویں ثریا در دیکھتو رہے۔آہستہ آہستہ اُس کا چہرہ کی سُرخی تھمن لگی۔

''ثریا ہور اج تِناں اپنی زندگ کو سب توں قیمتی تحفو دینا چاہوں ،اج ہوں تِناں واہ امانت دینا چاہوں جہڑی میری ماں نے مِناں دِتی ہے'' اس کے نال ہی جمال نے اپنا چِنتا وِچوں وہ لاکٹ (ہار) کڈن لگو جہڑ واس کی ماں نے دِتو تھو۔

ثُریا چُپ چاپ جمال کے پاسے دیکھ رہی تھی۔

جمال نے اپنی جیب (چِنتا وِچوں) وہ ہار کڈھیو وہ معمولی پیتل کو ہار تھو۔جمال اس ہار نانھ ثریا کے سامنے لہران لگو جھیل ڈل کی رَتی سطح ور وی اس ہار کو عکس چِل مِل کر رہیو تھو۔''ثریا یو ہار معمولی پیتل کو ہار ہے،سونا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چاندی کو ہار نہیں، لیکن یو میری ماں کو تحفو ہے۔ اس مانھ میری ماں کی دعا چھپیں ویں ہیں۔ اس واسطے اس توں بدھ کائے ہور چیز میرے سامنے قیمتی نہیں ہے۔ میری ماں نے کہیو ہے کہ ہون یو ہار اپنی بہُٹی نانھ لواوُں۔ میری محبت کی بُٹّی تے تون ہی ہے۔ ہوں ہر ویلے تے ہر گھڑی تیرا رواں نال تے آرزوان نال رتا لال جوڑا (سوٹاں) مانھ سجا تو رہوں یو پیتل کو ہار تناں پیش کرن ویلے مناں اتنی خوشی محسوس ہو رہی ہے جتنی خوشی شاہ جہان تے تاج محل نانھ اپنی محبت نال پیش کرن ویلے مسوس ہوے گی۔ ہوں خوش ہاں کیوں جے توں میرہ نال ہے میرے ور تیری محبت کو سایو ہے اس توں علاوہ مناں کُجھ نہیں کہنوں چاہیئے اصلی خوشیں ہی منزل ہیں۔ مگر کافی نادان لوک ان خوشیاں نانھ اپناں پیراں کے مُنڈھ مل کے انہاں کی تلاش مانھ پھر تار ہیں جمال نے ثُریا نانھ کہیو"

ثریا جمال کین اکھاں مانھ چھپی محبت کی سچائی مانھ کھون لگی۔ واہ سوچن لگی جے کہ یاہ ہی سچائی اس کی منزل ہے۔

آ ثُریا میرے نیڑے آجا ہوں پاناں ہتھاں نال تناں یو ہار پاوُں گو" جمال نے اس نانھ کہیو۔

"ثُریا اس کے نیڑے آ گئی مُچ نیڑے" مال اس کے اُپر جھک گیو اس نے ہلیں ہلیں ثریا کی گردن نال محبت کو ہار بدھ دِتو۔

"جمال ثُریا کا دِل توں محبت کی سسکی اُبھری

"جمال کا پتلا ہونٹھ ثریا کا لال ہوٹھاں مانھ مِل گیا۔ جھیل ڈھل کیں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گہرائیں انہاں نانھ اپنی جھولی مانھ ڈھکن واسطے مچلن لگیں۔
دھنِہ بلیں بلیں ڈُبن لگو محبت کی پہلی ملاقات اندھیری بانہوان مانھ
دم توڑن لگی۔
اس واقعہ توں بعد حالت تیزی نال بدلن لگی۔ خظر کھانڈے اپنا کہر کا
سارا آدمیاں سمیت سوپور چلیو گیو وے سارا اُت سلام کی عالیشان کوٹھی مانھ
رہن لگا۔ سلام کی شان تے شوکت سونا کی چمک دمک ثریا نانھ اپنے پاسے
کھچن لگی۔ جس طرح مقناطیس لوہا کا ٹوتا نانھ اپنے پاسے چھکے۔ ہر شام
نانھ سلام سونا کی ایک پیارو سیٹ ثُریا نانھ تحفہ مانھ پیش کرے تھو۔
جمال کو د، تو وہ پیتل کو ہار سونا کا پیارا زیور کے مُنہ دین لگو ہُن ثریا
وی محسوس کر رہی تھی کہ اس کو حسن نکھر آیو ہے اس کو دِل کئی بار جمال نانھ
مِلن واسطے مچلن لگو۔ واہ جمال کے سامنے اپنا حُسن کو مظاہرو کرنو چاہوے تھی
تاجے جمال محبت بھریا مٹھا لفظاں مانھ اُس کا حُسن کی تعریف کرہ مگر واہ
جمال کے سامنے جان کی ہمت نہیں کر رہی تھی۔ ثریا سلام کا تحفہ قبول کر کے
جمال کی محبت کے نال تو کھو کر رہی ہے سلام کو مقصد کُجھ ہور رہے۔ ثریا کو ضمیر
کئیں بار چیک اُٹھے تھو۔ مگر ثریا نے ہر بار ضمیر کی اُس آواز کو گاٹو گُٹ دِتو
ثریا نانھ سلام کی دولت مانھ اُس کی شان تے شوکت مانھ اپنوں خوبصورت
خواب نظر آوے تھو۔ اُن خواباں مانھ اک ہی کمی تھی وای تھی جمال کی۔
جمال تے یاہ ساری دولت کدے اکٹھی ہوتی تے ثریا اپنا آپ نانھ دُنیا کی
سب توں خوش قسمت عورت سمجتی مگر یاہ گل بنی مشکل تھی۔ جمال پیسہ پیسہ کو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

محتاج تھو پہلاں اُس کی ماں کپڑا سٹیر سیٹر کے گھر کو گزارو چلاوے تھی اُس کا بیمار ہون توں بعد وہ زریعو وی نہ رہیو۔ ہُن جمال کے کول غریبی تے سڑیاں تے سُکیاں روٹیاں کے بغیر کُجھ نہیں تھو۔ جدوی سلام کی شاندار حویلی مانھ کئی خوبصورت شاہانا بستر ورسون کا خواب ثریا جمال کے نال ساری زندگی گزارن کے متعلق سوچ رہی تھی۔ تے اُس نانھ پُکھ دور پیچ تے اتھواں کے بغیر کُجھ نظر نہیں آ رہیو تھو۔ غریبی تے ثربانے نکی عمر مانھ دیکھی تھی۔ مگر سلام کی دولت نانھ اُس نانھ زندگی کی حقیقتاں توں واقف کراؤ کدے چریا کا پیر مانھ کنڈو چُبھ جاتو تے ڈکٹراں کی قطار لگ جئے تھی۔ جمال کی ماں کئی مہینہ تون بیمار تھی تے جمال اُس واسطے اک کمپوڈر کو انتظام نہ کر سکیو۔ یاہ گل سوچتاں سوچتان ثریا جمال توں کافی دور ہوتی جا رہی تھی۔ تے پنجاہ سال کو بُڈھو سلام اُس کے نیڑے آ رہیو تھو۔

سرینگر مانھ جمال واسطے ثریا کی جُدائی نا قابل ہوتی جا رہی تھی وہ اپنی پہتی توں باہر بار بار خظر کھانڈے کے پاسے دیکھے تھو۔ مگر اُت دروازہ ورلگو وہ جندرو اُس کو مزاک اُڈار ہیو تھو ثریا چھٹ ہی مُڑ آوے گی۔ جمال خود ہی اپنا آپ نانھ تسلی دے رہیو تھو۔ تیاڑہ ہفتاں مانھ بدلن لگا تے ہفتا مہناں مانھ مگر ثریا مُڑ کے نہیں آئی۔ جمال کی ماں کی بیماری مانھ دِنوں دِن بادو ہور ہیو تھو۔

"بچہ مرن توں پہلاں میری اک ہی خواہش ہے کے تناں مہراج بنیو وہ دیکھ لیوں ماں نے اُمید بھری جمال نانھ اک دِن کہیو۔ ماں اج توں ہزاران سال توڑی جیتی رہ گی۔ اجے تھاری عمر ہی کے ہے۔ جمال اپنی ماں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نانھ تسلی دین لگو۔ ''نہیں جمال مَناں پتو ہے کہ میرا مرن کو ویلو مُچ نیڑہ آ گیو ہے ہوں اپنی اکھاں کے باندے اپنی بو نانھ دیکھ کے مر جاوَ۔ تے مِناں تسلی وے گی۔ اس کی ماں نے اس نانھ کہیو، ماں اک گل کہوں جمال نے بیمار ماں نانھ کہیو۔

''ہاں کہہ بچہ'' فاطمہ نے کھنتاں کہیو۔ ماں میں تھاری بہو نانھ لوڑ لیو ہے۔ جمال نے پہلی وار اپنی ماں نانھ کہیو۔

''سچ لاگر فاطمہ کا چہرہ ور خوشی کا آثار ظاہر ہویا۔

''ہاں ماں ہوں ثُریا نال بیا کرن آلو ہاں۔ جمال نے کہیو۔

''آ جمال ہوں تیرا متھا ور پیار دیئوں'' ماں نے اُمید آلی آواز نال کہیو تے نال نال ہی جمال کا سِر نانھ پکڑ کے نیڑے آنیو تے اُس کا متھا ور اک محبت بھریو پیار دِتو۔

''چل بچہ ہوں اج اسے ویلے ثُریا کے گھر جا کے اُس نانھ اپنے واسطے منگوں گی۔ نکاہ جلدی پڑ لینو فر دیر ہو جئے گی تے میری اُمید میرہ نال ہی قبر مانھ دفن ہو جئیں گی۔ ماں نے کہیو۔ ''مگر ماں وے تے سوپُر گیا واہ ہیں۔ پچھلا کئی مہناں توں مُڑ کے نہیں آیا۔ جمال نے کہیو۔

بچہ توں جانے سوپور مانھ وے کِت رہتا ویں گا۔ ماں نے جمال نانھ پچھیو۔ ماں میں سنیو ہے سوپور مانھ اک بڑو سرمایا آلو آدمی سلام ثریا کا چاچا خظر کھانڈے کو پیارو دوست ہے وے سارا اُس کول رہتا ویں گا۔ جمال نے جواب دِتو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

"تے چل جمال ہم اُتے چلاں ہوں مُچ اڈیک نہہ کرسکتی فاطمہ ضد کرن لگی۔

"نہیں ماں اتنی جلدی کے ہے تم تھوڑی جی بَل تے ہو جاؤ فر ہم اُت جاں گا۔ جمال نے کہیو۔

جمال ہوں اج توڑی تیری ہر ضد پوری کرتی آئی ہاں اج تِناں میری ضد پوری کرنی وے گی اج ہم دوئے سوپور جاں گا۔ ہوں اپنی بہو ثریا نانھ اپنے نال لے کے آوَ گی۔ فر دیکھیئے جمال ہوں خوشی مر جاوَ گی"

ماں نے جمال نانھ کہیو۔

جمال ماں نانھ روک نہ سکیو اُس کو دِل وی ثریا نانھ مِلن واسطے تڑف رہیو تھو۔ دوجے تیاڑے ماں تے بچو سوپور جان آلی بس مانھ سوار ہو گیا۔ سوپور مانھ سلام کو پتو انہاں نانھ جلدی ہی لگ گیو۔ وے سلام کی کوٹھی مانھ داخل ہویا جیسا ہی اندر بڑیا اُن کی نظر خظر کھانڈے ور پئی۔ وہ اُن دونہاں نانھ اس طرح کوٹھی مانھ داخل ہوتاں دیکھ کے حیران ہو گیو۔ اُس کو چہرو اُدوس ہون لگو وہ دوان توں اولے ہو کے نسن آلو تھو کہ جمال کی آواز اُس کا کنان تک جا پُجی

"چاچا جمال نے کہیو۔

ہاں ہاں، جی ہاں، تم دوئے اِت جمال توں اِت کس طرح تے کیوں کد خظر کھانڈے کی زبان کم نہیں کر رہی تھی اجاں خظر کھانڈے ان نال گل کر رہیو تھو جے اندر برانڈا توں اک ادھ کھڑھ عمر آلو بزرگ آدمی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سامنے ہویو اُس کا کپڑا اُس کا چلن کو ڈھنگ تے اُس کا بولن کو انداز کو دہی اُس کی واقفیت کروار ہیو تھو کہ وہ ہی خوجو سلام ہے۔

''کون ہیں یہ دوئے'' سلام جمال اُس کی ماں نانھ دیکھ کے خظر کھانڈے نانھ کہن لگو

''یہ یہ ہاں یہ تے شہر مانھ مہارا گوانڈی ہیں نیڑے کا، ہم نیڑے نیڑے راں خظر کھانڈے میرو مطلب جے انہاں کو مکان مارا مکان کے نال ہے۔ خظر کھانڈے کا مُنہ ور جھڑی گل آ رہی تھی وہ ہی کہہ رہیو تھو۔

ٹھیک ہے اُنہاں نانھ اندر لائیو۔ ان کی عزت کرو۔ ہمناں مبارک باد دین واسطے آیا وین گا۔ یہ مہارا مجمان ہیں۔

''سلام شہنشاہی انداز مانھ گل کر رہیو تھو۔ ثریا کو ناں مُنہ توں سُن کے جمال کا بدن مانھ گُجھ چر توڑی اگ لگ گئی

''کون وے یو آدمی میری ثریا کو ناں زبان ورلیان آلو۔'' جمال کا ذہن توں اگ کا شہلا اُچا ہون لگا مگر فر سلام کی عمر کا بارہ مانھ سوچ کے جمال نے کائے گل نہ کی فر وی اُس نے تیز نزاں نال سلام نانھ دیکھ لئیو۔ سلام اُنہاں کی تیز نظراں نانھ برداشت نہ کر سکیو تھوڑی دیر اُس نے اپنا سارا بدن مانھ کبراہٹ محسوس کی مگر فر وہ دوبارہ سمبھل گیو۔

''آؤ تم دوئے آؤ، اندر آؤ'' سلام اُنہاں نانھ اندر اپناں کمرہ مانھ لے گیو اپنا کمرہ توں ہی سلام نے آواز دِتی، سلام کی آواز نال ثریا دوڑتی آن لگی۔ جیسی ہی ثریا دوڑتی آئی ثریا کا قدماں کی آواز دروازہ کے نیڑہ آ رہی تھی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال کا دِل کی دھڑکناں مانھ بادوہون لگو۔

فِر اچانک ثریا کمرہ مانھ داخل ہوئی خوبصورت ثریا جوان واہ مستی نال بر پور کمرہ مانھ جمال تے فاطمہ نانھ دیکھ کے واہ ڈرائنگ کمرہ کا براڈہ مانھ آ گئی

''ثُریا جمال کا مُنہ توں محبت کی پُکار نِکلی یاہ پکار دِل کی ڈُنگائی توں نکل کے آئی تھی اس مانھ جدائی کی تڑف تھی محبت کی خوشی تے عشق کی چمک تھی۔ اس کا بولن مانھ عبادت کو اثر تھو بندگی کو سنہیو وی تھو۔

ثریا انہاں دونہاں نانھ دیکھ کے مُڑ جانوں چاہوے تھی مگر اُس کا قدم حل ہی نہیں رہیا تھا

''بچی آ میرہ کول آجا'' جمال کی ماں نے بلائی

''ثُریا خطر کھانڈے کہہ تھو یہ دوئے اس کا گوانڈی ہیں تم نال نال رہیں ویں تھا'' سلام نے جمال تے ثریا در انگلی کو اشارو کرتاں مانھ کہیو۔

جمال نانھ ثریا نال گل کرن کو یو طریقو چنگو نہہ لگو وہ اپنی زبان بند نہ رکھ سکیو۔

تم درمیان مانھ بولن کی تکلیف گوارہ نہ کرو میری ماں ثریا نانھ چنگی طرح جانے' جمال نے سلام کی اکھاں مانھ اکھ باہ کے کہیو۔ اکھاں کی تیزی توں گھبرا کے سلام نے اپنے نظر دوجے پاسے پھیر لیں۔

''بچی اج ہوں تِناں اپنی بہو بنا کے اپنے گھر لے جاوَ گی'' جمال کی ماں ثریا نانھ کہیو۔

''کے؟ خطر کھانڈے تے سلام کی آواز اک ساتھ اُبھریں۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''نہیں ثریاں اپناں دونہاں کناں ور ہتھ رکھ کے اُچی آواز مانھ بولی نالے وا کمرہ بچوں باہر نِکل آئی

''نہیں، نہیں، نہیں۔ ثریا کی آواز کی گھونجھ مُچ دیر توڑی کمرہ مانھ گُنجتی رہی جمال تے اس کی ماں کی سمجھ مانھ کُجھ نہیں آرہیو تھو۔ ثریا کا نس جان توں بعد کمرہ مانھ ویرانی تے خوف چھا گئیو۔

بہادر، گفارا، مشتاقا، سلام نے اک ہی ساہ مانھ کئی ناں لیا۔ یا آواز سنن ساتھ ہی ترے پہلوان جیا آدمی چھٹ ہی کمرہ مانھ پُجھ گیا۔ جمال کے فاطمہ کے پاسے اشارو کر کے سلام غصہ مانھ گرجتاں بولیو۔ ''ان دومنگن آلاں نانھ اس کوٹھی کا بڑا ایٹ توں باہر تھک سٹو۔ اُن کا مُہناں ور تھک کے اُنہاں نانھ کہ دیو جے ثریا سلام کی بُٹی ہے۔ سلام نال باز ابطہ طور ور اُس کو بیاہ ہو گیو ہے۔ سلام کی بُہٹی کے پاسے کدے فِر دوبارہ ان ذلیل لوکاں نے دیکھن کی کوشش کی یا اس کا بارہ مانھ گل کرن کی جرت کی تے یہ لوک آرام نال شہر مانھ نہہ جی سکسیں۔ انہاں نانھ اتناں مارو جے یہ سلام کا کہر مانھ سلام کی بُہٹی نال گستاخی کرن ور پوری زندگی پچھتا تا رہیں۔ یاہ گل کہہ کے سلام کمرہ بچوں باہر نِکل گئیو۔ خظر کھانڈے وی اُس کے نال اُٹھ کھلو رہیو۔

سلام کی گل سُن کے جمال کو سر چکرا گئیو۔ نالے اُس کا ذہن تے دماغ مانھ اک توفان جو پیدا ہو یو۔ جس طرح کِسے نے بارود کو اک پہاڑ جمع کر کے اُس کے اندر رکھیو تھو۔ تے سلام کی گلاں نال اُس مانھ اچانک اگ لگ گئی۔ اُس کو سِر پھرن لگ پئیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سلام کا ترے گُنڈا اُس نانھ تے اس کی ماں فاطمہ نانھ زور نال تِکاہ دین لگا جمال سوچن سمجھن تے جگڑو کرن کی ساری طاقت کھو چکیو تھو۔ گُنڈا اُس نانھ تے اس کی بُڈھی ماں فاطمہ نانھ کسیٹ رہیا تھا تے وے کُجھ وی نہہ کر سکیں تھا اندر ثریا نے یہ آواز سُنی۔ واہ باہر آ گئی تے اس نے دیکھیو کہ سلام کا گندا اُنہاں دونہاں نانھ لت مار مار کے پتھر کی سیڑیاں توں بُن ٹہار رہیا تھا۔ اس نے چاہیو کہ واہ دوڑ کے اُنہاں نانھ تریاں گنڈاں کولوں چھڑکا لئے جمال کا گاتا نال لگ کے اپنا گناواں کی معافی منگے واہ واپس جمال کے نال جانوں چاہوے تھی اپنی کھوئی وی جنت مانھ فِر توں بسان کی خواہش اُس کا دِل مانھ پاسو بدلن لگی اس ویلے واہ پنجاہ سالہ بُڈھا سلام کی بُہٹی بن چکی تھی۔ واہ فِر گئی تھی سونا تے چاندی کا پنجرہ مانھ قید ہو چُکی تھی باہر براندا کی آ کری سیڑی ور بہادر نے اک زور آلی لر جمال کا جسم ور مار کے اُس نانھ ٹہا دِتو تے جمال بغیر کسے آواز کے ٹُلے پاسے لڑکتو چلیو گئیو۔ ثریا یہ منظر دیکھ کے بے اختیار چیخ اُٹھی۔

''گفارہ یہ کہ وحشیاں ہاروں اس نانھ مار رہیا ہیں'' ثریا نے کہیو۔

''او ثریا یرو دِل کتنو نرم ہے مگر کیا تِناں اس گل کو احساس نہہ کہ ان نیچ لوکاں نے تھارا محل مانھ آ کے تھاری بے عزتی کی تون تے شہزادی ہے نیچ لوکاں نانھ برا رویہ کی پوری پوری سزا ملنی چاہیئے تان جے یہ عائندہ باعزت لوکاں کی عزت کرنی سکھیں''

سلام نے یاہ گل کہہ کے ثریا کا لک کے آسے پاسیں اپنی بانھ لپیٹ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیں تے اس نانھ اپنے نیڑے کُٹ لیو۔

ثریا کو سارو وجود ہلن لگو۔ واہ اپنا آپ نانھ سلام کی پکڑ توں چھڑ کا کے کوٹھی کے اندر نس گئی اک باتھ روم کے اندر بڑ کے اس کو دروازو اندر توں بند کر لیو تے زور زور نال رون لگی۔ واہ اپنا آپ نانھ بُرو سمجھن لگی ماتم کرن لگی اس لالچ ور جس نے اس نانھ جمال توں دور کیو واہ خود اپنی نظراں مانھ بے قدری ہو گئی۔ اُس کو ضمیر بلا بلا اُس نانھ کوس رہیو تھو۔ اُس نے معصوم جمال کی معصومیت کو خون کیو۔ اپنو جسم اک بُڈھا آدمی کے حوالے کیئیو۔ کیوں جے اُس کے کول سونا تے چاندی کو خزانوں تھو۔ تے جمال کے کول کُجھ وی نہ تھو۔ صرف دولت واسطے اس نے محبت نانھ نیلام کیئیو، سلام نے جو سلوک جمال تے فاطمہ نال کیئیو اس نانھ تک کے واہ کم گئی معصوم جمال نے ثریا کو دو جو روپ دیکھ کے کلو بن گئیو تھو۔ اُس نے مُنہہ توں کُجھ نہ کہئیو۔ ثریا کا دِل مانھ موجود سارو پیار سلاب بن کے جوش مارن لگو۔

اُف میں کِتنوں بڑو گناہ کیو، میں کسطرح اپنا جمال نانھ کھو دِتو کس طرح اپنا ضمیر اپنا ایمان اپنوں پیار اپنوں جسم بیچ دِتو۔ سونا کا ٹکڑاں کی خاطر میں یو تو کھو جمال نانھ نہ بلکہ اپنا آپ نانھ کیو" ثریا اپنا بال پٹن لگی اس نانھ چارہ طرفوں جمال ہی جمال نظر آ رہیو تھو اُس کو سِر پھرن لگو۔ تے وا با تھروم مانھ بے ہوش ہو گئی۔

باہر سلام کا گنڈا نے جمال تے فاطمہ نانھ بیٹ توں باہر تھک کے برو گیٹ بند کر دِتو۔ جمال کا جوان جسم ور زخماں نال خون کی مہندی لگی تھی تے اُس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی بُڈھی ماں کو چہرو چِٹو سفید ہو گئیو تھو۔ وے دوئے کافی دیر توڑی اُتے پیار رہیا۔

جد جمال نانھ ہوش آیو وہ اک نیرا کا ہسپتال مانھ موجود تھو۔ وہ چوہاں طرفوں حیران تے پریشان اکھاں نال دیکھن لگو اس کی سمجھ مانھ کُجھ وی نہہ آرہیو تھو مگر چھٹ ہی اُس نانھ سارو کُجھ یاد آ گیو "ماں" جمال کی چیخ نکلی وہ اپنی ماں نانھ چوہیں پاسیں لوڑن لگو

"ہمناں افسوس ہے جے تیری ماں کل رات فوت ہو گئی نیڑہ کھلی وی اک نرس نے اُس نانھ یاہ خبر سنائی، جمال کا سارا بدن کی رگ اکڑ گئیں خون کی رفتار مانھ وی تھوڑو بادو ہو گئیو اس کا نک کی نالیاں بچوں خوں اُبھل اُبھل کے باہر آن لگو۔ "ماں" جمال اک چیخ مار کے فر بے ہوش ہو گیو۔

ثریا نے وی کئیں دِناں توں بعد جد جمال کی ماں کا مرن کی خبر سُنی تے واہ مُچ روئی لیکن سلام نے مار مار کے اس نانھ چُپ کرا دِتو۔

سلام تے اک وحشی آدمی تھو اُس کے نال بیاہ کر کے ثریا ظلم کی اک چکی مانھ پِس گئی۔ سلام اس چکی مانھ اُس نانھ پیس رہیو تھو۔ واہ ہر گھڑی تے ہر پل اپنا کیا ور پچھتا رہی تھی اس کا چاچا خظر کھانڈے نے سلام کولوں بٹو ریا تے کدے دور چلے گیو۔ اُس توں بعد خظر کھانڈے نے اُس نانھ اپنو مُنہہ نہہ دسیو ثریا کی اکھ ہر پاسے جمال کی لوڑ مانھ تھیں واہ چوری چھپے ہر کسے کولوں جمال کا بارا مانھ پچھے تھی۔ لیکن جمال کو کوئے پتو نہ مِل سکیو، سلام کا گھر توں بے عزت ہون توں بعد جمال نے ست سال اس نانھ اپنوں مُنہ نہ دسیو فر اچانک ست سال توں بعد جمال باندے آیو مگر وہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہُن ثریا کو معصوم جمال نہہ تھو بلکہ ماک خون کرن آلو درندواک قاتل۔
ثریا گم سُم کمرہ مانھ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ اُس کی اُمیداں کو سہارو جمال کس طرح درندو بن گیو۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پنجموں حصو

ڈاکٹر جیلانی کی کلینک مانھ بیماراں کی کافی تعداد جمع تھی سارا بیمار لوک گراں کا سِدھا سادا تے معصوم لوک تھو کوئے ترال توں آئیو تھو کوئے بڈ گام توں، تے کسے نے ہندواڑا توں اس ڈاکٹر کے کول آن کو ارادو کیو تھو۔ سویرے سادا اٹھ بجے توں ہی بیماراں کی اک لمی قطار دُکان کے باہر جمع ہو گئی تھی سادا یاران بجے جد بیماراں کی تعداد زیادہ بدگئی تے ڈاکٹر جیلانی تشریف لے آیا۔ اس کے نال اس کو ایسسٹنٹ تے دو جا نوکر وی تھا بیماران انانھ اک اک کر کے اندر بلایو جا رہیو تھو۔

ڈاکٹر جیلانی شہر کو مشہور تے نامی ڈاکٹر تھو۔ مگر وہ واحد اک ایسو ڈاکٹر تھو جس کی فیس بڑی کھٹ تھی وہ ہر وک بیمار کولوں صرف دس روپیہ فیس کا طور ور وصول کرے تھو جد کہ شہر کا دوسرا ابرا بڑا ڈاکٹر چالی پنجاہ توں کھٹ فیس وصول کرنی اپنی شان کے خلاف سمجھیں تھا۔

شہر مانھ ہر بیمار توں زیادہ توں زیادہ فیس وصول کرنی ہر بڑا ڈاکٹر

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اپنا مقصد بنایو تھو۔ بیمار نانھ جلدی ٹھیک کرنوں اِتنوں ضروری نہہ سمجھیں
تھا وے ڈاکواں ہاروں بیماراں نانھ دونہاں ہتھاں نال لُٹیں تھا۔ بیمار کی
بیماری نانھ بدھا کے مشکل بنا کے وے ہر بیمار نانھ اسے طرح اپنا پنجا مانھ
پھساویں تھا جس طرح اک ببوا کا جال مانھ کیڑو پھس جائے۔ گراں کا
سِدھا سادا لوکاں کول اتنی طاقت کِت تھی جے وے شہر کا کسے بڑا ڈاکٹر کول
جیں۔ اس ور عجب گل یا ہے جے نواں توں نواں ڈاکٹر وی گرائیں لوکاں
نانھ اپنے کول کہٹ کھلن دیں تھا۔ جد کسے نواں ڈاکٹر کی نوکری کسے گراں
مانھ وے تھی تے وہ کدے اپنی ڈیوٹی ور نہہ جئے تھو۔ صرف تنخواہ لین آلے
تیاڑے دفتر مانھ جئے تھو۔ تے باقی وقت شہر کا بڑاں براں ہوٹلاں مانھ
زارے تھو۔ گرائیں لوک ڈاکٹر لی لوڑ مانھ جد سرینگر پجیں تھا تے اُن کے
کول ڈاکٹراں کی بڑی فیس واسطے پیسا نہہ ویں تھا شاید گراں آلا کی یاہ
مجبوری دیکھ کے ہی ڈاکٹر جیلانی نے اِت دُکان کھولن کو فیصلو کئیو تھو۔ وہ پچھلا
تریاں سالاں توں بڑی کامیابی نال یو کم کر رہیو تھو۔ تے اُس کی ڈاکٹر کی
دُکان زیادہ تر گرائیں لوکاں نال پھری رہ تھی۔ ڈاکٹر جیلانی پہلاں ڈاکٹر
اسلم خان کول اک معمولی نوکر تھو فِر وقت کے نال نال ڈاکٹر اسم خان نے
اُس نانھ اپنوں ایسٹینٹ مقرر کئیو کیوں جے ڈاکٹر اسلم بڑو ذہین تھو اس
واسطے اُص نے خود وی بیماراں کو علاج کرنوں سکھ لیو۔ ڈاکٹر اسلم خان کا مرن
توں بعد ڈاکتر جیلانی نے اس کی دکان ور وی جہڑی لال چوک مانھ واقع تھی
ور قبضو کر لیو۔ دکان حاصل کرن توں بعد اُس نے خود ڈاکٹری کم شروع کرن
کو فیصلو کیو۔ روپیا خرچ کر کے تے اثر رسوخ کی مدد نال کہر بیٹھاں آر ایم پی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کی ڈگری حاصل کی جس کی بِناوروہ معمولی کم چلا سکے تھو۔

اس نے اپنا ناں کے نال ڈاکٹر کولقب وی جوڑ دِتو تے کِسے کوئے اعتراظ نہ کیو۔ عام لوکاں نے اس کی بڑی دکان دیکھ کے اک ڈاکٹر کو ہی تصور کیو۔ پیسہ تے دولت کی زیادتی نے اس کی شخصیت مانھ چار چند لا دِتا اس واسطے اُس نانھ سِدھا سادا گرائیاں نانھ لُٹن کی سحولت ملے تھی۔ کیوں جے گرائیں لوک اس کی شخصیت تیں متاثر ہو کے اس کے سامنے بولن کی جُرت نِہہ کر سکیں تھا۔ ڈاکٹر جیلانی نے اپنی فیس بہت کھٹ رکھی تھی تے گرائیں سِدھا سادا لوک اس نانھ اک احسان سمجھیں تھا یاہ دوجی گل ہے جے ڈاکٹر جیلانی ان کا نخصہ مانھ غیر ضروری دوا لکھ کے اپنی دکان توں ہی خریدن ور مجبور کرے تھو۔ پہانویں ڈاکٹر جیلانی کا غلط علاج نال کافی عزیز جان زایہ ہوگئی۔ مگر کوئے اس کے خلاف آواز نِہہ اُٹھا سکیو ڈاکٹر جیلانی کول ہر آواز نانھ دبان واسطے کافی پیسہ تھا اثر تے رسوخ وی تھو ڈاکٹر جیلانی نانھ کدے زندگی مانھ کسے چیز توں زیادہ پیار تھو تے وے تھا پیسہ ، اِن پیساں نانھ حاصل کرن واسطے اس نے گراں کا سِدھا سادا لوک چُن لیا تھا ڈاکٹر جیلانی اج وی تاولو تاولو اک بیمار نانھ مکا کے دوجا بیمار ناھ دیکھن کی فِکر مانھ تھو۔

''بلایو دوجا بیمار نانھ'' ڈاکٹر نے چپراسی نانھ کہیو

اک نِکی عمر کی لڑکی کمرہ مانھ داخل ہوئی اُس کے نال اک درمیانی عمر کی عورت تھی اس عورت کا بال بکھریا وا تھا مُنہہ پیلو ضرد تھو تے ہوٹھ خشک تھا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''ہاں کے گل ہے'' ڈاکٹر نے اس عورت نانھ کہیو

ڈاکٹر صاحب یاہ لڑکی ،یاہ لڑکی یاہ گل کہہ کہ اس کی اکھاں بچوں

اتھروں ٹہس لوا

''آخر کے گل ہے اس کُڑی نانھ ڈاکٹر نے اس عورت نانھ پُچھیو''

''ڈاکٹر صاحب مِناں کُجھ کہن کی ہمت نہہ'' واہ عورت ہُن ہُدک ہُدک کے رو رہی تھی واہ اُس کے نال اک کچی عمر کی کُڑی تھی جس کی عمر چودہ سال وے گی۔ دونہاں نے ٹُٹا پھٹا کپڑا لایا وا تھا اُس عورت کا سِر ور قصابو وی تھو واہ کسے دور دراز کا گراں کی عورت تھی۔ اُس کے نال آلی کُڑی نے کشمیری فِرن لایو وہ تھو جھڑ وجگہ جگہ توں پھٹیو وہ تھو۔ اُس کا سِر ور کشمیری دوپٹو بدیو وہ تھو۔ لما چفرا فرن کے باوجود اُس کا پیٹ کوافا روصاف نظر آرہیو تھو۔

ڈاکٹر جیلانی نے اس کُڑی دَراک پر پور نظر پائی فِر لہر کا انداز نال اس گرائیں کُڑی نانھ غصہ مانھ کہیو۔

''دیکھ۔ اوہ عورت میرہ کول تیرہ واسطے فضول وقت نہہ جلدی کوہ کے گل ہے کے مرض ہے اس کُڑی نانھ ورنہ جا میرہ قیمتی ویلو ضائع نہ کر''

''نہہ ڈاکٹر صاحب مہارا اَور رحم کرو مہاری عزت بچاؤ'' واہ ڈاکٹر کا پیر پکڑ کے کہن لگی کے مرض ہے تِتاں کُڑی ڈاکٹر نے اس کُڑی نانھ سوال کیو۔

''کُڑی جواب مانھ کُجھ نہ بولی، اس نے اپنوں سِر نیوں کیو اُس کی اکھاں مانھ اتھروں تھا موتیاں ہاروں تے شرم حیا کے مارے اس کی زبان سُک گئی تھی''

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چلی جاؤ تم دوئے اِتوں میں مِناں دو جا مریض ناںھ دیکھن دیو ڈکٹر نے غرور تے نفرت نال اس ناںھ چڑکتاں ماںھ کہیو۔

''صاحب مہارا اور رحم کرو'' وا عورت ڈاکٹر کا پیراں ور جُھک کے زاروزار رون لگی۔

''آخر کیسو رحم'' ڈاکٹر نے سخت لہجہ ماںھ کہیو

''میری بچی کنواری ہے مگر ماں بنن آلی ہے'' اُس عورت نے کہیو

''کے'' ڈاکٹر نے حیرانگی نال کہیو

''ڈاکٹر جی اس ناںھ ماں نہ بنن دئیو تم کوئے ایسو آپریشن کرو جے یاہ ماں نہ بن سکے ورنہ ہم دوئے جیتے جی مر جاں گا مہارو کوئے نی ڈاکٹر صاحب خدا واسطے ہمناں بدنامی تے ذلت توں بچالیو۔ کدے گرائیاں ناںھ میری کُڑی کا بارہ ماںھ علم ہوگیو جے یاہ ماں بنن عالی ہے تے ہم دونہاں ناںھ مُنہ کلو کر کے گراں بچوں کڈھ دیں گا۔ ڈاکٹر صاحب'' واہ عورت ڈاکٹر کا پیراں ماںھ زاروزار رون لگی۔

''حرام زادی توں کس طرح یاہ گل کہن کی جُرت کرے کہ غیر قانونی کم کروں''

ڈاکٹر نے چیخ مار کے کہیو، تیری کُڑی فاحشہ ہے اس ناںھ چاہئے جے کِسے کوٹھہ ور بچہ ناںھ جنم دہ۔ ڈاکٹر نے صلاح دِتی۔

''نہہ ڈاکٹر صاحب اس ماںھ میری بچی کو کوئے قصور نہہ اس کی عمر دیکھو اجاں صرف باراں سال کی بچی ہے لیکن اس بچی کی تباہی کی ذمہ دار

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوں آپ ہاں میں خود اپنی بچی کی معصومیت تے شرافت نانھ ریزہ ریزہ کیو ، میں سلام کی چاپلوسی مانھ آ کے اپنی گُڑی نانھ اس کا جواناں کی حوس کو نشانوں بنایو۔ واہ عورت کہن لگی۔

کون سلام تے کون مہمان'' ڈاکٹر نے کہیو

ڈاکٹر صاحب سوپور کا بارہ مانھ کس نے نہہ سُنیو ڈاکٹر صاحب شہر مانھ وی اُس نے نشاط تے راج باغ مانھ بڑیں بڑیں کوٹھیں بنائیں ویں ہیں۔ سوپور کی کوٹھی مانھ ہوں اس کی نوکرانی تھی جد سلام نے پنجاہ سال کی عمر مانھ اک کم عمر گُڑی ثریا نال یاہ کیو اس ویلے مِنا اُت نوکرانی کو کم کرنو پئیو۔ فر سلام تے اُس کی بُہٹی شہر کی اک کوٹھی مانھ چلیا گیا سوپور کی کوٹھی کی ہوں نو یکلی حفاظت کروں تھی مِناں سو روپیہ ہر مہینے تنخواہ کا ملیں تھا۔ ہوں اس کوٹھی مانھ اپنی گُڑی کے نال رہو تھی۔ اُس بچی کے بغیر میرو کوئے نہہ تھو اج توں پنجھ مہینہ پہلاں سلام کو اک مہمان شہر توں آیو وہ اس کوٹھی مانھ ٹھہریو وہ اک برو منسٹر ہے غداری کے بدلے اس نانھ منسٹری مِلی تھی۔ ڈاکٹر صاحب تَم وی اُص منسٹر نانھ جانتا ویں گا اُس کو نانھ جو ہر صاحب بڑو لاغر پتلو منسٹر بالکل انپڑھ مگر ایسو ذلیل تے حیوان قسم کو آدمی کہ اس جیو آدمی میں کدے زندگی مانھ نہہ تکیو۔

اس کی عمر سٹھ سال توں زیادہ ہے اُس نے میری موجودگی مانھ کم معصوم بچی کی عزت لُٹی اُس نانھ پلا کے اس کے نال گناہ کیو اس حیوان نے اپنی بچی کی عزت وی اسے طرح لُٹی وے گی۔ قوم نانھ عزت تے قدر کو مقام

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوان آلا نے میری بچی معصوم کی عزت کے نال رج کے مُنہ کالو کیو۔ اک سازش کے تحت مِناں سلام نے چار تیاڑہ شہر مانھ روک رکھیو تے اُنہاں چونہاں دِناں مانھ میری بچی اُت نمیکلی تھی۔ جد ہوں مُڑ کے سوپور آئی تے اپنی معصوم بچی کی حالت دیکھ کے سب کُجھ پہل گئی۔ میں روروکے سلام نانھ یو ماجرو سنایو سلام نے میری بچی کی عزت منسٹر کے ہتھوں لٹّن نانھ میری بچی کی خوش قسمتی کہہ کے ٹال دِتو۔ ہوں روئی چلائی مگر سلام کا گھڑاکا مار کے ہسن کی آواز کے مُنڈھ میری آواز دب کے رہ گئی بدنامی کا ڈرتوں چُپ رہی گرائیاں نانھ سلام نے جوہر کا بارا مانھ کُجھ نہہ کہیو۔ اندر ہی نادر تڑفتی رہی اج اُس بدقسمت قوم کا رہبر کی بڑائی کو نشان میری بچی کا پیٹ مانھ جڑیو وہ ہے۔ ہوں اُس ورہن پر دو نہہ باہ سکتی ہُن ہوں کُجھ وی نہہ کر سکتی صرف تھارا اگے رحم کی درخواست کر سکوں تم ہی میری عزت بچا سکیں اللہ کے واسطے تم میر اور رحم کرو خدا کو واسطو ڈاکٹر صاحب۔

''سلام اس ویلے کِت ہے'' ڈاکٹر نے پچھیو

ڈاکٹر صاحب کیا تم نہہ جانتا ساری دُنیا نانھ پتو ہے کہ کسے فرشتہ نے اس ذلیل خون خوار درندہ کا جسم ٹکڑا ٹکڑا کر دِتا'' اس عورت نے کہیو۔

ڈاکٹر بڑی دیر تک سوچتو رہیو۔

''کے سوچ رہیا ہیں تم ڈاکٹر صاحب تاولا کُجھ کر لیو ورنہ ہم دوئے کِسے نانھ مُنہ دسن کے قابل نہہ رہساں۔ گراں آلا ہمناں سنگسار کریں گا۔ ڈاکٹر کدے تھاری بچی کے نال اس قسم کو واقعو پیش آتو تے کیا تم وی میری

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طرح تڑفتا؟ میرا ہاروں کسے ڈاکٹر کولوں رحم کی گدا منگتا'' اس عورت نے معصوم انداز مانھ کہیو۔

ڈاکٹر جیلانی کا ذہن مانھ فِراج اکی سال پرانوں واقعواُبھرن لگو جد اس کی لاڈلی اک ہی بچی شبنم وی اسے طرح بیاہ توں پہلاں حاملہ ہوگئی تھی وہ دُنیا کا ڈرتوں کمن لگو تھواس کا سوچن تے سمجھن کی طاقت ختم ہو کہ رہ گئی تھی۔ اس نانھ اس ویلے توڑی آرام نہ آیو جد تک اُس نے راز نانھ دفن نہہ کیو۔ کسے نانھ اس گل کی خبر وی نہ لگن دِتی اج اس عورت کی توائی اس نانھ وہ واقعو یاد کران لگی۔ لیکن فورن ہی ڈاکٹر نے اپنا ذہن ناں اک چٹکو دِتو وہ اس غریب گرائیں کُڑی کی برابری اپنی بچی شبنم کے نال کرانو چاہوے تھو بے شک شبنم نے اپنی جسمانی لزت کی خاطر خود سب کُجھ کیو تھو جد کہ اس معصوم بچی کی عزت تو کھہ تے چاپلوسی نال زبردستی لُٹ لی گئی تھی۔ لیکن چبنم اک اُچا کہر کی بچی تھی یاہ عورت گراں کی نے اس کی بچی کی عزت تے قدر کی قیمت کے جانے۔ کدے ڈاکٹر نے اس کُڑی کو ابارشن کیو تے ڈاکتر کی بدنامی وے گی۔

''نہیں ہوں اس کُڑی کی کوئے مدد نہہ کر سکتو'' ڈاکٹر جیلانی نے اپنوں فیصلو اُس عورت نانھ سنایو۔

''ڈاکٹر صاحب ہمناں بچاؤ'' واہ عورت عاجزی نال کہن لگی۔ چلی جاؤ اِتوں ڈاکٹر نے کہیو۔

''اِنہاں نانھ باہر کڈھو'' ڈاکٹر نے اپنا چپراسی تے اپنا ایسسٹنٹ نانھ بلا کے ہدایت دِتی۔ حکم کی تعمیل مانھ اُس عورت نانھ تِکا مار کے باہر

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کڈھیو اُس عورت نے گُڑی کا جان توں بعد ڈاکٹر نے فون کرنوں شروع کیو۔

ہیلو ایڈیٹر جہلم ٹائمز دوجے پاسے توں آواز آئی۔ ''ایڈیٹر صاحب کے حال ہے ہوں ڈاکٹر جیلانی بول رہیو ہاں میری چندہ آلی رقم کو چیک پُجیو تمناں'' اُس نے کہیو

''ہاں جی ڈاکٹر صاحب تھارا جیا قدر داناں نال مہاروا اخبار روز بروز ترقی کر رہیو ہے۔

ایڈیٹر نے جواب دِتو۔ ''ایڈیٹر صاحب اج اک نِکی جی خبر اپنا اخبار مانھ شائع کریو ڈاکٹر جیلانی نے کہیو۔

''میری قسمت تم حکم فرماویں تے ہم خبر شائع نہ کراں یاہ گل کس راہ ہو سکے تمناں یاد ہوے گو کہ پچھلا مہیناں مانھ گراں کو اک وفد تھارے خلاف بیان دین آیو تھو۔ کہ کئی آدمی جن کی زندگی پوری ہو چکی تھی تھاری غلط دوا نال مر گیا جس طرح وے خدا کا حکم نال نہہ مریا میں اُنہاں کی عقلاں کا بیان سنیا تے دوجے دِن اخبار مانھ موٹا حرفاں مانھ یاہ خبر چھپی کہ ڈاکٹر جیلانی مسیحِ زمانہ ہے ان کا علاج نال گراں کو اک آدمی موت کا مُنہ توں بچ نکلیو ایڈیٹر اخبار جہلم ٹائمز نے اپنوں احسان جتلا کے حساب کتاب برابر کر دِتو۔'' جی ہاں ایڈیٹر صاحب ہم تھارا احسان نانھ کدے نہیں بِھل سکتا ہمناں پتو ہے جے تم سچی دوستی کو ثبوت دے رہیا ہیں اس واسطے ہم تھارا اخبار کی ترقی واسطے چندو دینوں باعثِ فخر سمجھاں۔ ڈاکٹر جیلانی نے بالکل کاروباری نوعیت نما جواب دِتو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''اچھا ڈاکٹر صاحب کھڑی خبر اخبار مانھ شائع کرنی ہے'' ایڈیٹر نے مطلب کی گل کی۔

''ہاں یاہ گل لکھو جے ڈاکٹر جیلانی کی دکان ور اک گرائیں عورت آئی تھی جھڑی لڑکیاں کو ناجائز تھند و کر رہی ہے اس نے ڈاکٹر جیلانی نانھ پنجاہ ہزار روپیہ دے کے اس کے ذریعے ناجئز حمل نانھ ٹھان کی خدمت حاصل کرن کی کوشش کی۔ لیکن ڈاکٹر جیلانی نے اس ناجائز بپار مانھ اس کی مدد کرن توں صاف انکار کیو۔ ڈاکٹر صاحب نے واہ رقم اس کا مُنہ ور پھینک کے اپنی ایمانداری کو ثبوت دِتو یاہ گل کہہ کے ڈاکٹر چُپ ہو گیو۔

''واہ جیلانی صاحب واہ بڑی چنگی خبر ہے کل یاہ اخبار کا پہلا صفہ ور وے گی۔ اس کی سُرکی وے گی۔ ڈاکٹر جیلانی ایمانداری کو ثبوت پیش کر کے ایڈیٹر جہلم ٹائمنز نانھ کہیو۔

''شکریو ایڈیتر صاحب'' یاہ گل کہہ کے ڈاکٹر نے فون بند کر دِتو۔

''صاحب ڈاکٹر کا خاص ایسسٹنٹ نے یہ ساریں گل سن کے کُجھ کہنوں چاہیو۔

''کے گل ہے شمیم'' ڈاکٹر نے پچھیو

''ڈاکٹر صاحب واہ سونیا پرکاش اسے کم واسطے ہمناں پنجاہ ہزار روپیہ دے رہی ہے مہارو ناجائز حمل ٹھان کو کاروبار بڑا پیمانہ ور چل رہیو ہے۔ کدے سونیا پرکاش نے یاہ خبر پڑھ لی تے واہ آئیندہ مہار اور اعتبار نہہ کرسیں۔ ایسسٹنٹ شمیم نے اس نانھ کہیو۔

''واہ۔ واہ۔ واہ۔ ڈاکٹر جیلانی شیطانی طور ور اُچی آواز مانھ ہسیو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

فِر اپنا مددگار شمیم ناںھ کہن لگوا جے توں نا سمجھ ہے اس ناںھ خوش گپی کہین وین۔ اس خبر ناںھ پڑھ کے سونیا چُ خوش وے گی اسطرح سونیا کو ملنو جلنوں کسے کا دِل ماںھ شک پیدا نہہ کرسیں۔ ڈاکٹر نے شمیم ناںھ کہیو۔ اجے ڈاکٹر نے یاہ گل ختم کی تھی۔ کہ اک عورت دوڑتی دوڑتی کمرہ ماںھ داخل ہوئی۔ واہ درمیانی عمر کی عورت تھی۔ اس کا بال کٹیا وا تھا چہرہ کی چھڑیاں ناںھ اس نے پاوڈر سرخی نال چھپا لیو تھو پاوڈر سرخی ملن کے باوجود اُس کی چھڑیں اُڈیو وہ رنگ صاف نظر آ رہیو اس کی اکھاں ماںھ خوف نظر آوے تھو۔ اس ناںھ ساہ چڑیو وہ تھو واہ ہپھ ہپھ کر رہی تھی۔

"تم سونیا۔ تم۔" ڈاکٹر جیلانی۔ ڈاکٹر جیلانی۔ سونیا ناںھ اس حالت ماںھ کلینک ماںھ آتاں دیکھ کے ڈر گیو۔

"کے گل ہے سونیا سب ٹھیک ہے ناںھ" ڈاکٹر جیلانی نے اس ناںھ پچھیو۔ "ڈاکٹر کیا تم اس جمال ناںھ جانیں سونیا نے کبرائی وی آواز ماںھ کہیو۔

"جمال" ڈاکٹر اس ناں ناںھ سُن کے پریشان ہو گیو۔

"ہاں جمال اس آدمی نے فون ورہی ناں دسیو۔ اس نے مِناں فون ورائے ہُن تمکی دِتی وہ میرا کاروبار توں واقف ہے اس نے مِناں تھارے نال مِلن واسطے کہیو۔ کدے ہوں تمناں نہ مِلی تے وہ میرا گروپ ماںھ شامل ہر شریف زادی کو پردو فعاش کر شوڑے گو۔ سونیا نے اپنی پریشانی کو سبب ڈاکٹر ناںھ دسیو۔

"ڈاکٹر اجاں کُجھ کہن ہی آلو تھو کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''ہیلوڈاکٹر جیلانی سراس نے فون ور کہیو''

''ڈاکٹر تھاری کلینک وراک عورت آئی تھی اس کے نال اس کی بچی تھی جہڑی سلام جہیا گُتا نے اک منسٹر کا روپ مانھ خون خوار بھیڑیا کو شکار بنی تھی واہ تھارے کول آئی تھی اپنی نابالغ لڑکی کو حمل ٹوان تمنے ٹونیا کے ذریعے ہزاراں شریف زادیاں کُڑیاں کا حمل ٹھایا اس نانھ تہکا مار کے دکان توں باہر کڈھن کو تمناں کوئے حک نہہ دوجے پاسے توں آواز آئی۔

''کون ہیں تم'' ڈاکٹر نے دوبارہ پچھیو۔ ڈاکٹر واہ عورت فراپنی بچی لے کے تھارے کول آرہی ہے تم اس کو کم کردئیو۔

''کون ہے تو ڈاکٹر دوبارہ کہن لگو''

''سونیا نے تمناں میرو ناں نہہ دسیو دوجے پاسے توں آواز آئی۔

''جمال صاحب'' ڈاکٹر کی آواز مشکل نال سنگا توں باہر آئی دوجی طرف توں فراک زوردار ہسن کی آواز اُٹھی تے چھٹ ہی فون کٹے گئیو۔

...........☆☆☆...........

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھیوں حصو

خواجہ منزل کا گیٹ ور اک نیپالی دربان کھلو تھو گیٹ کے اندر خوبصورت باغ کے بالکل سامنے بڑی پیاری اُچی کوٹھی کمل کا پھُل ہاروں کھِلی وی تھی۔ باغ مانھ کئیں مُلکاں توں منگوایا وا خوبصورت رَتا، نیلا، چِٹا، گلابی، بنفشی غرض ہر رنگ کا پھُل چار پاسیں کھلیا وا تھا باغ کیا اندر وا اندر اک لمی شڑک کوٹھی کا بڑا براانڈی توڑی جا رہی تھی شڑک کے دوئیں پاسیں نیلا سرب نِکا بوٹاں کی اک خوبصورت کند کھلی تھی ان بوٹاں کی دیوار کسے خاص ماہر کا ھتھاں نال تراشی وی تھی۔ اس پیاری کند نے اس باغ کا حسن نانھ چار چند لا دِتا تھا۔ ہر پاسے سوہنی تے منموہنی خوشبو نکھری وی تھی باغ کے اندر دو چنار کا بڑا بوٹا اپنی شان نال کھلا تھا۔ پندہ کا جھنڈ ان خوبصورت چنار کی ڈالیاں ور بیٹھا وا گیت گا رہیا تھا۔

رشید تے سلیمہ نانھ باہر گیٹ ور کھلا نیپالی چوکیدار نے روکیو لیکن انہاں دونہاں نے خواجہ طارق نال مِلن کو ارادو کیو تھو۔ وہ ہی اُنہاں نانھ نکاہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کا بندناں مانھ ہمیشہ واسطے بن سکے تھو۔ نیپالی کا روکن نال وے دوئے رُکن آلا نہہ تھا وے دوئے کوٹھی کے اگے پچھے کھلی کندوروں چھال مار کے اندر داخل ہویا۔ اندر بڑن توں بعد وے باغ مانھ بنائی وی شڑک ور تیزی نل چلن لگا تے برانڈا توڑی جا پجیا دیواں خانہ کو درواز و بند تھو مگر دیوان خانہ توں گلاں کی آواز سُنی جا رہیں تھیں۔

اندر دیوان خانہ مانھ خواجہ طارق اپنا پورا رعب داب نال مخملی سراندو نال ٹیک لا کے لمو پیو وہ تھو سارا دیوان خانہ مانھ اک بڑو خوبصورت کالین ڈاہیو وہ تھو اس کالین کا ہوتاں وی خواجہ طارق کی مخصوص جگہ ور اک دو جونکو ریشمی غالیچو ڈاہیو وہ تھو۔ اس طرح مولانا کا بیٹھن کی جگہ اُچی نظر آوے تھی

دیوان خانوں اک بڑو لموں چھڑو کمرو تھو اس کمرہ مانھ پنجم سو آدمیاں توڑی اک ہی وقت سما سکیں تھا کمرہ کی کندو ی سنگِ مرمر نال بنیں وی تھیں چھت کے اُپر بڑی پیاری نقش نگاری کو کم بڑی محنت تے لگن کے نال کیو وہ تھو۔ دروازہ تے پیتیاں ور رنگ آلا ریشمی کپڑا کا پردہ لایا وا تھا۔ لمی تے چھڑی چھت ور جگہ جگہ قیمتی تے نازک روشنی کی کندیل سجی وی تھی۔ ے سب کُجھ طارق کی نفازت پسندی تے شوق کو نتیجو تھو۔ فنِ تعمیر کو اک بہترین نمونوں خواجہ کی بیٹی نے اس شیش محل مانھ پیرس، لندن تے جرمنی تے برابر ڑا شہراں کا بنیا وا میک اپ کا سامان جمع کیو تھو۔

اج کوئے مغل بادشاہ کدے زندو ہوتو تے خواجہ طاروقی کا رعب دبدبہ تے ستھراپن کی داد دین توں بغیر نہ رہتو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خواجہ طاروقی کی کوٹھی نواک اک کمرو اپنی مثال آپ تھو۔ ہر کمرہ کی خوبصورتی ور لکھاں کو خرچ کیو تھو۔ مگراج توڑی خواجیہ طاروقی اس توں تسلی بخش نہہ تھو۔ اجاں وہ اُس توں زیادہ دولت تے بڑاپن کو خواب دیکھ رہیو تھو۔ خواجہ کو تارو ہمیشہ قسمت کی بلندیاں ور چمکتو رہیو۔ اس خوشقسمتی نال اس خاندان مانھ جنم لیو جس کی جائیداد عزت تے شہرت تھی۔ خواجہ طاروقی کی خوش قسمتی اس گل نال تھی جے وہ خاندان کو ایکلو وارث تھو۔ اس جدتوں خواجہ اعلٰی کو منصب سمالیو اس کا خاندان مانھ دولت کو بعد وہو یو۔ جس طرح شداد نے دُنیا مانھ ہی جنت بنائی اسے طرح خواجہ نے جہنم کا شعلاں کا ڈرتوں پہلاں ہی جنت بنالی۔ فر کوٹھی چاڑن کو کم کیو۔ کوٹھی کی ہر اِٹ تے ہر پتھر ور معصوم تے سِدھی سادی عوام کا خون کی چھِنڈک لگیں ویں تھیں۔ معصوم لوک خواجہ نانھ پاک سمجھ کے اس کول دعا حاصل کرن واسطے آویں تھا۔

طاروقی مذہبی پرچارتوں علاوہ دوجا سماجی تے سیاسی کاروبار نال جڑیو وہ تھو۔ اس وجہ توں خواجہ کے کول وقت کی کمی تھی۔ ہفتہ مانھ چار تیاڑے لوکاں نال مِلے وے تھو باقی ترے تیاڑے خاص چمچان تے چیلاں نانھ اندر آن کی اجازت دے تھو۔ وے اس کا خاص رازداران مانھ شامل تھا صرف اُنہاں نانھ پتو تھو کہ خواجہ لباس مانھ کس قسم کو شعطان چھپیو وہ ہے۔ کیوں کہ اس شیطانی کم مانھ وے برابر کا شریک تھا، اس واسطے انہاں نانھ اک دوجا توں شرم نہہ آوے تھی اج وی خواجہ کا دیوان خانہ مانھ اُس کا خاص راز دار پہلاں ہی بیٹھا وا تھا اقیدت آلاں لوکاں کی نیازاں چنداں تے ہور

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دولت کو حساب کتاب کرر ہیا تھا۔ وہ بڑا غور نال اس حساب کتاب نانھ دیکھ رہیو تھو۔ اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔

''ہیلو ہوں طاروقی بول رہیو ہاں'' مولانا نے تاولاں ہی رسیور چا کے کہیو

''خواجہ صاحب ہوں ڈاکٹر جیلانی بول رہیو ہاں'' دوجے پاسے توں گھبرائی وی آواز آئی۔

''اوہ ڈاکٹر جیلانی فرماؤ کے حال ہے سونیاں نے کافی دِناں توں کسے گلاب نانھ سُنگن واسطے نہہ چلایو۔ اُس نے اپنا مطلب کی گل کی۔

''لیکن خواجہ صاحب ہوں تے سونیا مُچ حیران ہاں ڈاکٹر نے کہیو''

''کیوں کے گل ہے'' خواجو بدرِک گیو

''اج دوجی دفعہ مِناں دھمکی دِتی گئی سونیا نانھ ڈرایو تے دھمکایو گیو۔ ڈاکٹر نے کہیو۔

''ڈران تمکان کس نے اس قسم کی گستاخی کی ہوں اس وجود نانھ تباہ کر دیوں گو'' خواجہ کا مُنہ ور شیطانیت ظاہر ہوئی تے گرج کے بولیو۔ ''جمال ہے اس کو ناں'' ڈاکٹر نے کہیو۔ ''جمال'' طاروقی کے پیراں کے مُنڈوں زمین ہلن لگی مُنہ ور خوف تے ڈر کا آسار ظاہر ہون لگا

ہیلو ہیلو خواجہ صاحب'' دوجے پاسے ڈاکٹر بول رہیو تھو خواجہ کا ہتھاں نِچوں رسیور چھٹ گیو۔ اسے خوف تے ڈر کی حالت مانھ اس کی اکھ ہوا مانھ بے حرکت ہو گئیں۔ خواجہ کے اگے پِچھے بیٹھا وا پروسہ مند چیلہ وی اس کی بدلتی حالت نانھ دیکھ کے خوف زدہ ہو گیا۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''خواجہ صاحب کے گل ہے؟'' اک چیلا نے کھاسی خاموشی نانھ توڑتاں مانھ پچھیو

''آ آ آ خواجہ طاروقی کھورئیں جواب دین لگو۔ ''خواجہ صاحب کیا جمال نے دوبارہ گجھ ......دوجا چیلا نے کہیو۔

''جمال، جمال، جمال اُس نے چیخ ماری

''وہ جمال وہ کے ہے اک معمولی ہستی، میرا جیا اک بڑا آدمی نال ٹکر لے سکے۔ اُف تھُو'' خواجہ نے ریشمی کالین ور تھُکیو، بلیں بلیں اس کا منہ وروں خوف کا بدل مِٹن لگاہ کہہ رہیو تھو جمال اپنی حداں نانھ پار کرن لگو جمال سپ کا کھڈ مانھ جاکے اس نانھ چھیڑ رہیو ہے۔ ہُن ہم اس کی زندگی مانھ زہر کول دیاں گا ختم کر دیاں گا جمال نانھ۔ خواجہ کی اکھ غصہ مانھ سڑن لگیں اس کا منہ کی روشنی غائب ہوگئی تے گھبراہٹ دِسن لگی اس طرح لگے تھو جس طرح کِدے دو پہاڑاں کے بشکار چھپیا واڈاکواں کا کسے گروکو سردار بول رہیو ہے۔

جمال کو ناں سُن کے خواجہ طاروقی کی شکل بگڑ گئی تھی۔ وہ ہُن آرام تے تسلی کے نال مخملی سرانا ور ٹیک لاکے نِہہ بیٹھو تھو بلکہ وہ اُص چوہاروں تن کے بیٹھو تھو جہڑو بلی کی آواز سُن کے بیٹھے تھو۔

''تھارے ور تے تھاری پاک ذات ور میرا بچہ قربان ہوجئیں خواجہ صاحب آخر تم اس معمولی جمال نانھ اِتنی اہمیت کیوں دے رہیا ہیں کے چاہوے اج یو جمال۔'' خواجہ کا اس چیلہ نے سوال کرن کی جُرت کی۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''اج میرے نال جمال نے کُجھ نہہ دِتو۔اج ااس نے میرا خاص دوستاں ڈاکٹر جیلانی تے سونیا پرکاش نانھ تمکا یو اس کو مطلب ہے جے جمال نانھ سونیاں کا بارا مانھ سارو علم ہے انہاں گلاباں کا بارا مانھ وہ جان گیو وے گو جہڑا تعفہ سونیا چلاوے تھی جمال ہر گل جانے تے جمال مہارے واسطے خطرو ہے۔'' خواجہ نے اپنی حیرانگی تے پریشانی نانھ ظاہر کیو۔

مولانا صاحب جمال اک حیوان تے درندو ہے ہوں یعقین نال کہہ سکوں جے جمال نے ہی سلام کو قتل کیو تھو۔ وہ خونی ہے اس نانھ ہرا یکن کی کمزوری کو علم ہے اس توں دور رہنوں ہی بہتر ہے۔ اس دوجا چیلا نے مولانا نانھ مشورو دِتو۔

''سلام کو قتل'' طاروقی کو بدن کمن لگو۔ کُجھ گھڑیاں کے ویلے ایسو محسوس ہو یو جس را جمال اک تیز کواڑی چاغے اُس کے پاسے بدر ہیو ہے'' نہیں، نہیں مِناں مت مارو'' بے خودی مانھ خواجہ کا مُہنہ توں خوف تے ڈرتوں پری وی اک چیخ نِکلی۔

''خواجہ صاحب ،خواجہ صاحب'' اُس کا چیلا سہارو دین لگا مِناں بچاؤ جمال کا پنجہ توں بچاؤ۔۔۔اُف اللہ جمال نانھ توں اس دُنیا توں چا لے ورنا نھ مِناں ہی تباہ کردے گو۔ خواجہ کا دِل کی دھڑکن کی رفتار تیز ہون لگی تے وہ اک پاسے لڑک گیو ااس کا چیلا اس نانھ پانی پلان لگا بلیں بلیں وہ اپنی پہلی حالت ور آن لگو اجاں کھو جو پوری طرح سمبھل وی نہہ سکیو تھو کہ دھڑم نال دیوان خانہ کو درواز و کھُل گیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''کون جمال ۔آ''' خواجہ کا مُہ توں خوف کی اک ہور چیخ نِکل گئی وہ دوجی بار فِر اک پاسے لڑک گیو دیوان خانہ کو دروازو کھُل کے سامنے آیو رشید تے سلیمہ اندر داخل ہویا وا تھا۔

''کون ہیں تم دوئے اِت کیوں آ گیا طاروقی کا چیلاں نے سوالاں کی بوچھاڑ کر دِتی سارا گھبرایا وا تھا ہم تے مولانا کولوں مدد مگن واسطے آیا ہاں'' رشید تے سلیمہ نے معصومیت نال کہیو۔طاروقی یا گل سُن کے سمبھلن لگو'' ہاں خواجہ صاحب تم اِت کا بڑا آدمی ہیں تم ہی ہم دواں کو نِکاہ پڑھ سکیں ہم بیاہ کرنو چاہوواں رشید تے سلیمہ نے اک ہی آواز مانھ ادب نال کہیو خواجہ تے اس کا چیلہ سنبھل گیا خواجہ دوبارہ ریشمی غالیچہ ور تسلی نال بیں گیو۔مگر اجاں توڑی اس کی اکھاں توں خوف نِہہ گیو تھو کھو جو ہُن اس حال نانھ سمجھ گیو۔اس نے سلیمہ تے رشید ور اک بھری وی نظر سٹی سلیمہ کی پوشاک اس کا گھاٹا مانھ چمکتو ہار تے برابر اکنگن اس کی امیری ظاہر کر رہیا تھا۔جد کہ سلیم کو پھٹو پرانو لباس اک دوجی کہانی سنا رہیو تھو'' کے چاہویں تم دوئے'' خواجہ نے پہلی دفعہ سنبھل کے سوال کیو۔''خواجہ صاحب ہم دوئے بھیاہ کرنوں چاہنواں مہارا نکاہ پڑھا دیو اُنہاں نے دوجی بار خواجہ کی خدمت مانھ ادب تے اعترام نال اپنوں مدعو بیان کیو۔

چلے جاؤ اِتوں کس نے تم نانھ اِت آن دِتو، تم نانھ پتو نِہہ اس ویلے خواجو کسے نانھ نِہہ مِل سکتو خواجہ کا چیلا نے اُنہاں نانھ کہیو۔

''نہیں ہم اُن کی گل سننی چاہنواں خواجہ نے اپنا چیلا نانھ چُپ کرا دِتو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

،ہاں نِکا کے ناں ہے تیرو خواجہ نے نرمی نال پچھیو۔"، "رشید" اس نے جواب دِتو "تیرو کے ناں ہے" خواجہ نے سلیمہ نانھ پچھیو" "سلیمہ" اس نے جواب دِتو۔

"تھارا دونہاں کا ماں باپ کِت ہیں" خواجہ نے اپنا مُنہ ورنور بکھیرتاں پچھیو وہ ہُن پوری طرح سنبھل گیوتھو۔

"جی میرا اماں باپ نہہ ہیں۔رشید نے کہیو۔" تے تیرا ماں باپ؟" خواجہ نے سلیمہ نانھ پچھیو" "جی جی وے" سلیمہ ڈرن لگی

"توں نہ ڈر بچی دس کِت ہیں۔ خواجہ نے ہمدردی بھریا لحجہ نال کہیو، جی میرو باپ اس بیاہ کے خلاف ہے میری ماں وی میرو ساتھ نہہ دے سکتی میرو باپ اپناں خاندان اپنی دولت تے اپنی شان کا نشہ مانھ دوجاں نانھ گھٹیا سمجھے اس نانھ یو پتو نہیں جے دولت کی چھوٹھی چمک محبت کی روشنی کے سامنے کُجھ نہہ۔

ہوں رشید کے نال بیاہ کرنوں چاہوں اس نانھ پیار کروں ہوں اس کے بغیر جی نہہ سکتی تم مُچ بڑا آدمی ہیں تم محبت کی اُچایاں نانھ سمجھ سکیں سلیمہ نے خواجہ نانھ کہیو" کے ناں ہے تیرا باپ کو خواجہ نے سلیمہ نانھ پچھیو۔

"عزیز احمد سلیمہ نے کہیو" کون ہے عزیز یو وہ ہی تے نہہ جہڑو عزیز سنیماں کو مالک ہے" خواجہ نے سلیمہ نانھ پچھیو۔

جی ہاں میرو باپ ہی اس سینماں کو مالک ہے میرا توں زیادہ اس نانھ اپنا سینماں نال پیار ہے سلیمہ نے جواب دِتو"

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''اوہ بچی ہوں تِناں کائے غلطی نہہ کرن دیسوں عزیز میرو آدمی ہے خواجہ نے اس نانھ کہیو۔

''نہیں خواجہ صاحب میرو باپ چنگو آدمی نہیں ہے وہ تھارے جیسا بڑا آدمی کو دوست نہیں ہو سکتو۔ خواجہ صاحب ہوں رشید نانھ چاہوں تم جلدی ہمناں ہمیشہ ہمیشہ واسطے نِکاہ کا مقدس بندن مانھ بدشڑو۔ سلیمہ نے خواجہ نانھ عرض کی۔ ''توں چُپ رو بچی ہوں سمجھ گیو یو بدماش لڑکو تِناں سِدھی سادی تے معصوم سمجھ کے پساوے لگو شکرا جے توں میرے کول آ گئی ہوں تِناں اس کمینہ بدماش لڑکا نال بیاہ نہہ کرن دیسوں خواجہ طاروقی نے بزرگانہ مہربانہ کو اظہار کرتاں سلیمہ نانھ سمجھانوں شرع کیو۔

''نہہ خواجہ صاحب ایسو کم مت کرو'' سلیمہ غصہ مانھ چلائی

''خواجہ صاحب ہم نکاہ پڑھان آیا ہاں۔ تھارا کولوں صلاح لین نہہ آیا ہاں۔ رشید نے کہیو۔

''چُپ۔ بدمعاش'' خواجہ گرجیو

'' پکڑ لیو اس بدمواش نانھ'' خواجہ نے کہیو۔

''نہہ خواجہ صاحب نہہ اجیو ظلم مت کرو۔ تم معزز آدمی ہیں۔ بڑا ہیں۔ بزرگ ہیں۔ تم مہارا دونہاں محبت پریا دلاں کے درمیان کائے کندھ قائم نہ کریو۔ دولت تے دُنیاوی لین دین نہیں مہارو مذہب ہر انسان نانھ اک جیو سمجھ رہیو ہے۔ رشید کے کول یو ہی سرمایو ہے۔ خواجہ صاحب اس نانھ تم غلط نانھ سمجھو۔ یو مِناں بھلا کے بھیاہ نہہ کر رہیو ہے بلکہ ہوں خود اس کی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھٹی بنن واسطے تڑف رہی

ہاں۔ ہوں اس کی بھٹی بن کے اپنا آپ نانھ اک قابلِ فخر سمجھ لیوں گی۔ خواجہ صاحب میرا اور رحم کرو۔ مِناں اس کی زوجہ بنن کو موقعو دیئو۔ ہم دونہاں نانھ بیاہ کا بندھن مانھ بن کے مہار اور احسان کریو۔ سلیمہ خواجہ نانھ عرج کرن لگی۔ اس کی اکھاں وچوں اتھروں بگن لگا۔ رشید پھٹی پھٹی اکھاں نال دیکھ رہیو تھو۔ وہ اک ایسا چہرہ نانھ دیکھ رہیو تھو جس ور مذہب کو پُر ہقو پائیو وہ تھو۔ اصل مانھ اک شیطان کو مُنہ تھو تے اس کی اکھاں کے باندے وہ فریب آلو بُرقو ختم ہون لگو۔

"پکڑو اس بدمعاش نانھ" خواجہ نے سلیمہ کی پرواہ نہ کرتاں مانھ حُکم دِتو۔ خواجہ کا سارا چیلہ تے نوکر رشید کے پاسے بدھن لگا۔ "نہہ اس نانھ ہتھ مت لاؤ" سلیمہ رشید کے اگے تن کے کھلی ہوگئی خواجہ نے اک زور آلو تھپڑ سلیمہ کا مُنہ ور ماریو۔ واہ زور نال بُن ڈھہ پئی۔

رشید یاہ گل برداشت نہ کرسکیو وہ خواجہ ور حملہ آور ہویو۔ اُس کا مُنہ نانھ پٹن لگو۔

"ہائے۔ رشید کا مُنہ توں نکلی۔ خواجہ کا اک چیلہ نے اک وزن آلو پیتل کو پھُل دان اُس کا سر ور دے ماریو۔ رشید کی اکھاں کے سامنے تارا چمکن لگا۔ وہ چکرا کے ڈھہ گیو اُس کیں اکھ وی بندھ ہون لگیں۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ستوون حصو

رشید نے بلیں بلیں اپنی اکھ کھولیں۔ اُس نے اپنے اگے پچھے چوفیری تکیو۔ وہ کسے نویں قسم کا کمرہ مانھ بند تھو۔ بدبو اُس کا نک کے رستے اندر گئی۔ بدبو نال اُس کو دماغ پھٹن لگو۔ اندھیرا مانھ اجے اُس نانھ کُجھ وی نظر نہہ آ رہیو تھو بلیں بلیں اس کیں اکھ دیکھن کے قابل ہو گئیں۔ اُس نے دیکھیو جے وہ اک نِکا کمرہ کا کونہ مانھ پیو وہ تھو۔ اُس کے کول ہی اک آدمی لمی تان کے سویو وہ تھو۔ اُس آدمی کو لباس پاٹو وہ تھو۔ کھوری جی دارھی مانھ اُس کا مُنہ کو نصف حصو چھپیو وہ تھو۔ اُس نے اپنے اُپر اک پھٹی پرانی کمبل رکھی وی تھی۔ اک موٹو چوہو دوڑ تو وہ کِدے توں آ کے اُس آدمی کا جسم ور چلن لگو۔ مگر اُس آدمی نے کائے حرکت نہ کی۔ رشید اجے اُس آدمی نانھ دیکھ رہیو تھو۔ جے کمرہ کا اک اندھیرا آلا کونہ توں ہسن کی آواز آئی۔

''ہوں چور ہاں۔ چور۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔'' کوئے دوجو آدمی کہہ رہیو تھو۔

''چُپ سِر فریاد ا۔ چور ہو کے وی چوری کرنی نہہ آتی'' دوجو آدمی اُس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نانھ کہہ رہیوتھو۔ اندھیرو مُچ ہو گیو۔ اس واسطے رشید اُن آدمیاں نانھ نہ دیکھ سکیو۔ اُس نانھ اجے سمجھ مانھ نہہ آ رہیو تھو کہ وہ کِت تھو وہ اپنی جگہ توں اُٹھیو تے کمرہ کی اک گُٹھ آلے پاس بدھن لگو۔ جِتوں ٹُٹی پھُٹی روشنی اندر آ رہی تھی۔

وہ کمرہ مانھ ٹٹول کے چلن لگو اچانک وہ زمین ور پئی کسے سخت چیز نال ٹکرایو۔ وہ زور نال اُس چیز ور ٹہہ پئیو۔ وہ اجے سنبھل کے اُٹھن کی کوشش کرر ہیوتھو کے کسے نے اُس کا مُنہ ور زور نال مُکو ماریو۔

''سالہ۔ دیکھتو نہہ جے تیرے مُنڈھ تیرو باپ سویو وہ ہے'' اک آدمی کی گرج آلی آواز گونجی۔

''ہوں کِت ہاں'' رشید اُس نانھ سوال کرن لگو

''بُن بیس سالیہ تے دس کتنو مال ہڑپ کیو ہے'' اُس آدمی نے رشید کو گریبان پکڑ کے اک جھٹکا نال اُس ناں بُن بٹھایو۔ ''کہڑ و مال؟ ہوں کِت ہاں'' مِناں اِت کس نے آنیو۔ مِناں کیوں ات آنیو گیو'' رشید گھبرا کے اُس آدمی نانھ کئی سوال کرن لگو۔

''سالیہ۔ مشقوم بنن کی کوشش نہ کرتوں نووں رگروٹ لگے۔ ہُن سچ دس کہڑا کہڑا اجرم مانھ پکڑیو گیو ہے۔'' وہ آدمی اُس نانھ پچھن لگو۔ ''ویدی'' رشید کا پیراں تھلے زمین ہلن لگی۔

رشید غور نال دوجی وار اُس گندھ کمرہ۔ کے چونہیں پاسیں دیکھن لگو جت انساناں نانھ حیواناں ہارو اک دو دوجا ورلد یو گیو تھو۔ یو اک لمو چوڑو کمرو تھو۔ کمرہ کی کندھاں وروں پلستر اُکھڑ اُکھڑ کے ٹہہ چکیو تھو شاید اس حوالات

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مانھ بند قیدیاں نے اس کندھ نانھ کھُر کیو وے گو۔ کمرہ کے اک پاسے گندھ کو ڈھیر جمع تھو۔ چوہا۔ کیڑا، مکوڑا کھُلا کمرہ مانھ موجود تھا۔ انہاں نانھ شاید قیدیاں کی موجودگی کو احساس نہہ تھو کمرہ کا اگلا حصہ مانھ لوہا کی سلاخاں نال مظبوط درواز ولگو وہ تھو۔ صرف انہاں سلاخاں وچوں لو آ رہی تھی۔ اُتوں کدے کدے تازہ ہوا وی اندر آوے تھی۔ یو کمرو جس مانھ قیدی انسان تھا جانوراں کے قابل وی نہہ تھو۔ مگر اِت آدمیاں نانھ چک چک کے رکھیو وہ تھو۔

''مِناں کیوں پکڑیو؟ میری کے غلطی ہے رشید اُس آدمی ناھ معصومانہ انداز مانھ پچھن لگو۔

''اورے حرام کھایا میرے سامنے چلاک بنن کی کوشش نہ کر میرو ناں نہہ سُنیو۔ ہوں اصد پاچو ہاں۔ اصد پاچو۔ اِت کو بچو بچو میرا ناں توں واقف ہے۔ ہوں کدے کدے اس تھانہ مانھ آرام
کرن واسطے آتو رہوں۔ ات تھارا جیسا نواں بھرتی ہون آلاں ناں ملاقات ہوتی رہ۔ اج تم نواں بھرتی شُدہ لگیں دسو کس چیز مانھ ماہر ہیں۔ چنتا کپن مانھ، ڈاکو کرن مانھ، دھوکہ بازی مانھ دسو کس کم نانھ چنگی طرح نبھا سکیں۔

ہم تمناں کافی کم دئیاں گا بس تمناں مہار و آدمی بننو وے گو۔ اصد پاچہ کو آدمی سمجھیا'' اصد پاچو رشید نانھ سمجھان لگو۔

''کون پاچو؟ کیسو کم۔ ہوں کُجھ نہہ جانتو۔ مہربانی کر کے میرے کولوں دور رُہ''

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رشید اصد پاچہ کی گلاں توں حیران ہو کے کہن لگو۔ وہ اصد پاچہ توں اپنا آپ نانھ چھڑکا کے سلاخاں آلا دروازہ کی پاسے جان لگو۔ دروازہ نانھ ہلا کے وہ اُس نانھ کھولن کی کوشش کرن لگو۔ لیکن دروازو سلاخاں وچوں چھپ کے رشید نے باہر اک موٹو جندرو لٹکیو وہ دیکھیو۔ بدرک کے رشید نے لوہا آلا دروازہ کیں سلاخ دونہاں ہتھاں نال پکڑیں تے وہ زور زور نال دروازو ہلا کے اُچی آواز مانھ رون لگو۔

''اورے کوئے ہے۔ مِناں ات کون لے آئیو ہے۔ مِناں کیوں پکڑیو ہے'' میری کے غلطی ہے، میرو جرم کے ہے۔

''پیدا ہونو ہی جُرم ہے؟'' اندھیرا وچوں کسے مُجرم کی آواز آئی۔

''اورے سالیہ دروازو ہلان نال کے وے گو۔ یہ پولیس آلا تھوڑا ہی کسے کی آواز نانھ سُنیں'' کسے دوجا قیدی نے پچھے توں کہیو۔ رشید دوجی وار فر دروازو ہلا کے رون لگو۔ اچانک اصد پاچہ نے اُس کی گردن پچھے توں پکڑ لی۔

''حرام خور، تیں میری بے عزتی کی۔ میری گل سُنن توں انکار کیو''

اصد پاچو رشید کی گردن سلاخاں مانھ پھسا کے دروازہ نال دبان لگو'' اصد پاچو اج اک ہور قتل کرے گو'' اک قیدی دوجا قیدی نانھ کہن لگو۔ قتل کرنو اصد پاچی کی شان تھی۔ اُس کو حق تھو۔ اُس کی طاقت تھی اُسے طاقت کی سیاستداناں نانھ لوڑ تھی۔ انہاں نانھ وہ آدمی لوڑے جہڑو ووٹاں آلو ڈبو باندے باچھڑ انہاں واسطے تبدیل کر دئے۔ جہڑو طاقت کے پہار سیاستداناں کا دشمناں مخالفاں نانھ دباوے۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سیاستداناں کو ہتھ پاچہ کا سِر ور تھو۔ اس واسطے قتل کرن کے باوجود آزاد چلے پھرے تھو۔ صَرف کُجھ دِناں واسطے اُس نانھ جہل مانھ چلا دئیں تھا۔ فِر پاچہ کی مرضی کے مطابق ہی اس نانھ چھوڑ دِتو جاتو۔ اصد پاچہ نے اپنی الگ گُنڈاں کی فوج بنائی تھی۔ جہڑی سیاسی فِتناں کے ویلے کم آوے تھی۔ اُس توں علاوہ اصد پاچو سیاستداناں کا دوستاں واسطے وی کم کرے تھو۔ اصد پاچہ کی حیثیت تاش کا اُس اِکا کی طرح تھی جس نانھ سیاست کا کھلاڑی وقت ور استعمال کریں تھا۔

اصد پاچو اپنا لوہا ہاروں مظبوط ہتھاں نال رشید کی گردن دبان لگو۔ رشید کیں اکھ اُبل کے باہر آن لگیں۔

چرس کا نشہ مانھ بے ہوش دو قیدی ٹہتا ٹہتا اصد پاچہ کے کول پُجیا اصد پاچہ تم بادشاہ ہیں کیوں اک نِکی مکھی نانھ مار کے اپنا ہتھ گندہ کر رہیا ہیں۔ معاف کرو۔ اس نانھ چھوڑ دیو بادشاہ وہ چرسی اصد پاچہ کولوں رشید کی زندگی منگن لگو۔ دونہاں چرسیاں کی درخواست ور اصد پاچہ نے رشید نانھ چھوڑ دِتو۔ رشید زور نال سمنٹ ور ٹہہ پیو۔ وہ کم رہیو تھو۔

اورے بے وقوف بادشاہ نانھ نہہ جانتو۔ ہاں۔ آ۔ نہہ جانتو۔ بادشاہ بادشاہ ہے۔ اِت ہر اک ساہ بادشاہ کی مرضی نال لئیں ویں'' اک چپراسی رشید نانھ کہن لگو۔

رشید سب چیزاں نانھ پھٹی پھٹی اکھاں نال دیکھن لگو۔ اُس نانھ بلیں بلیں یاد آ گیو جے وہ سلیمہ کے نال خواجہ طاروقی کول نکاہ پڑھوان گیو تھو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خواجہ نے اِتوں اپنوں شیطانی روپ دسیو جد وہ غصہ کی حالت مانھ طاروتی ور ہامڑیو تے کِسے نے پچھے توں اُس کا سِر ور کائے وزنی چیز دے ماری۔ اس توں بعد کے ہویو اُس نانھ کُجھ یاد نہہ تھو۔ اُس نانھ جد ہوش آیو تے اُس نے اپنا آپ نانھ اُس قید خانہ مانھ پائیو۔

وہ ہُن فرش ور ٹھو وہ کم رہیو تھو۔ اصد پاچو اُس کا سینہ ور اپنوں اک پیر رکھ کے کہن لگو" او چھوکرا اج تِناں چھوڑ دِتو۔ مگر کدے دو جی وار تیں میری گل سُنن توں اِنکار کیو تے توں بچ نہہ سکسیں" سمجھیو۔ اصد پاچہ نے کہیو۔

"سمجھ گیو، سمجھ گیو بادشاہ" اک قیدی نے رشید نانھ بچان کی خاطر جلدی جلدی اصد پاچہ نانھ کہیو۔

"بادشاہ تم بیسو آرام نال ہم اس نانھ سمجھانواں گا" اک دوجا قیدی نے اصد پاچہ نانھ کہیو۔

اصد پاچو اک پاسے گندھ کے ٹھیر کے کول اکڑ کے نال بیس گیو۔ دیکھیو او نِکیا۔ تم نہیں جانتا اصد پاچہ نانھ یو اس علاقہ کا مجرماں کو دادو ہے یو بڑی کُرسی آلاں کو آدمی ہے۔ دو چار دِن حوالاٹ مانھ رہ کے اُس نانھ دوبارہ ان کو کم کرن واسطے چھوڑ یو جیئے۔ اس کو آدمی بنن توں بغیر کوئے چارو نہہ۔ یاہ ہی دیکھو میں اک دفعہ اک آدمی کو چنتو کپ کے اک ہزار روپیو حاصل کیو انہاں وچوں ست سو روپیو اصد پاچہ نانھ دِتا اصد پاچہ نے اُپر کُرسی آلاں توڑی خود اپنوں حصو پچایو۔ اس کے سامنے نہ قانون ہے نہ انصاف یاہ ہی دیکھو اج اصد پاچو اک بُڈھی عورت نانھ قتل کرن کا کیس مانھ پکڑیو گیو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے۔اس بُڈھی عورت نے ساری عمر سوت کت کے اک زمین کوٹکڑو خرید لیو تھو۔اک آدمی علی جُو نے زبردستی اس غریب بُڈھی کی زمین ور قبضو کر کے اک دُکان بنالی۔محلّہ آلاں توں ڈرتاں علی جو نے اصد پاچہ نانھ مدد واسطے بلایو۔اصد پاچہ نانھ اپنوں حصو ملیو تے اُپر کُرسی آلاں نانھ اپنوں حصو۔اصد پاچہ کی موجودگی مانھ محلّہ آلاں نے دکان بنان کا کم مانھ رکاوٹ نہ کی تے نہ کسے نانھ جرت تھی۔بُڈھی کی زمین ہڑپ کی گئی اس کا کاغزاں کی کائے وُقعت نہ رہی۔بُڈھی اپنوں سینوں کُٹتی وی آئی۔جد کسے نے اس کی گل نہ سُنی تے غصہ کی حالت مانھ اُس نے اصد پاچہ کو گریبان پکڑ لیو۔اُس نے اصد پاچہ کو مُنہ پٹینوں شروع کیئو۔بس بادشاہ نانھ غصو آئیو اصد پاچہ نے بُڈھی کا بال پکڑ کے اُس نانھ چار پاسیں چھکیو۔تے فر اک زور آلو دِکو مار کے اُس لاغر عورت نانھ دور پھینکیو۔وا اک پتھر نال جالگی تے اُتے مر گئی۔یو اصد پاچہ کو نوں قتل تھو۔شور اُٹھیو اخبار آلاں نے حکومت کولوں انصاف منگیو۔کُرسی آلا حیران ہو گیا۔اصد پاچہ نانھ بلایو گیو تے اس نانھ عرض کی جے وہ کُجھ دیہاڑہ حوالاٹ مانھ رہ تاں جے لوک خوش ہو جئیں۔اصد پاچہ نے اُن کی گل من لئی۔اجکل اسے وجہ توں اصد پاچو اِت ہے۔کُجھ دِناں بعد فِر آزاد ہو جئے گو۔اک قیدی جس نے رشید کی زندگی بچائی سمجھان لگو۔

رشید نے اصد پاچہ کی ساری کہانی سُن لئی۔اُس نانھ یو محسوس ہویو جے اس شہر کو ہر اک آدمی چور ہے۔ ہر آدمی اصد پاچہ کو دوجو روپ ہے اس نانھ خواجہ طاروقی تے اصد پاچو اک جیسا دِسن لگا۔وہ چُپ رہیو اُس نے اس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

قیدی کی گلاں کو کوئے جواب نہہ دِتو۔

اندھیرا کمرہ مانھ خاموشی کو ماتم تھو۔ اصد پاچووی اپنی اکھ بند کر کے کندھ نال ٹیک لا کے آرام کر رہیو تھو۔ کُجھ قیدی چرس کا نشہ مانھ مدہوش سویا وا تھا۔ وہ قیدی وی چُپ ہو چکیو تھو۔ جھڑ وتھوڑی دیر پہلاں رشید نانھ سمجھا رہیو تھو۔ کمرہ کی فضا گندگی کی بو نال پھری وی تھی۔ دور توں قدماں کی آہٹ سُنی جئے تھی۔ کوئے اس کمرہ کے نیڑے آ رہیو تھو۔ کُجھ چِر بعد لوہا آلو دروازو کھولیو گیو۔ اک سپاہی دروازہ ور کھلو تھو۔

''اوہ تھارے بچوں رشید کون ہے کہڑ و حرام کھان آلو ہے جلدی آجا'' حوالدار نے گرجتی آواز مانھ کہیو۔

''ہوں ہاں۔ ہوں'' رشید اینوں سُن کے اُچھل پئیو۔

اِیاں آجا سپاہی نے حکم دِتو۔

''مِناں اِت کیوں لیایا'' ان حیواناں مانھ کیوں رکھیو۔ میری غلطی کے ہے۔ رشید نے اک ہی ساہ مانھ کئی سوال پچھیا۔

''اورے چل حرامزادیا، صاحب نے تِناں بلایو ہے۔'' حوالدار رشید کی کُرتی کو گریبان پکڑ کے حوالات توں باہر لے آیو۔ فر جلدی حوالات کو دروازو بند کیو۔ دروازہ بند کرن توں بعد حوالدار رشید نانھ برابر اُسے طرح چِھک کے گھسیٹن لگو۔

''بدتمیز چھوڑ مِناں میرے نال اس قسم کو سلوک کیوں کیو جا رہیو ہے۔'' رشید چینکن لگو وہ اپنا آپ نانھ چھڑ کان کی کوشش کرن لگو۔ لیکن

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

حوالداراں چیزاں کو عادی تھو۔ تھوڑی دیر توں بعد رشید نانھ انسپکٹر اکرم مانھ پچایو گیو۔

''صاحب یو ہے کل شام آلو لڑکو رشید'' حوالدار نے انسپکٹر اکرم نانھ کہیو۔ ٹھیک ہے چھوڑ دیو اس نانھ ات تے تم دفعہ ہو جاوٗ۔ انسپکٹر نے حوالدار نانھ کہیو۔

''حوالدار کا جان توں بعد انسپکٹر اکرام نے رشید ور اک نظر پائی'' ''کیا تیرو ناں رشید ہے'' انسپکٹر نے اس نانھ پچھیو۔

''ہاں جی'' رشید نے جواب دِتو

''کل شام تیں اس شہر کی معزز شخصیت مولانا طاروقی ور قاتلانہ حملو کیو''

''قاتلانہ حملو'' رشید اُچھل پیو۔ نہہ انسپکٹر یو چھوٹھ ہے حملو تے اُس شیطان صفت آدمی نے میر اور کیو'' رشید چلان لگو۔

انسپکٹر اکرام کا مُنہ ور عجیب ہا سو نظر آیو۔

کا عزت آلو ایماندار قابلِ احترام واعظ اعلیٰ مولانا صاحب نانھ شیطان صفت آدمی کہنو دو جو جرم ہے۔ انسپکٹر اُس نانھ کہن لگو۔

''تم سب اک جیسا ہیں۔ اندر حوالات مانھ بند اصد [illegible] پاچہ تے خواجہ طاروقی مانھ مِناں کوئے فرق نظر نہہ آتو تے وے لوک [illegible] انصاف نہہ کر سکتا وے وی ان دونہاں ہاروں ذلیل ہیں۔ قابلِ [illegible] ہیں'' رشید کسے خوف توں بغیر کہن لگو۔

''بیسو انسپکٹر نے کُرسی آلے پاسے اشار[illegible] کر کے رشید نانھ کہیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رشید چُپ چاپ کُرسی ور بیس گئیو۔

''انسپکٹر مِناں پانی چاہئے'' رشید نے اپنی خشک زبان نال کہیو۔

انسپکٹر اکرام نے رشید واسطے چاہ تے پانی منگوایو۔ رشید کل توں پکّھو تھو۔ وہ پانی تے چاہ ور ہاٹریو اُس نانھ تاولاں تاولاں وے روٹیں وی کھالیں۔

جہڑیں چاہ نال تھیں انسپکٹر اکرام اتنوں عرصو چُپ رہیو وہ اُس جوان نانھ غور نال دیکھ رہیو تھو۔ رشید نانھ ہُن کُجھ ہوش آ گیو۔ وہ احسان بھری نظراں نال انسپکٹر اکرام آلے پاسے دیکھن لگو''انسپکٹر صاحب مُج مُچ شکریو تھارو'' اُس نے کہیو۔ انسپکٹر اکرام کا چنگا برتاؤ نال رشید کا ذہن ور چھایو وہ خوف دور ہو گیو۔

''ہاں رشید ہوں تناں کہہ رہیو تھو کہ تناں قتل کا جرم مانھ پکڑیو گیو ہے ہم نے تیرے خلاف دفعہ ۳۰۷ کے تحت چلان بھی کئیو ہے۔

اِس کو مطلب یو جے تیری ضمانت وی مشکل ہے تے تناں دس سال کی قید ہو سکے'' انسپکٹر رشید ور اُس کی گرفتاری کی وجہ توں سمجھان لگو۔

''مگر انسپکٹر یو سارو غلط ہے۔ میں قتل کو ارادو نہہ کیو۔ بلکہ مولانا طاروقی نے میرے ور حملو کئیو ہے۔ یاہ دیکھ لیو میرا سر وراس کی حالت رشید انسپکٹر نانھ اپنا سر ور لگی وی سَٹ دسن لگو۔

''ہر مجرم اپنا آپ نانھ بے گناہ کہہ'' انسپکٹر اکرام نے اُس نانھ کہیو۔ انسپکٹر تھارا برتاؤ نال مِناں لگ رہیو ہے جے اس اندھیری نگری مانھ تم اک ایسا آدمی ہیں جہڑا سچائی نانھ سمجھ لیں۔ ہوں سچ کہہ رہیو ہاں۔ کہ ہوں مجرم نہہ بلکہ خواجہ طاروقی مجرم ہے۔ میرا اور یقین کرو کہ میرے خلاف اک

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھٹو الزام لایو گیو ہے۔ ہون تے اس نانھ قابلِ عزت سمجھ کے اُس کے کول نکاہ پڑوان گیو تھو۔ مگر اُس نے میرے نال بڑو پہڑ وسلوک کیو۔

''میری ہون آلی بُہٹی کا بارہ مانھ مِناں اس ویلے توڑی کُجھ پتو نہہ۔ انسپکٹر یاہ ظلم کی آخری حد ہے۔ مِناں انہاں سلاخان مانھ بند کروا کے خواجہ طارو قینے قانون تے انصاف غو مزاق اڈایو'' رشید انسپکٹر نانھ کہن لگو۔

رشید کی گل سُن سُن کے کُجھ پل واسطے انسپکٹر بدرک اُٹھیو رشید کی اکھاں توں سچائی ٹپک رہی تھی۔ تے انسپکٹر اکرام ہر حقیقت توں واقف تھو۔ وہ سمجھ گیو جے اُس کا ہتھاں توں اک واری فر اک بے گناہ تے معصوم جوان ور ظُلم ہو رہیو ہے۔ اُس کو ضمیر اج رشید کی گلاں توں جاگ اٹھیو۔

''بچہ'' ہوں سب کُجھ سمجھ رہیو ہاں۔ لیکن ہوں وی تھارے ہاروں مجبور ہاں ہوں خود دیکھ رہیو ہاں کہ ظُلم ہو رہیو ہے۔ کے مِناں ظالم کو ساتھ دینوں پئے گو۔ کیوں جے مِناں روٹیں چاہیئے کدے ہوں اپنا ضمیر کی گل سنو۔ اپنا ایمان نانھ پھسلان مانھ آوَں تے میری کہر آلی تے بچہ پُہکھ کی وجہ توں اڈیں رگڑ رگڑ کے مر جئیں گا۔ تے کوئے اُن کی مدد نہہ کرسیں۔ کدے ہوں بے ایماناں کی دُنیا مانھ ایمان کو جھنڈو اچو کروں گو۔ تے کل تھاری طرح مِناں وی لوہا کی سلاخاں کے پچھے کسے چھٹا الزام مانھ پھسا کے دھک دِتو جئے گو۔

مِناں اس گل کو پتو ہے جئے انصاف قانون کو خون ہو رہیو ہے۔ مگر میرا مانھ آواز اُچو کرن کی جرت نہہ ہے۔ میں عام طور ور دیکھیو ہے قاتل

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اک ہووے تے اُس کو الزام کسے دوجا کے سر ورلا چھڑیں۔ عورت، سیاست ، دولت، اثر رسوخ یہ ہی کجھ مہراں نانھ استعمال کر کے اس دنیا مانھ کھیڈ کھیڈی جئے۔

کدے کدے خود چھپریاں ور چھاپا مار کے ضوان غریب تے لاغر لڑکیاں کا جسم کو ناجائز کاروبار کرن کا الزام مانھ گرفتار کروں۔ یہ لوک روٹی کی خاطر اپنا جسم بیچیں تے اُنہاں ناھ پکڑن واسطے مِناں حکومت کی طرفوں تغماں دِتا جئے۔ مگران بڑاں بڑاں بنگلاں مانھ داخل ہون کی جرت نہیں کر سکتو جت عزت آلا لوک کھُلم کھلا کھیڈ کھڈیں۔

ہوں اک چپراسی، کلرک یا کسے بے سہارا معمولی ملازم نانھ رنگے ہتھوں گرفتار کر کے ہتھکڑیں لواؤں۔ مگر یہ گنہگار ہتھ خود بڑا بڑا عہداں آلاں کا نوٹاں کا بنڈل پیش کریں بچہ یاہ طاقت طاقت کی گل ہے ہم ہر اک نانھ اُس کا اثر رسوخ اُس کی طاقت کے مطابق جانچ کراں۔ جس کو کوئی نہہ ہوتو وہ قانون کا پنجا مانھ پھنس جئے۔

''بچہ ہوں سمجھ رہیو ہاں کہ توں بے قصور ہے لیکن جس طاقت نے تِناں انہاں سلاخاں کے پچھے کروایو ہے اُس کے سامنے میری حیثیت نہ ہون کے برابر ہے۔ توں سمجھدار لڑکو ہے۔ میری ہر گل تیں سمجھ لی وے گی'' انسپکٹر اکرام نے اج پہلی بار کسے کے سامنے اس طرح اپنا آپ نانھ ننگو کیو۔

رشید انسپکٹر نانھ چنگی طرح سمجھ گیو۔ وہ سمجھ گیو جے پولیس مانھ ہر کوئے بندو بُرو نہہ ہوتو۔ بلکہ مہارو معاشرو بُرو ہے وے لوک بُرا ہیں۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جنہاں نے ہر کسے کی شاہ رگ ور اپنا ہتھ رکھیا وا ہیں۔ جہڑا اپنا مطلب واسطے سماج، قانون، انصاف غرض ہر چیز نانھ اِستعمال کریں۔

جنہاں کا اشاراں ور قانون بنیا ہیں۔ تے قانون بدلیں۔ دُنیا کا دستور ہیں مظلوماں کی آواز دبیں جئیں۔ جنہاں کی خاطر انسپکٹر اکرام جیسا لوک اپنا ضمیر نانھ ٹھاکے وہ کم کریں۔ جہڑو وے نہہ کرنا چاہتو۔ ان لوکاں کو یو مقصد ہے کہ صرف انہاں کی گل منیں جئے۔ جنہاں نے سماج نانھ اندروں اندر ڈیمک ہوروں چٹ کے کھوکھلا کر چھوڑیو ہے۔ ان لوکاں نے ہر اک کی دولت نانھ ڈور نال بن رکھیو ہے۔ ان لوکاں کی خوراک ایمان کو خون تے تے سچائی کا اتھروں۔ کمرہ مانھ خاموشی کو ماحول تھو۔ رشید اپنی جگہ سوچ رہیو تھو "توں چُپ کیوں ہے" انسپکٹر نے اچانک رشید نانھ پچھیو۔

"بس اس خاموش زبان نے میرو ساتھ کدے نہہ دِتو۔ مُچ کجھ سوچ رہیو ہاں مگر زیادہ کجھ نہہ کرسکتو۔ اس طرح سمجھ لیو جے سوچنوں آوے مگر کہنوں نہہ آتو" رشید نے کہیو۔

"کوئے نہہ ہے میرو اس دُنیا مانھ۔ ہوں نو یکلو ہاں اس دُنیا مانھ اگر کوئے میرو ہے تے سلیمہ ہے۔ ہم دوئے کافی عرصہ توں اک دوجا نال محبت کر رہیا ہاں۔ کل ہم دوئے ہمیشہ واسطے اک دوجا غابن رہیا ہاں۔ ہم دونہاں نے بیاہ کرن کو فیصڈ لو کیو تھو کیوں جے سلیمہ کو باپ اس بیاہ کے خلاف تھو۔ اس واسطے ہم دوئے خود خواجہ کے کول نکاہ پڑھوان واسطے گیا تھا۔ اُت خواجہ طاروقی سلیمہ کا باپ کو دوست نکلیو۔ اُس نے زبردستی بیاہ کرن توں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

روکیو مِناں پکڑن تے مارن واسطے اپنا آدمیاں نانھ حکم دِتو۔ خواجہ طاروقی شیطان صفت آدمی نکلیو۔

مِناں اِت تہہ خانہ مانھ بند کیو۔ مِناں یو وی پتو نہہ کہ سلیمہ کِت ہے انسپکٹر مِناں پتو نہہ جے ہوں کے کروں۔ کس طرح اپنا آپ نانھ ہوں بے گناہ ثابت کروں کس طرح اپنی سلیمہ نانھ بچالیوں۔ رشید نے انسپکٹر نانھ کیو۔

''دیکھ رشید مِناں اس واسطے بلالیو گیو ہے مناں کہیو ہے کہ ہوں تِناں سمجھاؤں کہ توں سلیمہ کے نال بیاہ کرن کو خیال اپنا دماغ وچوں کڈھ دے سلیمہ نانھ وی پُھل جا۔ واہ اک ایسا خاندان کی لڑکی ہے جھڑو خواجہ کا خاندان کو دوست ہے۔ سلیمہ کو خاندان اس سماج مانھ اک اُچی حیثیت رکھے۔ اُس کو باپ اک معزز شہری ہے۔ اُس نال تیرے جیسو اک بے سہارا آدمی ٹکر نہہ لے سکتو۔ اج صرف تِناں جیل مانھ بند رکھیو گیو۔ کل اس توں زیادہ وی ہو سکے۔ اس واسطے توں۔ سلیمہ کو خیال چھوڑ کے اپنی زندگی بنا'' انسپکٹر نے رشید نال مطلب کی گل کی۔

''نہہ انسپکٹر نہہ'' رشید کی چیخ نکل گئی۔

ہوں سلیمہ نال محبت کروں واہ مناں چاہو یہم دہناں نے اک دوجا نال جین تے مرن کو وعدو کیو ہے۔ سلیمہ پہلی لڑکی ہے جس نے مناں محبت جیسی قیمتی چیز نال واقف کرایو۔ اُس نے مِناں حقیقی پیار کو سنیہو دِتو جس نے میری وی روح مانھ عشق کی حرارت پھوک دِتی ہون مر کے وی سلیمہ نانھ پُھل نہہ سکتو'' رشید نے کہیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''رشید کیوں خواہ مخواہ اگ نال کھیڈ رہیو ہے۔ اج تیرے خلاف صرف دفعہ ۳۰۷ کے تحت رپورٹ لکھوائی گئی ہے کل تِناں دفعہ ۳۰۶ مانھ ملوچ کیو جا سکے بے قصور ہون کے باوجود وی تیرے ور ہزاراں ثبوت بنایا جا سکیں تیرا گلہ مانھ پھانسی کو بے رحم پھندو وی پے سکے یو سارو کُجھ بس اشاراں مانھ کیو جا سکے۔ دیکھ رشید مِناں تیرے نال ہمدردی ہے اس وجہ توں ہوں اپنے طرفوں تِناں کہوں جے خطرناک لوکاں نال اُلجھنوں چنگو نہہ۔ تِناں اجے ان لوکاں کی طاقت کو اندازو نہہ۔ مگر جد توں ان کی اصلی طاقت نانھ دیکھ لئے گو تے تِناں سمجھ مانھ آوے گو کہ ہوں تِناں کیوں اسطرح کی صلاح دے رہیو تھو'' انسپکٹر نے رشید نانھ ہمدردی نال پریا والہجہ مانھ سمجھاتو رہیو۔

''انسپکٹر صاحب تم مِناں غلط صلاح دے رہیا ہیں۔ ہوں سلیمہ توں کنی ہو کے اپنی زندگی کو تصور وی نہہ کر سکتو'' رشید نے انسپکٹر نانھ کیو۔

''فرزند ہوں تیرے واسطے کُجھ وی نہہ کر سکتو۔ تِناں اس جیل مانھ سڑنوں وے گو۔ جِت اصد پاچہ جیسا لوکاں کو راج ہے۔ تیرے خلاف باضابطہ طور ور عدالت مانھ مقدموں پیش وے گو۔ تے تِناں دس سال کی سزا مل سکے۔ اک بدنصیبی یاہ ہے جے اس ویلے تیروا ایسو کوئے آدمی نہہ جہڑو تناں ضمانت ور چھڑا سکے گو۔ رشید مناں تیرے نال ہمدردی ہو گئی ہے۔ اس واسطے ہوں تِناں صلاح دے رہیو ہاں'' انسپکٹر اکرام نے فِر رشید نانھ سمجھان کی کوشش کی۔

انسپکٹر صاحب ہوں تھاریں گل چنگی طرح سمجھ رہیو ہاں۔ مگر تم یاہ گل

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مت سمجھیں کہ رشید اتنوں بزدل تے اپنی ضمیر نانھ بیچن آلو آدمی ہے جہڑو صرف جہل تے سزا کا ڈر نال سلیمہ نانھ پہل جان کو وعدو کرے۔ مناں سلیمہ توں کوئے جدا نہ کر سکتو انسپکٹر صاحب ہوں اپنی زندگی نانھ بچان واسطے محبت جیسی اک پاک چیز کی قربانی نہ دے سکتو۔ میرے اندر یاہ قربانی دین کی طاقت نہ ہے" رشید نے اک ارادہ کے نال کیو۔

اِتنا مانھ انسپکٹر کے سامنے ٹیبل ور رکھیا وا فون کی گھنٹی بجنی شروع ہوئی انسپکٹر اکرام نے رسیور چایو

"ہیلو یو ھانو ہے" انسپکٹر نے فون کیو

"ہاں رشید اِتے ہی ہے۔ لیو اس نال گل کرو" انسپکٹر اکرام نے فون ور یاہ گل کہہ کے فون رشید نانھ پکڑا تاں مانھ کیو۔

"رشید تیرو فون ہے"

"میرو فون" رشید حیران ہو گیو۔ اُس نے تاولاں فون لے لیو دوجے پاسے توں آواز آ رہی تھی۔

"رشید ہوں سلیمہ بول رہی ہاں۔ سلیمہ۔ رشید میرہ ور ظلم ہو رہیو ہے کل توں مِناں ات کمرہ مانھ بند کر کے رکھیو وہ ہے۔ میرا ظالم باپ نے مِناں کافی ماریو۔ ہُن میری ماں نے مِناں چوری چوری کھولیو ہے۔ رشید تِناں جہل مانھ رکھیو گیو ہے۔ یو کے ہو رہیو ہے۔ ہم دونہاں نانھ اتنی سزا کیوں دِتی جا رہی ہے" اتھر واں مانھ ڈُبی سلیمہ کی آواز رشید کا کن نال ٹکرائی۔

"ہاں سلیمہ ہوں سمجھ رہیو ہاں کہ تیرے نال کے ہو رہیو وے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گو۔ رشید اُس نانھ کہن لگو۔

"رشید میرا اور یقین رکھئے کدے میرا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا وی کیا جئے تاں وی کوئے میرا دِل توں تیرو خیال نہیں کڈھ سکتو۔ ہوں تیرے نال پیار کرو رشید پیار کروں۔ ہوں رشید نال پیار کروں۔ سلیمہ فون ور گاٹا کا روگ آلا ہاروں چیخن لگی۔

"چُپ ہو۔ چپ ہو۔ چُپ ہو جا...... اجے توڑی توں نہہ سمجھی ٹیلیفون ور مارن کیں آواز آن لگیں۔ کوئے مرد سلیمہ نانھ بُری طرح مار رہیو تھو۔

ہائے ہوں رشید کے سوا جی نہیں سکتی" رشید فون ور سلیمہ کی سسکیاں آلی آواز سُنن لگو۔ فر کسے نے سلیمہ کا ہتھاں وچوں فون کھس لیو۔ رشید اپنی جگہ توں کھلو ہو گیو۔

"انسپکٹر وے لوک میری سلیمہ نانھ مار رہیا ہیں۔ واہ مر جئے گی۔ انسپکٹر صاحب اُس نانھ بچاؤ۔ میری سلیمہ نانھ بچاؤ۔ رشید انسپکٹر نانھ عرض کرن لگو "سنبھل جا رشید۔ سب کجھ ٹھیک وے گو۔ انسپکٹر اکرام رشید کی حالت سمجھ کے اُس نانھ دلاسو دین لگو۔ اُس نے سلیمہ کیں گل سُن لیں تھیں۔ وہ سمجھ گیو جے ان دو معصوماں کے نال ظلم ہو رہیو ہے اُس نے پیار تے ہمدردی کا مِلیا جلیا احساس کے تحت رشید کا کندھا ور ہتھ رکھیو۔ "انسپکٹر" رشید اپنا کندھا ور انسپکٹر کو ہتھ محسوس کر کے جذبات تے غم کی حالت مانھ ٹھا مار کے رون لگو۔

"انسپکٹر صاحب کے جرم ہے ہم دونہاں نے کیو" کیوں اس معصوم کُڑی ور ظلم کیو جا رہیو ہے۔ کیوں مناں لوہا کی سلاخاں کے پچھے رکھیو گیو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے؟ کیوں آخر کیوں؟ کسے نانھ دِل کی گہرائیاں نال چاہنوں ظلم ہے۔ جد سلیمہ میرے نال سکی روٹی کھا کے خوش رہ سکے فر جوریں سونا کا بھنڈار مانھ خون تے اتھروں مانھ پچیں ویں روٹیں کھلان ور کیوں مجبور کیو جار ہیو ہے۔ مِناں سلیمہ کی زندگی توں دور ہتان کی کوشش کیوں کی جارہی ہے۔ آخر کیوں'' رشید نے مجبوری کی حالت مانھ انسپکٹر ور سوالاں کی بوچھاڑ شروع کر دِتی۔

''ناہ دُنیا کی کھیڈ ہے بچہ۔ ہوں تے توں ددوئے مجبور ہاں انسپکٹر نے ساراں سوالاں کا جواباں مانھ صرف اِتنو کیو۔

''انسپکٹر صاحب دُنیا نانھ کہہ دیو اس دنیا نانھ اپنی مٹھی مانھ بند کرن آلاں مالکاں نانھ کہہ دیو کہ سلیمہ تے رشید نانھ کوئے اک دوجا توں بکھ نہہ کرسکتو۔ انسپکٹر صاحب ہوں اُسے جگہ حوالاٹ کی سلاخاں کے پچھے جار ہیو ہاں۔ پہلاں ہوں اس گندہ قید خانہ مانھ گھبرا گیو تھو لیکن ہن مِناں اس جگہ آرام ملے گو۔ کیوں جے مناں چھوڑن کا بدلہ مانھ سلیمہ کا پیار کی قربانی منگی جا رہی ہے۔ نہہ ہوں یو سودو جیتے جی نہہ کرسکتو۔ انسپکٹر صاحب تم اپنا حوالدار نانھ فر بلاؤ تاں جے وہ مِناں حوالاٹ مانھ پچاوے۔

انسپکٹر اکرام چُپ تھو۔ وہ اج قانون کا سارا قاعداں نانھ توڑ کے رشید نانھ چھوڑنوں چاہوے تھو۔ سلیمہ کے گھر جا کے اُس نانھ اُس کا باپ کا ظلم توں بچانا چاہوے تھو۔ وہ رشید تے سلیمہ کی مدد کرنی چاہوے تھو۔ مگر یہ ساریں سوچن کی گل تھیں۔ اس کا ہتھ لوہا کی زنجیراں نال بدھیا وا تھا۔ وہ کُجھ نہہ کرسکے تھو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''حوالادار'' انسپکٹر اکرام نے بلایو۔ حوالدار چھٹ ہی حاظر ہو یو۔ ''جناب''، ''اس نانھ اُتے حوالاٹ مانھ لے جا'' انسپکٹر نے کہیو۔

''جناب ٹھیک ہے جناب'' حوالدار نے معمول کے مطابق رشید کو کالر پکڑیو۔ فر رشید نانھ دھرون لگو تے حوالاٹ آلے پاسے لے جان لگو۔

''ٹھہر چھوڑ دے اس نانھ'' تھانہ مانھ اک آواز گھونجن لگی۔

سارا ڈر گیا ساراں کیں نظر اُس آلے پاسے اُٹھیں تھانہ کا دروازہ ور شہر کو مشہور وکیل اشرف کھلو تھو۔ اس نے چٹی کڑتی چٹی پتلون کالو کوٹ لایو وہ تھو۔ اُس کی ٹائی وی کالی تھی۔ اُس کی شخصیت با اثر تے باوقار نظر آرہی تھی۔

''کے گل ہے وکیل صاحب انسپکٹر نے نرمی کے نال اس نانھ پچھیو۔

اس لڑکا نانھ چھوڑ دیو۔ وکیل نے رشید کے پاسے اشارو کرتاں مانھ کیو۔

''نہہ ہم اس نانھ نہہ چھوڑ سکتا'' انسپکٹر نے کہیو۔

''تم کے تھارو آئی جی وی اس لڑکا نانھ قید مانھ نہہ رکھ سکتو'' یو کہہ کے وکیل نے عدالت کا کاغذ انسپکٹر نانھ پیش کیا، انسپکٹر کارام کاغذ پڑھن لگو۔ وہ حیران ہو گیو۔

''اُف۔ یو سارو کجھ کس راہ'' انسپکٹر حیرانی نال کہن لگو

وکیل اشرف کا چہرہ ور جتن کی خوشی ظاہر ہوئی

''چلو رشید صاحب میرا نال چلو'' اُس نے رشید نانھ کہیو۔

رشید کی سمجھ مانھ نہہ آرہیو تھو۔ وہ پہلی واری اس وکیل نانھ دیکھ رہیو تھو۔ اس توں پہلاں اس نے اس وکیل نانھ کدے نہہ دیکھیو تھو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''حوالدار جان دیئو رشید ناںھ'' انسپکٹر اکرام نے حوالدار ناںھ حکم دِتو۔

''رشید تِناں چھوڑ دِتو ہے ہُن توں جا سکے'' انسپکٹر نے رشید ناںھ کہیو۔

''جی رشید جی'' اِت کا اک باعزت شہری نے دس لکھ کی ضمانت پیش کر کے ہائی کورٹ (بڑی عدالت) توں تیرے ناں کی رہائی کو حکم آنیوں ہے انسپکٹر نے رشید ناںھ کہیو۔

''نہہ یو نہہ ہو سکتو کوئے ہور وے گو۔ رشید نے انسپکٹر ناںھ معصوم لہجہ ماںھ کیو۔ فر رشید وکیل آلے پاسے مُڑ کے کہن لگو۔

وکیل صاحب تمناں شاید غلط فہمی ہے۔ اس دُنیا ماںھ میرو کوئے ایسو ساتھی نہہ ہے جہڑو میری ضمانت دے سکے۔''یو کوئے دو جو رشید وے گو'' رشید وکیل اشرف ناںھ سمجھان لگو۔

رشید صاحب رتھاری ساری کہانی منماں پتہ ماںھ ہے اس تھانہ ماںھ خواجہ طاروقی نے تیرے خلاف جہڑی چھوٹھی رپورٹ لکھوائی تھی۔ اس شہر کا اک معزز آدمی ناںھ اس کو علم ہو یو اُس نے تِناں بچان کو فیصلو کیو۔ اُس نے یو فیصلو وی کیو ہے جے تیرو بیاہ سلیمہ نال ہو جئے گو'' وکیل نے اشرف ناںھ کہیو۔

''کون ہے وہ فرشتو'' رشید نے وکیل ناںھ پچھیو۔

''جمال'' وکیل نے جواب دِتو۔

''جمال'' رشید یاد کرن لگو کہ اُس نے یو ناں پہلاں کدے نہہ سنیو تھو۔

...........☆☆☆...........

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اٹھووں حصو

جس طرح سلام کا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا کرن ویلے جمال کیں اکھ برھ رئیں تھیں اسے طرح اج وی جمال کی اکھاں کوخون آتش فشاں کا لاوا اہاروں اُبل رہیوتھو۔ اُس دِن ثریا اس کے باندے اک بے سہارا اہاروں لرز رہی تھی مگر اج ثریا چنگی پوشاک لا کے اپنا مُنہ ورہا سو بکھیر تاں جمال کی اکھاں مانھ پوری طرح دیکھن کیکوشش کر رہی تھی۔

ثریا ماضی سمجھ کے جمال نانھ ملن ہوٹل آئی تھی اج دوئے اسے جھیل کے کنارہ ور کھلا تھا۔ جت دوئے کدے اک ددوجا ور محبت کا پھُل بطور صدقہ پھینکیں تھا۔ پہلاں واہ جگہ انہاں دونہاں کا پیار کو مرکز تھی۔ مگر اج واہ جگہ صرف جمال کی ملکیت مانھ داخل تھی ثرے نانھ اُت توڑی پجُن واسطے جمال کا سیکٹریاں تے منیجراں کولوں اجازت لینی پوئے تھی۔ واہ جمال کے سامنے کھلی تھی۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ثریا نانھ دیکھ کے جمال کو سارو وجود تڑف اُٹھیو۔ اس کا جسم کا سارا بال کھلا ہو گیا۔ وہ سر توں لے کے پیراں توڑی اک جہنم بن گیو شعلہ لپکن لگس۔

"تم" نفرت توں پری وی آواز گرجن لگی۔

"ہوں۔ ہاں ہوں۔ ہوں تمناں ملن آئی ہاں۔ جمال پچھلی محبت کے ناطے ہوں تِناں درخواست کرن آئی ہاں" ثریا نے اجے اپنی گل نہہ مکائی تھی کہ جمال گرج اُٹھیو۔

چُپ نیچ عورت مناں اس پرانہ دور ور نظر مارن کی دعوت نہ دے۔ جِت ہر پاسے تیری مکاری خود غرضی تے نفرت کا نظارہ نظر آر ہیا ہیں۔ یہ گل نہ سوچ جے توں میری محبت کی دیوی ہے۔ نہہ کدے نہہ۔ تُو اتنی گری وی عورت ہے کہ میرے واسطے سسو چنوں کہ تیرے نال میرو پچھلو کے واسطو تھو وی میرے واسطے شرم کی گل ہے۔

جس پچھلا دور کی گل تو کر رہی ہے وہ اک بے بے معنو تے بے مقصد خاب تھو۔ اُس بُرا خواب کا بارہ مانھ میرے نال گل کرن کی جرت مت کر یا دس کہ اج توں کے چاہوے میرے کول کے منگن آئی ہے۔ بول ذلیل عورت" جمال چیخ رہیو تھو۔ ثریا نے کوئے جواب نہہ دِتو۔ وہ چُپ ہو کہ جمال کی گل سُن رہی تھی۔

"ہاں ہوں سمجھ سکوں کہ توں میرے کول کیوں آئی ہے۔ توں میرے کول محبت کو اک ڈراموشروع کرن واسطے آئی ہے۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

توں خوش ہو جے تیرو بڈھو کھسم میرے ہتھوں مریو۔ کدے ہوں نانھ قتل نہ کرتو تے توں اُس نانھ مار دیتی کیوں جے توں اُس توں تنگ آ چکی تھی۔ یا یاہ گل وی ہو سکے جے توں کسے دو جاریں دولت مند کی جائیداد ور نظر رکھتی۔ ہُن تیں سُنیو وے گو جے جمال کول مُچ دولت ہے۔ مُچ پیسہ ہیں۔ اس وجہ توں میرا فائیو سٹار ہوٹل مانھ چلی آئی۔

اج مناں پرانوں دور کی یاداشت کروا رہی ہے تان جے ہوں بھلاوا مانھ آ جاؤں۔

بند کرو یہ بکواس پرانی محبت توں کے جانے محبت کے ہے۔ توں اک نچن آلی عورت ہے اک وحشی ہے جہڑی اپنا جسم نانھ بزار مانھ جا کے گاہک لوڑے جس کے کول تناں جسم ویچن کا زیادہ پیسہ ملیں۔ یا دیکھ لے دولت اج میرے کول نوکرانی ہے اج جمال کا اشارہ ور ہزاراں لوک نچیں۔ اج میری فیکٹریاں میرا کارخاناں میرا دفتراں مانھ نوکری حاصل کرن واسطے تیرے توں ہزاران درجہ چنگی کُڑیاں کیں قطار لگیں وی ہیں۔

ثریا کدے توں نوکری حاصل کرن آئی ہے تے میرا کسے دفتر مانھ منیجر نانھ مل۔ اِت میرے کول لوکاں نانھ مِلن واسطے وقت نہہ ہے۔ جا توں" یہ گل کہہ کے جمال نے نفرت نال اپنواں مُنہ دوجے پاسے موڑ لیو۔

جمال توں میرے نال جہڑو سلوک کر رہیو ہے وہ کُجھ وی نہہ ہوں اس توں زیادہ ذلالت تے مذمت کی مستحق ہاں۔ ہوں نہہ اڈیک سکتی جے میں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

صرف لالچ مانھ آ کے تیری معصوم محبت کو خون کیو۔ واہ ذلیل عورت جس نے تیری ہستہ کھیڈتی زندگی مانھ اگ لگا دِتی۔ ہوں منوں جمال کہ ہوں نچن آلی عورت ہاں۔ جمال کجھ ایسو کر دے جے ہوں اسے غم وچوں نکل جاؤں جس نے مناں آ کے کہے لیو ہے۔ ہو گھمن مانھ پھنس گئی ہاں تم نے میرا خاوند کو قتل کیو تے وہ مر گیو مگر میرے اندر کو وجود ہر لمحہ مر رہیو ہے۔ جمال ہوں تیرے کول محبت حاصل کرن نہہ آئی ہاں۔ اس محبت کے لائق نہہ میں اپناں خود غرض ہتھاں نال اس مُچ قیمتی محبت کو گاٹو کہٹ دِتو۔ پیار تے عشق نانھ جیتاں جیتاں دفنا دِتو ہے۔ ہوں ہُن اس محبت کی خواہش کس طرح کر سکوں۔ ہوں تے خالی اک گل کہن آئی ہاں تم کدے اجازت دئیں۔ ہوں واہ گل کہوں۔ ثریا نے جمال نانھ کہیو۔ ثریا کو لہجو جذبات نال بھرپور تھو۔ جمال نے ثریا کی ساریں گل سُن لئیں، اللہ جانے ثریا کی گلاں مانھ کے اثر تھو کہ جمال چُپ ہو گیو۔ اُس نے اک دفعہ نظر چا کے ثریا در دیکھیو۔ ثریا ہُن کافی بدل چکی تھی۔ اج ثریا کو دو جو روپ بکھر چکیو تھو۔ بھانویں ثریا نے سوہنا کپڑا لایا وا تھا۔ مگر اُس کی جوانی کُجھ بھُجی بھُجی لگ رہی تھی۔ اُس کیں اکھ اندر دھسن لگیں تھیں۔ اُس کا مُنہ ور دُکھ تے مصیبت کا آثار صاف نظر آ رہیا تھا۔

جمال نے ثریا کیں اکھاں کے پاسے تکیو اُت اتھروں کا نِکا نِکا قطرہ جمیا وا تھا۔

ہاں جمال توں مناں اج گل کرن دے۔ اج کہن دے فِر ہوں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کدے تیرے کول ایسی درخواست نہہ کرسوں'' ثریا نے کہیو۔

جمال چُپ رہیو۔ جمال کا چُپ ہون کو مطلب تھو۔ کہ ثریا نانھ گل کرن کی اجازت ہے۔

''جمال ہوں تِناں کہناں چاہوں کہ توں بھُل جامِناں'' ثریا نے کہیو۔

''کے کہہ رہی ہے توں......؟ کون کہہ جے ہوں تناں ہُن یاد آئے ہاں؟ مِناں تیرے نال نفرت ہے'' جمال ثریا کی گل سن کے گرجیو'' جمال یاہ جھڑی تیری نفرت ہے دراصل اس کے اندر محبت چھپی وی ہے توں ہُن وی ثریا نال محبت کرے۔ تیں میرا خاوند نانھ قتل کئیو ہے اس قتل مانھ وی محبت کو راز چھپیو وہ ہے۔ تو مناں تباہ کرنوں چاہوے۔ جو کجھ میں تیرے نال کئیو اس نال تیری ضمیر نانھ سٹ لگی مگر محبت مر نہ سکی۔ یو سارو کُجھ کہہ کے ہوں اپنا آپ نانھ اک چنگی عورت کا روپ مانھ پیش کر رہی ہاں۔ ہوں اک بار نہیں بلکہ ہزار تے لکھ بار یاہ ہی کہوں گی کہ ہوں نہایت گندی عورت نکلی میں تے دولت سونا چاندی کی لالچ مانھ آ کے تھاری محبت بھلا دِتی۔ واہ معصوم ثریا جھڑی صرف جمال کی امانت تھی دنیا کا بازار مانھ بِک گئی۔ میری لالچ کی اک دیوار بن گئی جمال ہوں پھل گئی میں اُسے ویلے اپنی محبت نانھ قربان کرن کو فیصلو کیو۔ میں یاہ گل نہہ سمجھی جے محبت نانھ قربان نہہ کیو جا سکتو بلکہ محبت کے اگے قربانیں پیش کیں جئیں مِناں بعد مانھ پتو لگو کہ دولت سونوں، چاندی، محل، سب نقلی ہیں۔ محبت کے بغیر آدمی ان مانھ قید ہو کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پاگلاں کی طرح سِر ٹکران لگے۔ جد محبت کی گرمی نہ وے تے شاندار محل پیاری عمارت کھنڈر مانھ تبدیل ہو جئیں۔ سونا تے جواہراتؔ کا پیارا گہنا کنداں کو ہار بن جئیں۔ میرے نال وی یوہی ہویو جمال۔ میں اپے اپنا خود غرض فیصلہ کی سزا بھگتی۔ جمال ہوں ہار گئی تِناں دھوکھو دیتاں ویلے مناں یو اندازو نہہ ہویو جے یو دھوکھو ہوں کو داپنا آپ نانھ دے رہی ہاں جمال تم یعقین کر لیو کہ میرا دِل مانھ چھپی وی جمال کی محبت جمال نانھ دھوکھو دین کے باوجود جیئے تھی۔ فِر میرے تے اس محبت کے بشکار جنگ چھِڑ گئی۔ یو جہرو تون اج بدلو لین کی اگ مانھ سڑ رہیو ہے۔ یو تے اُس بدلہ کے سامنے کُجھ وی نہہ ہے جہڑو بدلو تیری محبت میرا ہی وجود کے وندر رہ کے میرے کولوں لے رہی تھی۔ تم نے اک تیز کہواڑی نال میرا جسم کا توتا ٹوٹا کر دِتا لیکن میری روح کا ایسا ٹوٹا کئی بار ہو چکیا ہیں۔ میرا وجود کے اندر رہ کے تیری پاک محبت چیک رہی تھی۔ چِلا رہی تھی ہر پل تے ہر گھڑی مِناں اک ٹھٹھی وی عورت ہون کو احساس دوا رہی تھی۔ جد بُڈھو سلام میرا جسم نانھ چھیر رہیو تھو۔ تے تیری محبت میرے اندر چیخ چیخ کے مِناں کنجری کو ناں دے رہی تھی۔ مِناں اک نوکرانی توں زیادہ کُجھ نہ سمجھے تھو۔ میرا جسم نانھ اپنی عیش تے عشرت کو ساماں سمجھ کے مناں اپنا محل مانھ جگی دِتی تھی۔ جمال ہوں بالکل ہار گئی ہر بار مِناں یاہ خواہش وے تھی کے ہوں تھارو ناں پکار کے تمناں گلیاں، محلاں، پہاڑاں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تے ویراناں مانھ لوڑلئیوں۔ میریں اکھ چوہئیں پاسیں لوڑ رہئیں تھیں۔ تھارا دید کرن واسطے ہوس ترس رہی تھی۔ تھارو لاکٹ وہی لاکٹ (ہار) اپنا سینہ نال لاکے جی رہی تھی۔ یعقین کرو جمال جد تم نے وہ ہار کھس لئیو تے میرا وجود کے اندر چھپی وی محبت کئی سالاں توں بعد مسکراہٹ آئی۔ کئی سالاں توں بعد ایسی خوشی مِلی کہ محبت کی نشانی نے تمناں میرے نیڑے آنیو۔ تم اتناں نیرے آ گیا ہیں کہ میں کدے نہہ سوچیو کہ جمال جہڑیں گل اپنی زبان توں کہہ رہیو وے یاہ تے کُجھ وی نہیں۔ میری محبت نے اس توں زیادہ زہریلی گل کہی ہیں۔ تھاری زہریلی تے میری ویران زندگی مانھ پھُلاں کی مہک رہی ہیں تھارے کولوں دوررہ کے میرا وجود کی ہر گل مناں پاگل کرے تھی۔

''جمال میں کدے سوچیو وی نہ تھو کے کسے دیہاڑے اسے طرح زندگی مانھ مناں تھارے سامنے گل کرن کو موعو مِل جئے گو تم کدے اسطرح چُپ ہو کے میری کہانی سُنیں گا۔ یو وی کِتنوں عجیب اتفاق ہے کہ اج ہوں تمناں اک یسی جگہ ور اپنی داستاں سنا رہی ہاں۔ جہڑی جگہ کدے مہاری مصوم محبت کی پناہ گاہ تھیجمال ہُن مہاری محبت کا مرکز کا تم مالک ایں تم نے جھیل کو کنارو کر یدلئیو۔ جس رمیر وہُن کوئے حق نہہ ہوں تے کدکی لالچ کی اگ مانھ سڑ کے ختم ہو چکی ہاں۔ مِناں یہ گل تمناں سنا کے کُجھ آرام ملیو'' ثریا یہ گل کہہ کے چُپ ہوگئی۔ اُس کی اکھاں مانھ اتھروں کو سیلاب اُمڑ آیو۔

''ثریا'' جمال کا ہونٹھ ہلیا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''جمال ہوں اس واسطے نہہ رو رہی جے تھاری ہمدردی حاصل کر سکوں تھارا جذبات کا فائیدہ اٹھاؤں۔ نہہ جمال، نہہ، یعقین کرو ہوں تمناں اک وار دھوکھو دے کے بار بار دھوکھو نہہ دے سکتی۔

مِناں ہر بار یِوا احساس ستاتو رہیو کہ مین تھاری معصومیت نانھ دھوکھو دِتو۔ تھاری اُچی تے سچی محبت کے بدلے تمناں بربادی دِتی تے ہور کُجھ نہ دے سکی۔ نہ میرے کول اس ویلے کُجھ ہے جے ہوں تمناں دے سکو۔ اپنی جوانی تے ہوں پہلاں ہی نیلام کر چکی ہاں۔ ہُن میرا جسم مانھ کائے تازگی نہہ ہے۔ میرے کول تمناں دین واسطے کُجھ وی نہہ ہے۔ ہوں اج وی جمال تھارے کولوں منگن آئی ہاں جمال ہوں تھارے سامنے اپنی جھولی اڈ کے آئی ہاں'' ثریا نے کہیو

''کے لوڑے تِناں'' جمال نے پُچھیو

''موت'' ثریا نے کہیو

''ثریا میرے کول آ کے موت منگن کو کے مطلب ہے۔ کہ توں مِناں یوا احساس دلاناں چاہوے کہ ہوں اک قاتل ہاں۔ ہوں اک مُجرم ہاں۔ مگر تیں مناں قاتل بنایو۔ اک مجرم بنایو تیرا دھو کہ مانھ آک کے میری معصوم ہستی کھیڈتی زندگی مانھ اگ لگ گئی۔ تیں مِناں زندگی کی کالی تے تلخ حقیقتاں توں واقف کیو۔ تیں مِناں ٹھکرا کے جس سلام کی چھولی مانھ اپنی محبت کا پھُل بھر یا تھا۔ وہ اک ایسو قاتل تھو جس نے اپنا مُنہ ور شرافت کو پردو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رکھیو تھو وہ اک خطرناک مجرم تھو مگر دولت کا بل بُوتا اور وہ سماج مانھ اک معزز شہری کہواوے تھو۔ اک ایسو عزت آلو آدمی نانھ اپنوں بنا کے مِناں اس گل کو احساس کرایو کہ دُنیا مانھ کمزوری نہہ بلکہ طاقت کی ضرورت ہے۔ جس کے کول دولت ہے وہ ہی ہر چیز نانھ خرید سکے یاہ ہی دیکھ ثریا ہوں اک مجرم ہاں اک گنہگار آدمی ہاں مگر میں وی وہ ہی طریقو اپنا کے اپنا مُنہ ور شرافت کو بُرقو لایو تھو۔ اج ہوں دولت تے طاقت کے سہارے اک ایسا مقام ور پجُیو ہاں کہ میرا اشارہ ور لوک کٹھ پُتلیاں ہاروں نچیں۔

ثریا اج میری لڑائی صرف تیرے نال نہہ بلکہ اج میری لڑائی اُن طاقتاں کے خلاف وی ہے جنہاں نے میرا سماج نانھ قیدی بنا رکھیو ہے۔

ہوں انہاں نانھ قیدی بنا رہیو ہاں اپنی طاقت کے سہارے دِنوں دن میری طاقت مانھ بادھو ہو رہیو ہے۔ میں تیرے سامنے تیرا کھسم کا جسم کا ٹوٹا ٹوٹا کیا یو بدلو صرف اس واسطے نہہ تھو کہ اُس نے تِناں میرے کولوں کھس لیو بلکہ اس واسطے وی تھو کہ وہ میری ماں کو قاتل تھو۔ میں اس نانھ اُس وقت سزا دلان کی دُہائی دِتی پر کسے نے میری گل نہ سُنی۔ مگر ست سال بعد میرو قانون حرکت مانھ آیو اُس نانھ اُس کا جرماں تے گناوان کی سزا ملی۔

ثریا توں میرے کول موت منگن آئی ہے اس واسطے کیوں جے ہوں اک مُجرم ہاں جس نانھ کسے نانھ مارتاں مانھ گھبراہٹ نہہ ہوتی۔ ہوں تِناں وی مار سکوں تھو مگر نہہ ہوں اِتنوں ٹھیٹھو وہ نہہ ہاں جے تِناں مار

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھڑوں۔توں اک کمزور تے بے سہارا ہستی ہے۔تیری سزا تیرو احساس ہے ہوں ہر موڑ ور تِناں احساس دوا تو رہوں گو" جمال نے ثریا نانھ اک مکمل جواب دِتو۔

"ثریا تِناں اج میرے توں کسے صلاح کی اُمید نہہ رکھنی چاہئے ہم دوئے اک ایسا خطرناک کھیڈ کا دیکھن آلا ہاں جس کی کہانی ددونہاں نے وی مِل کے لکھی تھی۔توں صِرف دیکھتی رو اس کہانی کو آخر کے وے گو، جمال نے کہیو۔

"جمال تم اس جرم کی دُنیا مانھ کد توڑی بدلا کو راگ گا تا رہیں گا۔کد توڑی قتل ،خون، تے دوجاں نانھ ددوکھا دیتا رہیں ۔کد توڑی مِناں میرا گناہاں کو احساس دوا تا رہیں گا۔ہوں خود ہی اپنی مرضی نال تھارے ہتھوں مرنوں چاہوں۔یو وی ہو سکے جے میرو خون بدلہ کا اِن شعلاں نانھ بُجا سکے۔

"ثُریا خدا واسطے چلی جا اِتوں۔بس ہوں ہُن جو ہاں وہ ہی رہنا چاہوں۔ہُن میری منزل چکر مانھ ہے" جمال نے کہیو

"مُڑ آوٗ جمال خدا واسطے تم فِر اک دفعہ معصوم جمال بن جاوٗ۔ جس نانھ لوک پیار کریں تھا۔اک سِدھی سادی زندگی بسر کر لیو وہ ہی سِدھو سادو ر جمال بن جاوٗ۔جہڑو گل کرتاں ویلے شرم نال لال ہو جئے تھو۔ثریا نے جمال نانھ کہیو۔

"ثُریا میرا جرم تے دُنیا مانھ چھپیا واہیں،توں جانے اس واسطے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مِناں مجرم کہہ۔ وے لوک جانیں جھڑا اپنا جرماں کی وجہ توں میرا پنجہ مانھ پھس گیا ہیں۔ باقی دو جو عام لوک تے مِناں عزت آلو آدمی سمجھیں۔ مِناں بروتے شریف آدمی لقب دِتو جئے'' جمال نے کہیو۔

''لیکن کیا توں اپنا آپ نانھاس کے قابل سمجھے کیا تیرو ضمیر اپناں جرماں ورلعنتاں نہہ کر رہیو۔ جن کی فہرست تیرا پتہ مانھ ہے۔ جمال آوَاج مِناں سزا دے کے سب گُجھ پُہل جاؤ''

''ثُریا، ہوں جو گُجھ اج کر رہیو ہاں۔ اج کی دُنیا مانھ زندہ رہن واسطے وہ ہی سب گُجھ کرنوں پوئے لیکن توں پُہل رہی ہے کے تیں اک دفعہ میری معصومیت نانھ میری بے وقوفی سمجھ کے اک ایسا ہی بڑا تے شریف آدمی کا پیران ور میرا پیار کی قربانی دِتی تھی۔ جمال کہیو۔

مِناں ہی دیکھو میری خودغرضی کو کے انجام ہویو۔ ہوں موت کی عرض کروں مگر مِناں موت نہہ مِلتی۔ اگر اس رستہ توں کوئے فرسدھار فرار ہو کے اپنی سدھی سادی زندگی آلے پاسے مُڑ آئے تے اس کی سب توں بڑی جیت ہے۔ ثریا نے جمال نانھ کہیو۔

''نہیں ہوں اس دُنیا مانھ مُڑ کے نہہ جانوں چاہتو جِت جھیب ور جندرولا کے ہر ظلم نانھ برداشت کرنوں پوئے۔ لوک تھارے کولوں اپنوں حق کھس لیئیں۔ تِناں ڈاکواں ہاروں لُٹ لیئیں۔ تھاری آرزو، ارمان تے خواہش نانھ اپنا پیراں کے مُنڈھ مَل دَل دئیں تے توں آوی نہ کر سکے۔ توں مِناں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس دُنیا تون باہر نکلن کی صلاح نہ دے توں اپنے واسطے سدھو رستو لوڑنوں چاہوے تے جا توں آزاد ہے۔ مگر ہوں ہر ویلے تِناں تیرا گناہاں کو احساس دواتو رہوں گو" جمال نے اِتنوں کہہ کے جلدی اُٹھیو تے تیز تیز قدم چاتا تان اُتوں چلو گیو ثڑیا نو یکلی کھلی جمال نانھ جاتا درکھوریاں دیکھتی رہی۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نوموں حصو

ہُن ہم زیادہ دیر توڑی برداشت نہہ کرسکتا ہُن جمال ساری حداں نانھ پار کرن لگو ہے۔ اگر جمال اس طرح ہمناں ڈراتو رہیو دھمکیں دیتو رہیو تے اک ویلو آوے گو جد ہم شڑکاں ور گداگری کرتا نظر آویں گا۔ طاروقی اپنا شاندار کمرہ مانھ اپنے اگے پچھے بیٹھا وا گُجھ عزت آلاں لوکاں نانھ کہہ رہیو تھو

طاروقی کا دیوان خانہ مانھ اج بری بڑی شخصیت جمع ہوئین شہر کا گجھ بڑا سرمایہ آلا معزز لوک نظر آ رہیا تھا انہاں مانھ خواجہ بلال صاحب جہڑو سونا کو اک بڑو بیوپاری تھو احمد خان جہڑو سٹیل کو کاروبار کرے تھو عزیز احمد جس کا اپنا سینما حال تھا ڈاکٹر جیلانی جہڑو شہر کو منیو وہ ڈاکٹر تھو، ایس پی رحمان، سیکٹری اونکار ناتھ، سونیا پرکاش، ایگزیکیوٹو انجینیر وقار احمد، منسٹر جواہر احمد تے دو جا عزت آلا لوک شامل تھا اج ہر کوئے حیران تھو ہر کسے کی اک ہی شکایت تھی

”جمال حد توں زیدہ بدھتو جا رہیو ہے میں کہیو جمال کول آنوں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جان وں بند کر دیئو اس کا پَر کپ شڑ وتاں جے حملو نہ کر سکے نہیں تے وہ اسمان ور چھا کے مہارے ور پتھران کی بارش براوے گو ہمناں تباہ کر دے گو اس کو ارادو خطرناک ہے وہ مارو کا فیوتنگ کر کے خوش وے'' طاروقی ساتھیاں نانھ کہہ رہیو تھو۔

''مولانا جمال ملک واسطے خطرو ہے وہ ہم ساراں نانھ چھیڑ کے خود اپنے واسطے زہر کو کھو کھُن رہیو ہے جس مانھ وہ اک تہیاڑے ٹہہ جئے گو وہ ہمنا ہی نہہ بلکہ سارا ملک نانھ تباہ کرنوں چاہوے اس نانھ بُرائی کی سزا دینی ہر وطن پرست کو فرز ہے''

ئاہ گل شہر کا مشہور پڑ منیا وزیر جناب جواہر احمد نے کی

''چھوڑو منسٹر صاحب تم اپنی بولی بول رہیا ہیں ہوں دیکھ رہیو ہاں کہ جمال ہر تیاڑے اک بڑی طاقت کا روپ مانھ اُبھر رہیو ہے۔ اس نے تھاران جیئیا منسٹراں نانھ خرید لئیو ہے تاھری حکومت کا بڑا ابرا عہداں آلا اس کے اگے نوکران کی طرح کھلاویں'' سونا کا بپاری خواجہ بلال نے کہئیو۔

''بلال صاحب ہوں جونوں کہ تم جمال توں اس واسطے ڈریں کیوں جے اس نے تھاری چالاں کو راز جان لئیو ہے اس نانھ پتو چل گئیو ہے کہ نکلی سونا کا پونڈ کِت ہیں سونا مانھ تم کس طرح تے کِت ملاوٹ کریں تھارو راز جان کے اس نے لکھاں روپیا بٹور لیا ہیں مگر اس کو یو مطلب نہہ کہ تم اسے طرح اس ٹھگ تے تہمکی دین آلا کا شاراں ور نچتاں ریں ہمناں اس کولوں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خلاصی لینی وے گی شہر کا ایس پی نے بلال صاحب نانھ سمجھایو۔

''چھوڑو پولیس کی زبان نہ بولو ہم نے دیکھ لیو کے تھاری پولیس کے ہے تے تم کے ہیں۔ جمال نے ہم سبناں نانھ قیدی بنار کھیو ہے تے آپ آزاد پھرے۔ اُس نے اپنی طاقت کا بل بوتا ور ہم ساراں کے اگے پچھے ڈر کی اک قند بنائی ہے تیں تے تیری پولیس نے کے کئیو ہے جمال کو تم خود جانیں کہ جمال اک غیر قانونی چنگی چور ہے اک خونی ہے بدمعاش ہے فِر کیا تم ان عہدان نانھ اس کے خلاف استعمال کر سکیں پولیس کا ریکارڈ مانھ اس کو ناں ہی نہہ۔ تم سارا جمال کولوں ڈریں۔ تھاری پولیس نفری اس کا پنجاں مانھ اسطرح دبی وی ہے جس راہ کا باز کا پنجا مانھ چڑی کو شکار پھسیو وے۔ احمد خاں نے کہیو۔

بلال صاحب تے خان صاحب کو غصو دیکھ کے شہر کا اک بے ایمان سکٹری امکار ناتھ نے بولنوں شروع کئیو''بلال صاحب۔ خان صاحب تے دوجا صاحبان کی ہاں مانھ ہاں ملاناں نہہ چاہتو کیوں جے اس ویلے ہم کسے سرکاری میٹنگ مانھ موجود نہہ بلکہ اک محفل مانھ موجود ہاں ہم ساراں کو اک مقصد ہے ہم اک دوجا نانھ چنگی طرح جاناں مارو سبناں کو سماج مانھ اک اُچو مقام ہے اس مقام ناں برقرار رکھن واسطے ہمناں مختلف رستہ اختیار کرناں ویں گا نہاں نانھ قانون کی نظراں مانھ جائز نہہ سمجھیو جاتو مگر اُس کو یو مطلب نہہ جے ہم غلطی ور ہاں۔ اک دوجا کی مدد کر کے اک

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دوجو کو راز سینہ مانھ دفن کر کے بڑی آسانی تے رازداری نال کافی دولت حاصل کر رہیا ہاں۔ ہم اِت اس ذاتی محفل مانھ اک ہاں۔ احمد خان در دیکھو اس کی اِت دس کوٹھی بنان کو کارخانوں وی نہہ ہے مگر اس نے مہاری مدد نال تقریباً پنجاہ ٹین کا کارخانہ کی رجسٹریشن حاصل کر لی۔ اس نانھ اِت ہم اک رجسٹریشن ور ہزاران ٹن سٹیل دین کی منظوری کراواں یاہ منظوری لے کے اس نانھ کلکتہ توں ٹین ملے۔ بنک کو چئیر مین کروڑاں روپیاں کی ایل سی کھول کے اس نانھ اس ٹین ما بمبئی رپورٹ ور حاصل کرن کو حقدار بناوے۔ جد جمال درمیان مانھ اگے آکے احمد خان کو راز فعاش کرن کی تمکی دے تے یاہ تمکی صرف اُس کے خلاف نہہ بلکہ ہمساراں کے خلاف ہے۔

اج خواجہ صاحب کا دربار مانھ بلال صاحب موجود ہیں عزیز صاحب تے سارا معزز موجود ہیں پر اک اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اک دوجا کی مدد کرے جد ہم لوکاں نانھ سکٹرے مانھ بیس کے کسے ایسی نویں سکیم کو علم وے جس کے ذریعے لکھاں کی دولت حاصل کی جا سکے تے ہم جلدی ہی اپنا کسے آدمی نانھ اطلاح دیاں۔ جد حکومت ٹیکس ور چھاپو مارن کو فیصلو کرے تے ہمناں گجھ سکنٹاں مانھ اس کی خبر مل جئے ہم بچ جاں۔ کدے مہارا انچوں کسے نانھ اپنا عہدہ توں تبدیل کرن کی گل چلے تے منسٹر جو ہر صاحب اک اشارہ ور اس کی تبدیلی نانھ رکواویں۔ جد منسٹر صاحب نانھ ووٹاں کی ضرورت پوئے تے خواجہ صاحب کی تقریراں کو سہارو لییں۔ اس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

طرح ہم ساراا ک طاقت بن گیا ہاں ۔ جمال ہم ساراں واسطے خطرو بن رہیو ہے اس نے ڈاکٹر جیلانی تے سونیا پرکاش نانھ وی تمکیں دِتیں۔ اس واسطے ہمناں چُپ چاپ تماشیاں کی طرح اس کی بدتی طاقت نانھ دیکھنوں نہہ چاہیئے۔ امکار ناتھ نے اک لمی تقریر کی دیوان خانہ مانھ موجود سارا لوک چُپ ہو کے سُنتا رہیا۔ امکار ناتھ نے جد تقریر مکائی تے اک دوجا نانھ سارا گُم سُم نظراں نال دیکھن لگا۔

امکار ناتھ یو لہہ خالی چک تے اُس نانھ اپنی مرضی کے مطابق رقم لکھ دس لکھ بی لکھ جتنی چاہو ے بھر لے یاہ رقم میری طرفوں تِناں انعام ہے قد توں جمال نانھ ختم کرم مانھ کامیاب وے بلال صاحب نے چک بُک اپنا سیکٹری کے پاسے سَٹ کے کہیو۔

''بلال صاحب تم جزبات نال کم لے رہیا ہیں یو پلان اک ہی آدمی کو نہہ بلکہ ہم ساراں کو سانجو ہے جمال نانھ مکان نال صرف تھاری غرض پوری نہہ ہوسیں بلکہ ہم ساراں کو مطلب نکلے گو امکار ناتھ نے اپنا مُنہ ور بُزدلی کو ہاسو بکھیر تاں مانھ کہیو۔

''جمال نے آخر ہم ساراں نال کیوں ٹکر لی وہ مارو ساتھی کیوں نی بنیو'' وقار نے سوال کئیو۔

''بس ہم ساراں نانھ ہران واسطے وہ ہمناں توڑ رہیو ہے تاں جے وہ اپنی طاقت کو مزاہرو کر سکے وہ ہر ویلے مہارا نال کھیڈے مہاری عزت

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نانھ مِٹی مانھ ملان، مہاری پگ اچھالن مانھ اا‌س نانھ مزو آوے۔

ہُن ہمناں صرف اک جمال توں نہہ بلکہ ہر آدمی کولوں ڈرنوں لوڑے چاہے وہ کتنوں ہی معمولی آدمی نہ وے۔یا ہی دیکھ لئیو جے چھوکرا رشید نے عزیز احمد کی لڑکی سلیمہ کے نال چھیڑ خوانی کی خواجہ طاروقی نے اس نانھ چِڑ کیو وہ ہرام زادو خواجہ ورنج پئیو خیر اس کی بے حودگی ور رحمان صاحب قانون نانھ حرکت مانھ لیایا تے اس نانھ حوالاٹ بند کر دِتو۔مگر جمال خواہ مخواہ اس معملا مانھ ٹنگ اڑان لگو یو نہ کسے بے پاری کو معملو ہے نہ پیسہ بٹورن کو رستو فِر اس معملا مانھ جمال نے کیوں دلچسپی لی۔اس کی ضمانت دِتی اس نانھ جیل توں چھڑ کا یو۔

اس توں پہلاں جمال نے مِناں اک اجئ تمکی دِتی اک معمولی گُڑی جس کی لڑکی نانھ مہارا ساتھی وزیر جواہر احمد نے بالغ بنایو تھو جمال کی مدد حاصل کرن مانھ کامیاب ہوئی جمال نے سونیا پرکاش تے مِناں ایسیں تمکیں دتیں کہ مجبوراً ہمناں وہ کم کرنوں پئیو جھڑو ہم نہہ کرنوں چاہواں تھا ڈاکٹر جیلانی نے اپنا جذبات کو بر پور اظہار کیئو۔

فِر فائدو کے ہے مہاری دولت کو مہاری شانو شوکت کو جد ہم اپنی مرضی نال ساہ نہہ لے سکتا ہوں کھوں کدے ہم سارا اس ویلے رل مِل کے کوئے فیصلو کرن مانھ کامیاب نہ ہو یا تے ہوں اس پائی چارہ توں کنی ہو کے جمال کی عزت کرنی قبول کرلئیوں گو۔کدے تم سارا لوک میری گل نال سحمت

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ویں تے ہم اس مصیبت توں خلاصی حاصل کر سکاں'' امکارناتھ نے کہیو۔

''کے کہنوں چاہوے توں عزیز نے پچھیو

میرا دماغ مانھ اک ایسی تجویز ہے جس ور عمل کر کے ہم جمال کی بدتی طاقت نانھ ختم کر سکاں امکارناتھ نے مسکراتاں مانھ کہئیو۔کے ہے جلدی بول، عزیز نے کہیو

''قتل'' اس کو قتل کر دیئو امکارناتھ نے صلاح دِتی تھوڑی مُدت توڑی سارا حیران ہوگیا انہاں کا چہراں کو رنگ فک ہوگئیو'' ہاں قتل یاہ گل مہارے واسطے کوئے نویں نہہ ہمنے کافی دفعہ پہلاں وی اسے طرح اپنا پتھر رستا توں ہٹا دِتا۔ منسٹر جواہر احمد نے کہیو۔ منسٹر صاحب جمال اک پتھر نہہ بلکہ اک بڑی پہاڑی ہے اس نانھ اڈان واسطے میرا کول بارود ہے ایس پی رحمان نے گفتگو مانھ کہیو

''جلدی کُجھ کرو میرا دِل کی دھڑکن تیز ہو رہی ہیں شاید دوروپین آلو ہے بلال صاحب نے اپنو سینوں ٹھپتاں کہیو وقار احمد تے دوجا ساتھیاں کا متھا ور پرسے چون لگو۔ ساراں کا دِل دھڑک رہیا تھا

''ہاں میرو بارود ہے اصد پاچو اک منیو وہ گنڈو اک بے رحم قاتل اصد پاچو شہر کا ساراں گنڈاں تے بدمعاشاں ور راج کرے'' ٹھیک ہے ہمناں منظور ہے امکارناتھ نے تاولاں کہیو

ہم وی اس فیصلا کے نال ہاں طاروقی نے دوجا ساتھیاں نانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کہیو۔اس توں بعد ساراں کا مُنہہ ور حیرانگی کا آثار پیدا ہو گیا۔اس توں بعد حکومت کی بنائی وی سب سِٹی سکیماں ور روشنی پائی گئی تے اک دو جانانھ سمجھان کا نواں طریقہ بنان کا سلسلہ شروع ہویا۔

بحث مباحثہ توں بعد وازوان کو دور شروع ہویو۔خواجہ طاروقی نے اپنا مشہور باورچی حبیب وازہ کے ذریعے کھان کا تقریباً بائی کھائبہ پکوایا تھا ساراں نے ہستاں ہستاں ہتھ تو یا دستر خوان ڈاہیو گیو طاروقی نے بِسمِ اللہ کی آواز دِتی۔امکار نے اُچی آواز نال کہیو "اج ہم شروع کرلیاں گا یو وازوان اس دعا کے نال کہ جمال کا قتل کی خوشی مانھ دوبارہ طاروقی صاحب کا گھر مانھ اک ایسو ہی وازوان کھان واسطے ملے۔سارا کھان واسطے ہتھ اگے بدھایا ہی تھا کہ اُچی آواز نال درواز و کھلیو "ہائے ہوں مر گیو خون ڈبیو وہ اک لم ترنگو شخص لڑکھڑا تو وہ کمرہ مانھ داخل ہویو تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ کے اندر اک شتیر کی طرح ڈھہ پیو۔کمرہ مانھ موجود معزز لوک کھلا ہو گیا ساراں نانھ جس اراہ سپ سُنگ گیو وے کسے نے وی اس خون نال پریا وا جسم کے کول جان کی جرت نہ کی سارا ڈر گیا۔اس واسطے اس توں دور کوئے آدمی سنجیان نہ سکیو آخر ایس پی رحمان جرت نال کم کیو اس نے اپنا چِٹا بچوں رمال کڈیو تے اس کو مُنہ صاف کرن لگو "اصد پا چو" ساراں نے اس کا مُنہ نانھ پچھان لئیو۔

"ہاں تھارو بارود تے جمال کو قاتل ہاہاہا۔۔۔" درواز و کھلیو جمال اُن نانھ کہہ رہیو تھو

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''جمال'' ساراں کا پیراں کا منڈوں زمین ہلن لگی

رحمان صاحب یو ہے وہ خطرناک گنڈو تے بدمعاش جس نانھ تھارے ور یعقین ہے امکار ناتھ توں اپنا آپ نانھ چالاک سمجھے اک بزدل آدمی ہون کے باوجود جمال نانھ مارن کی سلاح پیش کر رہیو ہے یو دیکھ تیری سلاح کو نتیجو تیرے باندے اصد پاچو موجود ہے اس نانھ کہو جے یو جمال نانھ مار چھوڑے اصد پاچہ نانھ میں صرف تیری وجہ توں نہہ ماریو تم لوکاں نے اس نانھ مِناں مارن واسطے چُن لئیو بلکہ اس واسطے اس نے میرا دوست رشید کی بے عزتی حوالاٹ مانھ کی جمال نے اُن لوکان نانھ کہیو۔

دیوان خانہ مانھ موجود لوک بلیں بلیں سمجھن لگا ایس رحمان نے چھتا بچوں پستول کڈ کے جمال نانھ کہیو اپنا ہتھ اُپر چا

واہ ایس پی رحمان تیرا اپنا کم رہیا ہین تے مِناں ہتھ اُپر چان واسطے کے کہہ کدے توں اج سچ مچ اک ایماندار پولیس افسر ہوتو تانھ اسطرح بزدلاں کی طرح تھاری آواز نہہ کمتی۔ اسطرح تھاری ٹنگ نہہ لرکھڑاتیں جمال نے تنظیہ لحجہ مانھ کہیو۔

''ہوں گولی مار دیئوں گو ہتھ اُپر چا، ایس پی نانھ واقعہ غصو آئیو، رحمان پستول چُپ کر کے چھتا رکھ تون میرا اور گولی نہہ چلا سکتو جمال نے یعقین نال کہیو ''کیوں'' رحمان نے کہیو

اس واسطے کیوں جے تیں اج جہڑی میٹنگ اِت بلائی ہے اس کی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ریکارڈنگ ہو چکی ہے تیری ہر گل ٹیپ ہو رہی ہے ات مولانا کا کمرہ مانھ مارا آدمیاں نے اک مظبوط مائک لائی وی ہے اس کمرہ مانھ ہون آلی ہر گل بات ہم اِتوں کئی میل دور ہم اپنا کمرہ مانھ سُن رہیا ہاں ۔ تم جھڑی کھیڈ کھیڈیں اس اک داؤ پیچ ہم جانا۔ تم سارا لوک اتنا بزدل ہیں کہ مِناں گولی مار کے قاتلاں کی لسٹ مانھ اپنوں ناں درج نہہ کرانا چاہتا تے یوکم دو جاں کولوں کراناں چاہویں تے اپنا گناہواں کو پر کو دوسراں ور چڑاویں ایس پی رحمان نے جمال کے پاسے پستول تان لئیو۔''

رحمان پستول جلدی چنتا مانھ رکھ نہہ تے گولی نِکل جئے گی ہم ساران نانھ گرفتار کیو جئے گو میرہ بچہ یتیم رہ جئیں گا نہین پھینک چھوڑ یو پستول ، بلال نے رحمان کا ہتھاں بچوں پستول کھس لئیو وہ جمال کیں گلاں توں اتنوں گھبرا گئیو کہ واقعہ ہی کمن لگ گئیو۔

''ہا۔ہا۔ہا۔ یاہ ہوئی نا چنگی گل ، جمال کا منہ چوں اک زور آلی ہسن کی آواز نکلی۔

''جمال کمرہ مانھ اگے بدھن لگو ، وے سارا خوف تے دہشت کا عالم مانھ اُس نانھ دیکھ رہیا تھا وے سارا اپنا آپ نانھ بے بس محسوس کر رہیا تھا۔ جمال اُن کے نیڑے پجُیو ِفر اُس نے عزیز احمد کو گربان پکڑ کے باہر آلے پاسے دھریو۔ عزیز کی زبان ور جس طرح جندرو لگو وہ وے۔ اس کا منہ توں کوئے آواز وی نہ نِکلی ۔ عزیز اج ہون تیرے کول آیو ہاں ۔تمناں یا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گل کہن جے تم اپنی دِھی سلیمہ کو بیاہ رشید سنگ کروا چھوڑ و عزیز کے بہڑے اجاں خاموشی کو اندھیر و تھو۔

عزیز میری حسرتاں کی ھِسیاں کا طاق کھول مُنہ تین گُجھ بول کائے ان کی گل کر دیکھ میری منشا ہے جے کل میرا ہوٹل ماں سلیمہ تے رشید کی شادی ہو جئے بول گُجھ جواب دھے عزیز کوئے جواب نہہ دے سکیو۔

دیکھ جمال مِناں اک گل کہن کی اجازت دے ڈاکٹر جیلانی نے جمال نانھ اپنی عرج پیش کی۔

بولو، ڈاکٹر صاحب، کے کہنوں ہے جلدی بولو، ہوں عزیز کی زبان تیں شادی واسطے یو اقرار سنوں چاہوں ہاں تم جلدی دسو کہ تم کے کہنی چاہویں جمال نے ڈاکٹر جیلانی نانھ گل کرن کی اجازت دِتی۔

"جمال ہوں تیرا پیر پکڑوں میری عرض سُن، ڈاکٹر جیلانی نے کہیو، صرف زبان جمع خرچ کریں۔ میران پیراں وروں ڈھو فردس کے کہنوں ہے جمال نے ڈاکٹر نانھ کہیو۔

ڈاکٹر جیلانی گُجھ ساعت پریشان ہویو۔ اس نے پیران ورٹھنوں بس اک دکھاوا کا طور کہیو۔ لیکن اس گھڑی جمال نے اس نانھ پیراں ور ڈھن کو حکم صادر کیئو۔ اس نانھ اس گل کے سِوا اور وکئے چارو نظر نہہ تھو آوے۔ جیلانی جمال نانھ خفے وی نہہ تھو کرنوں چاہوے جیلانی حقیقت مانھ جمال کا پیراں ور ڈھ گیئو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال صاحب میرو عزیز نال کوئے ساک نہہ جرتو وہ میرو کجھ نہہ لکتو۔ ہوں تمناں صرف یاہ گل کہنوں چاہوں جے اس سماج مانھ تھاری عزت ہے۔ اسے طرح ہم سب سماج مانھ اپنوں مقام رکھاں اس سماج مانھ عزیز تے اس خاندان کی اک عزت ہے ہم جتنا وی پیسہ تے دولت اگھٹی کراں یہ سن مہارے درمیان چھپایا وارازاں کی گل ہے۔ ہو ٹھے سماج مانھ مہاری عزت ووقار کی بانگ دیں۔ مہارا بچاں کا رشتہ معزز خاندان مانھ ویں۔ چنگا جائیداد شعرت کو دیہ نہہ لتھو جے تے عزیز اپنی تہی سلیمہ کی شادی کا بندن بدھے تاں گیروی ہم پلہ تے برابر کو ہونوں چاہیئے۔ اس کے کولے دولت ہونی چاہیئے۔ خاندان وقار تے شعرت ہونی چاہیئے۔ اک ماں باپ اپنی تہی نانھ ایویں ڈنگیں ڈابیں نہہ پھینک چھوڑتا، رشید اک بے روزگار گیدرو ہے اج توڑی اس نے بس اک وظیفہ کے سہارے تعلیم حاصل کی ہے جس کولے تن ٹکن واسطے لیر نہہ نہ کوئے اپنی ٹہاری ڈوگی وہ عزیز کی لاڈلی تہی اکلوتی گیری نانھ کس راہ تے رِکت رکھ سکے۔ جمال جے تم اس مسلہ مانھ جور جفائی کریں گا یا تھارا مقدراں کی ناانصافی گنی جئے گی ہم سارا اس بارا مانھ کجھ توں کجھ کرسکاں ہم اس کا پیراں مانھ سونو چاندی کا انبار لا سکاں وراسطرح اپنا نِکاں کی عمر برباد نہہ کرسکتا نہ صرف عزیز کی طرفوں بلکہ موجودہ جتنا وہ باعزت لوکاں کی طرفوں عرض کروں کہ ہمناں اپنی عزت کی چادر قدماں ہیٹھ نہہ گلندنوں چاہیئے۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہمنان سراں کا تاج گلنڈن ور مجبور نہ کرو جیلانی نے جمال ناتھ کہیو۔

''جمال چُپ چو یتو کھلو رہیو اُس کا چہرا اور خوشیاں کی کلی مسکراویں تھیں ہاں ہم سارا تھارہ کنی محبتاں کا رشتاں کا پُل بدھاں ہم تھاری دووستی واسطے ہر دولت قربان کر سکاں۔ مولانا طاروقی نے کہیو۔

جمال کھلوتلو یاہ گل سنے تھو'' جی ہاں جمال صاحب ہم سب تمناں ہر مہینے بی بی لکھ روپیا کی موٹی رقم با طورِ نظرانہ دئیاں کراں گا۔ لیکن تمنا فر وی یو واعدو کرنوں وے گو کے مہارا کسے وی اندرونی مسلہ مانھ دخل اندازی نہہ کرسیں۔ ہم تمناں اپنا مخصوص افراد تصور کراں۔ امکارناتھ نے بڑی چالاکی نال یا گل کہی۔

''جی ہاں، جمال صاحب ہم سب ہر مہینے بی لکھ روپیہ کی رقم تمنا دے کراں گا سراں نے یعقین دِتو اس مانھ تمناوی فائدو ہے منسٹر جوہر نے کہو۔ جرگا مانھ موجود سارا لوکاں کی گل سُن کے جمال نے کہیو گر گٹ کی طرح تھارا خیال بدلنوں وی کمال ہے اجاں ہنیں تم لوک کُجھ ہی وقت پہلاں جمال کا قتل کی سازش کریں تھا ہُنیں تھوڑی دیر پہلاں بڑی جوشیلی تقریر کر کے جمال ناتھ ناقابلِبر داشت تصور کریں تھا لیکن چھٹ مانھ ہی یہ لہجہ بدلیا میرا نال تم اسطرھ مخاطب ہو یا جس جے سب کجھ ہوں ہی ہان جس طرح کے تھاران دِلاں مانھ میرے واسطے اتنی محبت کا دریا ٹھاٹھ ماریں ہوں وی تمنا چنگی طرح جانوں نہ تھارے کول زبان تے نہ کوئے ضمیر۔ جنگلاں مانھ رہن

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

آلاں گدڑان کی طرح تمناں مراڑ کھان کی عادت وے۔ تم بے سہارا لاچار لوکاں کے باندے شیر بن کے بیڑ یاویں تے تم شیر نانھ باندے دیکھ کے بے غیرت لومڑی کی طرح محتاج تے غلام بن جائیں۔ تھارا جین کو کسے نانھ کے فائدو۔ یو غریباں کو خون ہوں تمناں کھوں بلال صاحب تم دسو جے نکلی کھوٹو سونوں بیچ کے تمنیں کتناں غریباں کا گھر اُجاڑیا جد کدے وی یہ بے سہارا لوک تھارے کولے پانی شکایت مجبوری لے کے آیا تے تم نے رحمان کی مدد لے کے انہاں نانھ حوالاٹ شاہ کالی کوٹھی مانھ بند کروا دِتو تم سب گریباں کو خون چوسیں کدے کوئے پولیس کے کولے اپنی مصیبت دسن جئے تے رحمان کا آدمی انہاں نانھ تِکا مار کے باہر کڈھ شوڑیں منسٹر وی انہاں کی گل نہہ سنتو۔ ور کے مجال کہ کوئے شخص اس کی خلاف مُنہ تیں حواس کڈے۔ احمد خان بمبئی مانھ باندے باچھڑ ناکس ہال حیرا پھیری مانھ بیچہ اُت اس نانھ ٹرانس پورٹ سب سِڈی ملے کوئے پچھن آلو نہہ یہ سب تھارہ جُتیں کٹھ پُتلی ہیں۔ تھارو لوکان کو کوئے دین مذہب نہہ۔ کسے شخص نے جمال نانھ جواب دین کی ہمت نہہ کی۔ رشید میر و دوست ہے اک ایماندار نوجوان ہے تم کیوں غریب نانھ ستاویں۔ عزیز اس نانھ اس واسطے نہہ چاہتو کیوں جے اس کولے دولت نہہ تم لوکاں کی طرح کمینوں پن اس مانھ نہہ۔ اک تے اس کی کسے نال بن سر نہہ کھتو یاہ گل دسو تھاری یاہ غلط سوچ بنے کس طرح۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خواجہ طاروقی نے رشید جیسا فرشتہ گدرا نانھ حوالاٹ کی کوٹھی مانھ بند کروایو تے اس کے بدلے عزیز کی شاباشی قبول کی اک دوجا کی مدد کرتے ویلے تم پہل جئیں سارا رحم ۔تھارے باندے بس سب کُجھ ددولت ہی ہے۔ کجر توڑی یوہ کُجھ ہوتو رہ گو، کجر توڑی انہاں کی محبت سونا تے چاندی کا بُتاں ور قربان کرتان ریں گا۔ کجر توڑی غریباں کی محبت کا تم سوداگر ریں گا۔ جمال جزباتاں کا عالم مانھ چیخ اُٹھیو۔ ور کسے نے جواب نہہ دتو۔ جمال جذباتان کا دریا کی مانند درڑتو جئے تھو۔

ایرا میرا نال وی اسے طرح ہویو پہلاں میری محبت خریدی گئی فر محبتاں کی بولی لائی حضرت یوسف کی طرح سستے مُل بزاراں مانھ نیلام کی میری کسے وی ہمدردی ور سارا مکر گیا کیوں جے محبت سونا کی خوبصورت آلنا مانھ پھسی وی تھی۔ اک دوشیزہ گیری کڈھن واسطے اک پولو پالو اولڑ جو گیرو جس کدے دولت کی طاقت نانھ سمجھن کی کوشش نہہ کی۔ اس گیری نال محبت کرن لگو جہڑی طاقت ور سرمایہ داری کی سنگلاں مانھ جکڑی وی تھی وہ الگڑ جئی گیری اس دولت کا آلنا بچوں آزاد پنچھی کی طرح باہر نکلنو چاہوے تھی جت کھلے دِل آزادی نال مچکولہ کرن کی فضاوے۔

سلیمہ نے اپنوں پیار رشید کی گھُپ اندھیری دُنیا مانھ محبت کا چراغ نال روشن کی۔ کِدے یہ چراغ گُل کیا تے دور کیا۔ تے رشید کی کشتی یا وہ بیڑی ڈبتی جئے گی فر مشکل ہو جئے گی جے کشتی کنارہ ور نہہ لگسیں خورے اس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ویلے رشید نہہ ہوسیں بلکہ جمال بن کے تھارالوکاں کولوں بدلو لئے گو۔ جمال عزیز سنگ مخاطب ہو کے کہن لگو۔

''عزیز ہون تمناں کہوں جے کل اپنی تہی سلیمہ نانھ اپنے سنگھ میرا ہوٹل مانھ لے آیئے۔ جت تھاری مرجی سنگھ سلیمہ کو بیاہ رشید سنگ وے گویا محبت تے دولت کی لڑائی ہے میں یاہ جنگ اک دفعہ دولت کے اگے ہاری تھی لیکن اج ہوں رشید نانھ ہارن نہہ دیسوں۔ اج رشید کی کامیابی میری کامیابی ہے اج رشید کے نال جمال ہے جہڑو تھاری رگ رگ توں واقف ہے وہ جانے جے تم طاقت نماڈر پوک ہیں لاچاری بے کسی مجبوری نانھ تم اپنوں شکار سمجھیں۔ رشید تے سلیمہ کی شادی جمال کی خواباں کی تعبیر وے گی جے رشید تے سلیمہ کے درمیا نکسے نے رکاوٹاں کی کندھ چاہڑی تے ہوں اس کندھ نانھ رہڑ چھوڑو گو جے کدے کسے وی شخص نے اس بیاہ کے خلاف کائے گل کی تے ہوں اُس کو گھاٹو گھُٹ چھوڑوں گو تباہی بربادی کا دروازہ کھول چھوڑوں گو جمال نے بھر بھڑاہٹ کی جمال کی گلاں تین سارا کم اُٹھیا۔

صرف عزیز احمد نے غُصہ مانھ بھڑ بھڑاتاں کُجھ گل کرن کی کوشش کی جمال صاحب اس دُنیا مانھ آخر رشید کو وی کوئے وے گو۔ میرو مطلب ہے جے اس کو ماں باپ خاندان۔

''رشید حرام کی اولاد ہے۔ جمال نے تسلیم کیئو۔

''کیا'' سارا چیخ اُٹھیا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال کے کہہ رہیا ہیں کہ ایراتم مذہب تیں واقف نہیں۔ اک حرام کی اولاد ناں کون بیاہ دھ گو۔ خواجہ طاروقی نے جمال نانھ سمجھان کی کوشش کی۔

مولانا ہوں تیرے تیں زیادہ مذہب کی جانکاری رکھوں۔ گنہگار رشید نہہ بلکہ وے ہیں جنہاں نے لذت کی خاطر جُرم کیا۔ جنہاں کا گنہاواں کو نتیجو رشید ہے۔ جمال نے کہیو۔

کون ہین وے لوک منسٹر جو ہ رنے کجھ ڈرتاں ڈرتاں یہ گل کیں اُس نانھ شک پئیو جے اس کا سارا رازاں کی پُوڑ نہ کھُل جئے۔ رشید کی پیدائش ڈاکٹر جیلانی کی دختر شبنم کے گھر ہوئی جمال نے فرانکشاف کئیو گھُم کوٹھی مانھ جس طرح توف پٹھے سارالرز اُٹھیا۔ یو تے بالکل چھوٹھ ہے۔ ڈاکٹر جیلانی چیخ اُٹھیو۔ ڈاکٹر آخر صل اصل وے حقیقت بھاندے آ جئے اج تیں چووی سال پہلاں ڈاکٹر جیلانی کی دِھی نے شہرت کا نشہ مانھ مست ہو کے اپنا کنوارہ جسم ناں دوجاں کے حوالے کئیو۔ اُس نے تے اپنی جوانی کو خوب لطف لیو لیکن بدقسمتی جے اس کا پیٹ مانھ اک حرام کی اولاد پلتی رہی جد شبنم کا ماں باپ نانھ اس گل کو پتو چلیو تے اُس وقت اُس کا شکم مانھ مارن کو ویلو گذر گیو تھو۔ باپ تے تہی نے جنم دیتاں ہی ماں ختم کرن کو ارادو کر لئیو۔ رنکو جمتاں ہی شبنم نے اُس کو گھاٹو گھُٹ چھوڑیو۔ ماں نے سوچیو جے بچو مر گئیو ور مریو نہہ بلکہ ڈاکٹر جیلانی کا وفادار نوکر غلام رسول تے اس کی بیوی نے بچہ نانھ سہارو دِتو۔

جناب تھارا خاندان کا گناہواں نانھ غلام رسول کی بیوی نے اپنی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چھاتی کو دُودھ پلایو اُنہاں نے تے رشید نانھ اپنوں پُوت سمجھیو ور رشید کی قسمت مانھ بہوں زیادہ مُدت تو ڑی اُن کی محبت نہہ تھی سکتی زندگی مانھ دوئے خاوند بیوی مر گیا واہ، بے رحمی کو عالم دیکھو جے واہی وفادار نوکر جس ویلے اس کی بیوی دم توڑے تھی تے جیلانی کولے ادھاری دوا منگن واسطے گئیو تھو تے اس نانھ وا دوا نہہ لبھی اس کی بیوی مر گئی تے غریب غلام رسول وی مر گئیو۔ انہاں کا مرن توں بعد رشید نے اپنی زندگی کا سہارا آپ لوڑیا چنگی طرح تعلیم کا زیور تیں آراستہ ہویو۔ تے تم لوک اس کا قبیلہ کا بارا مانھ پچھیں ہُن تم اپے یو فیصلو کرو جے رشید کھڑا قبیلہ نچوں ہے۔ جمال نے کہیو۔

جمال کی گل سُن کے ڈاکٹر جیلانی نانھ اج تیں چووی سال پہلی وے گل یاد آئی۔ اس ویلا کی ہر اک گل اکھاں اگے آئین واہ گھڑی اس نانھ غریب غلام رسول وی یاد آیو۔ جس کے اُت اچانک یو گیرو جمیو تھو۔ وہ سمجھ گیو جے رشید واقعہ ہی اُس کی تہی شبنم کو گیرو ہے شرم نال اس کو سر نیووں ہو گئیو۔ جمال نے یہ گل کہیں۔

ڈاکٹر جیلانی نے کہیو جے تناں یاد نہہ جے کُجھ مہیناں پہلاں کا بُڈھی اپنی معصوم گھیری کا شکم کی سفائی کران آئی تھی تے تیں اس بے چاری نانھ تہکا مار کے باہر کڈ چھوڑیو تھو۔ کیوں جے تواں یاہ گل جانے تھو جے واہ تیرا ہی سنگی جو ہر احمد کو شکار بنی وی تھی۔ توں یاہ گل وی جانے تھو جے توں اس پیٹ کی صفائی کا کم مانھ تجربور کھے سونیا پرکاش نے لیڈیز انجرنگ سالون

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لیڈیز ڈریسنگ روم گرلز میک اپ سنٹر لیڈیز ہوسٹل کمرہ بنایا وا ہین۔ جت ماڈرن جوان گیریاں نانھ پسایو جیئے بڑا برا فاوستار ہوٹلاں مانھ اُن گیریاں نانھ آیَاشی کا تہندا واسطے استعمال کیئو جیئے تھو۔ جد کدے وی ان معصوم گیریاں بچوں کسے کو پیٹ پھُلن لگے تے توں ہی انہاں کا پیٹ کی صفائی کرے تھو۔ تے تیں اک معصوم کُڑی کو راز اخبار مانھ اپنی شہرت لین واسطے چھپوایو ورتوں یاہ گل پھل گیئو جے تیرا ہی گھر کو راز گھر کو گناہ پل کے جوان ہو گیئو ہے یو دیکھ رشید تیری مکاری کو تحفو ہے اج دیکھ واہ حقیقت بن کے تیرے باندے کھلو ہے۔ تیری اس بد نیتی کے خلاف لڑن واسطے کھل گیئو۔ ہُن توں اس حقیقت کو مُنہ بند نہہ کر سکتو ہُن توں اپنا خاندان کا گناہواں ورچ چِر توڑی پردو نہہ پا سکتو۔ جمال نے کھوری آواز مانھ کہیو۔

ڈاکٹر جیلانی سرنیوں کر کے بیٹھو وہ تھو۔ اس نانھ اسطرح سہی وے تھو جس طرح کسے نے اس کا سارا گناواں کو بھار سر کے اُردھر یو وہ ہے۔ تے اس کو سسارو وجود اس پہار نال دبیو وہ تھو۔

اے ای وقار احمد جمال کی گلاں نانھ سُن رہیو تھو اس کا چہرہ کو رنگ بدلن لگ پیئو۔ تے اکھاں مانھ لالی دِسے تھی لہر مانھ اُس کو چہر ورتو لال ہو گیئو وہ سر توں لے کے پیر توڑی غصہ کی اک علامت بنن لگو ہے دیوان خانہ مانھ موجود سارا لوکاں نے وقار احمد کی بدلتی حالت نانھ جاچ لیئو تھو۔ غصہ کی حالت مانھ وقار احمد بلیں بلیں ڈاکٹر در جان لگو۔ ڈاکٹر نے نیرے پہچ کے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اُس نے اپنا سر بجیا گو گریبان پکڑ کے افراں ہوا اں مانھ اچھالیو۔

"کے ہویو جمال وقار احمد نانھ کھورئے بولئیو۔ جمال صاحب اک توکھے باز نے اپنی بے شرم گُڑی میرہ سر باہ شُڑی ہوں اس کی لڑکی شبنم کو بد نصیب گھر آلو ہاں۔ ہوں ہاں۔ ہوں اج تیوڑیاک بچہ واسطے ترسوں ہاں شبنم کسے بچہ نانھ پیدا کرن کے قابل ہی نہہ ہے۔ اج ہوں سمجھ رہیو ہاں جے واہ کسے دوجا بچہ نانھ جنم کیوں نہہ دے سکتی۔ اج مِناں اس کی پچھلی زندگی کو علم ہوگئیو۔ اس توکھے باز آدمی نے ہوں اج توڑی اندھیرا مانھ رکھیو۔ وقار احمد نے یاہ گل کہہ کے اک زوردار لت ترتی ور ٹھہٹھا واڈاکٹر جیلانی کا چہرا ور ماری۔ کس نے کس نانھ تھوکھو دِتو مناں اس نال کوئے مطلب نہیں۔ تم سارا رل کے دُنیا نانھ بیوقوف بنار ہیا ہیں فِر ایکلاں ہیں کے اک دوجا نانھ دغو دے رہیا ہیں یو سب کجھ ہوتو رہ گو مناں صرف اک چیز نال غرض ہے واہ ہے رشید تے سلیمہ کو بیاہ اس واسطے تم سارا عزیز نانھ تیار کر لئیو تے ہوں کل عزیز کی گُڑی سلیمہ کی اڈیک ہوٹل مانھ رکھوں تم ساراں نانھ بیاہ کو سادو ہے۔ اج تم اِت کُجھ وہ کھا نہہ سکیا کل ہوٹل مانھ آرام نال کھایو۔ ہاں تے یاہ گل وی یاد رکھیو جے کدے عزیز کل اپنی گُڑی نانھ ہوٹل مانھ نہ لیایو تے تباہی ہوجئے گی۔ تم سارا گدامنگن لگ جئیں گا۔ جمال کی گل نانھ ٹالن کی جرت نہ کر یو یاہ کہہ کے وہ اِتوں چلیو گئیو۔

سارا چُپ چاپ اپنی جگہ ور کھلا واتھا انہاں نانھ لگ رہیو تھو جے جمال نے انہاں نانھ چھلاں کی چھولی مانھ لے کے کھلو کر چھوڑ یو ہے۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دسوون حصوں

''بول ہرام زادیے تیں بیاہ توں پہلاں اک حرام کو بِنکو جنیوتھو؟ وقار احمد اپنی بیوی شبنم کی چوٹی چھکتاں مانھ کہہ ریوتھو۔ چھوڑ دے، چھوڑ مِناں۔ شبنم نے تہائی لائی وی تھی۔ نہیں تو کھے باز کمینئے، چڑیلے تیں مِناں تو کھو دِتو ہے۔ مناں تباہ کیو اک تیرا گناہواں کی سزا ہوزن بگتوں لگو ہوں باپ نہہ بن سکتو۔ میا اولاد ہون کا ارمان پورا نہہ ہویا۔ شبنم نانھ اک بار فر کسیٹ کے کمرہ آلے پاسے پھینک چھوڑیو۔

''توں جنگلی بگیاڑ ہے مِناں اِتنوں کیوں مارہ۔ ہاں۔ ہاں۔ یو سچ ہے ہوں کنواری ہی ماں بن گئی تھی شبنم نے اپنوں گناہ تسلیم کرلیو۔

کے؟ وقار کو سِر چکران لگو۔ ہاں وقار یاہ گل سچی ہے لیکن یو میرو قصور نہہ بلکہ میرا ماحول کو قصور ہے ہوں اس ویلے اک کھلا ماحول مانھ پلوں پوسوں تھی ماں باپ نے میرا اور کوئے نظر نہہ رکھی۔ ہوں کے کروں تھی کے سوچوں تھی کس نانھ مِلوں تھی اس بارہ مانھ کدے وی میرا باپ نے تیان

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہہ دِتو کدے مناں نہہ پچھیو جے اِتناں چراں نال رات گھر کیوں مڑہ۔ اس عیش تے عشرت نے مِناں آزاد زندگی آلے پاسے موڑ چھوڑیو۔ ہوں اس دلدل مانھ پھس گئی ہوں لذت تے شتوت کی پجارن بن گئی چنگا مندا کی پچھان نہیں رہی، ہوش اس ویلے آیو جد ہوں ماں بنن آلی تھی۔ مِناں میرا باپ نے کیو جے ہوں اپنا ہون آلا بچہ کو قتل کر چھوڑون تے میں باپ کو کہنوں نہہ موڑیو۔ زمانہ کا خوف نال بچہ کو میں گھاٹو گھُٹ چھوڑیو۔ اپنی نوکر بیوی نانھ کہیو کہ توں اس معصوم نانھ کسے دریا مانھ سَٹ چھوڑ۔ وقار یو سب میرا تیں بوکھلاٹ کا عالم مانھ ہو یو۔ میرہ ہی ہتھوں میرا لاڈلا کو خون ہو یو تے خدا نے مِناں اس کی سزا دِتی۔ ہوں ہر بار پچھتاتی رہی۔

"کمنئے توں اس طرح اپنی کہانی سناوے جس طرح تیں کُجھ کیو ہی نہیں۔توں تے اپنا آپ نانھ مریئم ہاروں پاک تے صاف سمجھے ہوں تِناں کا غذ دیئو۔ وقار کھورئیں بولئیو۔

وقار، وقار اتنوں اُچیں نہ بول ہوں تِناں جانوں تیرے نال زندگی کا چوبی سال کڈیا ہیں۔ تے ہمیشہ میرا نال نفرت کی ہے۔توں اک لالچی کُتو ہے۔ اج تیرو اک مقام ہے تے یو تِناں کس طرح لبھو۔ دس جواب دے صرف میری وجہ نال ۔ تیں میرا نل بیاہ کرن نہہ بلکہ اپنوں اک مقام بنان واسطے مناں چنیو۔ جد میرا بیاہ کی گل چلے تھی۔ تے توں میرا باپ کا اشاراں ور نچے تھو۔ جد اُنگلی افراں چان وے تھی توں سکھڑ کھلو ہو جئے تھو۔تیں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

دیکھئیو وی نہیں تھو تے میرا باپ کا پیریں ٹھے کے میرا نال بیاہ کرن کی بھیک منگے تھو۔ تیں میرا مزاج نانھ سمجھیو وی نہہ تھو۔ بول ایسو کیوں کرے تھو۔ کے خوبی تھی میرہ کول اس گل کو اک ہی جواب ہے جے توں میرا ور نہہ میرا باپ کی دولت ور عاشق ہو گئیو تھو۔ تے اس کا اثر رسوخ استعمال کرن واسطے میرا نال بیاہ کئیو۔ میرا باپ نے تِناں نوکری دوائی دولت دوائی یاد کر جد ماری سوہاگ رات تھی تیں کیو تھو کہ ہوں اک غریب شخص ہاں تے توں اک شہزادی ہے۔ کدے میری خدمت مانھ کوئے کمی لگی تے مناں معاف کر چھوڑئے۔ کدے خاوند وی اپنی بیوی نانھ یاہ گل کہہ۔ توں احساسِ کمتری مانھ پھسیو وہ اک ایسو مرد تھو جس نانھ خود اپنا ہکن کو احساس تھو۔ مناں تیرا تیرا نوکوں نفرت ہو گئی تھی میں اس وقت تیں تِناں اپنوں نوکر سمجھنوں شروع کیو میرہ نال رہ کے توں میری کسے وی چیز نانھ اپنی کہن کی جُرت نہہ کر سکتو میرا باپ نے مارا واسطے اک عالیشان بنگلو تیار کیو ہے تے توں میرا نال اس بنگہ مانھ رہن لگو لیکن توں اس کو مالک کہوان کو حقدار نہہ۔ شبنم دِل کی بڑا اس کڈے تھی اپنی نفرت کو زہر اگلا چھلے تھی تے وقار سن رہیو تھو۔

وقار اج تیں سنیو جے ہوں کنواری ہی ماں بن گئی تھی تے توں اج زور زور نال چنکارا مارے خورے تِناں اس گل کو احساس نہہ جے ہُن ویلو لنگ گئیو۔ چوبی سال پہلی گلاں ور ہُن کے پچھتاوے شبنم نے وقار نانھ کہیو۔ یاہ ہی کہ تم لوکاں نے مِناں تو کھو دِتو تیں تے تیرا بپ نے میری

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مجبوری کو ناجائز فائدہ ولئیو۔ وقار تو کھوتے تیں مناں دتو ہے تیں اپنوں آپ مناں بیچ چھوڑیو کدے توں چاہتو تے اپنی چنگی زندگی بنا سکے تھو۔ اپنی حیثیت کی کڑی نال بیاہ کر کے اپنی زندگی مانھ پھُل کھیلی لا سکے تھو۔ توں تے اک دَلدَل مانھ پھس گیو۔ او کھے چرن آلو چوکھر ہمیشہ رُڑ جئے۔ تیرہ واسطے یوہی بہتر رہ گو جے توں اپنی بولتی نانھ بند کرتے خاموش ہو جا ورنہ...... شبنم نے اپنا خاوند نانھ تمکی دین کا لہجہ مانھ کہیو۔

''ورنہ کے وے گو۔ کے وے گو؟ ہوں کہوں جے فورن اِتوں نکل جا چلی جا اپنا باپ کے کہر ہوں تناں تلاک دئیوں۔ وقار نے لہر مانھ کہیو تے تہائی بان لگو۔

وقار یا سب تیری کھوکھلی تمکی ہے توں جانے جے توں مناں تلاک نہہ دے سکتو۔ کیوں جے اس صورت مانھ مناں نہہ بلکہ تناں اس کہر بچوں نکلنوں پئے گو یو مکان میرا نانھ ور ہے۔ گراج مانھ جہڑی کار کھلی وی ہے وا وی میرا ناں ور ہے۔ ات ہر کائے اہم چیز میری ہے۔ میرا چلاک باپ نے تیری چھیری سون تے چاندی کی سنگل بنا کے تناں بَن چھوڑیو ہے ہُن توں کِدے جانوں چاہوے تے اک نیس نہ لا، جا سکے۔ مگر تناں اس عیش کی زندگی تیں نانھ الوداع کہنون پے گو۔ ہوں اپنی مرضی کی مالک ہاں۔ توں مناں اِتوں کڈ نہہ سکتو۔ اس واسطے اپنی بولتی بند کر۔ جو سنیو اس نانھ بسار چھوڑ۔ شبنم نے وقار نانھ کہیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شبنم کی گل سن کے وقار سنبھل گیو جھڑی اگ اس کا ذہن مانھ پکے تھی بلیں بلیں ٹھنڈی ہوگئی وہ سمجھ گیو جے ہوں تلاک دے کے دردر کی ٹھوکر نہہ کھا سکتو۔ شبنم کو باپ اس نانھ نوکری مانھ کسے وی خوردبُرد کیس مانھ پھسا سکے اس نانھ فُٹ پاتھ ور بسا لیو جا سکے وقار نے فوراً اپنوں ارادو بدل چھوڑیو۔

نہیں شبنم میرو یو مطلب نہہ کہ ہوں تناں طلاق دئیوں۔ وقار سمجھان لگو

''ہوں جانوں تھی ووقار شبنم کا چہرہ ور اک فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی دراصل، دراصل ہوں تیرا کولوں بکھ نہہ ہونوں چاہتو تیرہ بغیر میرو کوئے نہہ ہوں بس تناں غلطیاں کو احساس کرانوں چاہوں تھو۔ کیا تناں میری محبت کو اندازو نہہ میں تیرا واسطے بہن بھائی چھوڑیا جنہاں نے ہوں لکھایو پڑھایو ہوں اپنا باپ کا جنازہ نانھ موںڈو نہہ دے سکیو۔ کدے کہر آلاں کو خیال نہہ کیو بس اج مناں لہر چڑ گئی تھی کیوں جے اج مجلس مانھ جمال نے میری عزت اُچھالی۔ سب لوکاں کے باندے کہن لگو جے جیلانی کی کُڑی حرام کی اولاد نانھ جنم دین آلی ہے۔ کدے توں میری جگی ور ہوتی تے توں کے کرتی۔ کیا توں اس آدمی کا حلوا ٹھا چھکن واسطے نہ جاڑتی غصی کا عالم مانھ میں تیرا باپ نال تے تیرہ نال کے کے کیو اس مانھ میرو کوئے قصور نہیں۔ توں مناں دلاسو دین کے بجائے سڑیں ویں گل سناوے۔ ہوں بے چین ہو رہیو ہاں۔ میرہ ذہن مانھ اجاں توڑی جمال کی زہریلی گل تے تعنہ گنجیں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لوا۔ چووی سال پرانوں راز فہش کر کے طاروقی کے ڈیرے جھڑ الوک تھا اُن ساران نے میرا در نظر ٹھرائیں ویں تھیں سب کرٹھئیں دیکھیں تھا۔ جس طرح وہ گناہ تیں نہہ میں کیو ہے۔ ہوں سمجھ گیو جے تیں نِکاں ہوتاں مانھ کائے غلطی کر چھوڑی وے گی ہُن رہن دے بھُل جا اُن ساریاں گلاں نانھ وقار نے تاولاں اپنی ہار من لی وہ اپنی کمزوری جانے تھو۔

وقار کدے تِناں جمال کی گلاں ورلہر چڑی تے تیں اس نانھ چُپ کیوں نہہ کرایو۔ تیں میرا بڈھا باپ ور حملو کیو۔ کیوں جے وہ کمزور تھو۔ یو تیری بزدلی کو ثبوت ہے شبنم برن لگی۔

شبنم توں نہہ جانتی کہ جمال کون ہے۔ اس نانھ ایڑن کو مطلب اپنی تباہی تے بربادی۔ ہم جانا جے جمال نے سلام پرے کا جسم کی کس طرح بوٹی بوٹی کیں۔ پولیس سب جانن کے باوجود وی کُجھ نہ کر سکی۔ مِناں تیرہ نال رہ کے اس راز کی کوئے خبر نہ ہوئی وقار نے کہیو۔

"اچھا وقار جو کُجھ ہویو اس نانھ رہن دے تے اپنا کیا کی میرا باپ کولوں معافی منگ۔ "نہیں ہوں کس مُنہ نال جاؤں گو پہلاں توں جا میرا واسطے کوئے رستو کڈ۔ تے ڈاکٹر جیلانی نانھ کہو کہ وقار کولوں یو سب کُجھ غصہ مانھ ہویو۔ ہُن وقار نانھ پانا کیا ور پورو پچھتاوو ہے وقار اک کمزور رن مجور ہارون اپنی بیوی نانھ منان لگو۔

ٹھیک ہے ہوں ڈیڈی نانھ مناؤں گی۔ لیکن اک شرط۔ وقار نے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شبنم نانھ کمتاں کمتاں کہیو کھڑی گل ہے ڈارلنگ؟ وقار نے اپنی محبت کو اظہار کرتاں مانھ پچھیو۔ ہوں ساری عمر تیری خدمت کرتی رہوں گی تے تیری کنیز بن جاؤں گی شبنم نے کہیو۔

"شبنم میں اج توڑی تیری کائے گل نہہ موڑی۔ فر میری گل سن لے ہوں رشید نانھ اِت لیاناں چاہوں اپنا کہر مانھ فر میری برساں کی مراد پوری ہو جہہ گی میں رشید نانھ جنم دِتو ہے ہوں اس کولوں اپنا گناہاں کی معافی منگ لئیون گی۔ تے توں وی میرا بچہ ور ہتھ رکھ۔ ہم دائے رل کے اس کی دیکھ بال کراں گا۔ وقار اک بار فر چینک اُٹھیو۔

"ہاں وقار ہوں اک نیس وی اپنا رشید توں بجن نہہ رہ سکتی کل جمال نے میرا رشید کی مرضی ور اس کو بیاہ اپنی کڑی سلیمہ نال کرن کو فیصلو کیئو ہے ہوں وی اس بیاہ مانھ جاؤں گی تے اپناں لاڈلا کو بیاہ اپنے ہتھیں کراؤ گی۔ ہوں اپنی بہو سلیمہ نانھ دیکھ لئیوں گی۔ وقار ہوں جمال کولوں نہہ ڈرتی۔ تے مناں اس نال کائے نفرت نہیں۔ ہوں جمال کی قدر کروں کے اُس نے میرا اپول کھول کے اندھیری زندگی مانھ روشنی کی کرن چمکا چھوڑی ہوں اس کو شکریو ادا کروں گی اپنا پوت کا پیر پکڑ کے معافی منگ لئیوں گی۔ شبنم نے وقار نانھ کہیو۔

"شبنم سنبھل جا توں جانے کے کہہ رہی ہے۔ تیرا گناہ نانھ ہون خوشی سمجھ لئیوں۔ تیری حرام کی اولاد کا سرور شفکت کو ہتھ تروں یو نہہ ہو سکتو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوں اِتنوں نہہ ٹہہ سکتو۔ کہ کوئے اُپر سوار ہو جئے۔ وقار نے اپنوں فیصلو سنایو۔

لیکن ہوں اپنا لاڈلا توں بجن نہہ رہ سکتی۔ اتناں مانھ اچانک پہت کھل گئیو تے اک گبرو جنوں کمرہ مانھ داخل ہویو۔ ''کون ہے توں'' دوہاں میاں بیوی نے اک مُشت پچھیو۔ ہوں رشید ہاں تیرو تے میرو رشتو یو ہے جے تو توں میری حرامی ماں ہے اک ناگن اپنا بچاں نانھ سمولوں نگلن توں پہلاں پیار کرے لیکن تیں جمن سات ہی نفرت نال میرو گھاٹو گھُٹ چھوڑ یو تھو۔ توں اس ناگن توں وی خطرناک عورت ہے ہون تیرا نال نفرت کروں نفرت میں جمال کولوں تیروا تو پتو پُچھ لیو۔ رشید نے شبنم نانھ کہیو۔

''رشید میرا پوت تیرہ بغیر میرو کوئے نہہ یو مال جائیداد سب کُجھ تیرو ہے۔ شبنم کہن لگی۔ شبنم تیری دولت میری نفرت کی اگ نانھ بجا نہہ سکتی اس جال مانھ توں وقاع جیا کمزور ارادہ آلا مردنانھ پھسا سکے۔ ہوں پلک سلیمہ نال یاہ کروں گو۔ توں اپنوں منہوس چہرو لے کے ایاں نہ آیئے۔ رشید نے کہیو۔

''رشید میری گل سُن، شبنم گھڑ گھڑائی ہوں کُجھ وی نہہ سننا چاہتو میارہ باپ نے مِناں مرن ویلے کہیو تھو جے اک دِن ضرور آوے گو جد ہوں تیرا مُنہ ور تھکن آیو ہاں یاہ گل کہہ کے کھورئیں اپناں قدم چایا تے واپس مُڑ گئیو۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بارموں حصو

یو ہرگز نہہ ہوسکتو۔ سلیمہ تے رشید کو بیاہ کدے نہہ ہوسکتو۔ مناں تباہی منظور ہے ورواز ندگی منظور نہیں جت لوکاں کا زہریلا تہنہ تے بولیں میرا کالجا نانھ سَل چھوڑیں۔ لوک مناں ہسیں گا ہوں اپنی اکلوتی تہی کو ہتھ کسے حرام کی اولاد نانھ نہہ پکڑا سکتو۔ نہیں ہوں اپناں جیتاں ایسو نہیں ہون دیتو۔ پاویں جمال مناں تباہ کر چھوڑے۔

پاویں میرا اسارا سینما گھر ساڑ شوڑہ مناں منظور ہے لیکن ہوں کسے وی صورت مانھ سلیمہ نال رشید کو بیاہ نہیں ہون دیسوں۔ عزیز احمد اپنی بہٹی عائشہ نانھ کہن لگو۔

لیکن عزیز سلیمہ در دیکھ اس کی حالت رکتوں رکت پہنچ گئی ہے میری تہی نہ کُجھ کھائے تے نہ کُجھ پیئے۔ گم سم کمرہ مانھ بیٹھی وی سوچتی رہ۔ اجئ حالت مانھ وا مر جیئ گی اس تیں بغیر مارو کوئے نہیں عزیز کُجھ کر خدا واسطے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گجھ کر۔عزیز کی بیوی نے کہیو۔

کے کروں بول کے کروں۔ ''سلیمہ کو بیاہ رشید نال کرالے عائشہ اس نانھ کہن لگی۔

خاموش رو ذلیل عورت ہوں تناں تے تیری تہی سلیمہ نانھ چنگی طرح جانوں ہاں ۔ ہوں تھارا ارمان کدے پورا نہہ ہون دیسوں۔ ہوں شریکاں کی بولی نہیں سننا چاہتو۔ میری تہی کو بیاہ کسے برابر کا خاندان مانھ وے گو۔ ہوں اک غریب تے لاوارث چھوکرا نانھ اپنوں جماترو نہہ بنا سکتو وہ مناں بلیک میل کر رہیو ہے۔کل جمال نے مجلس مانھ میرو گربان پکڑ کے مناں تمکی دِتی جے کدے میں اپنی تہی کو رشتو رشید نانھ نہ دِتو تے وہ تباہی کا دروازہ کھول چھوڑہ گو۔ کھولن دے مناں کسے چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ ہوں جمال کو خواب کدے پورو نہیں ہون دیسوں۔ ہون اس کے اگے متھو نہہ ٹیک سکتو۔

جہاں لوکاں نانھ کل کو سادو ہے وے ہی لوک کل جمال کی بیوقوفی ورہسیں گا اس کو مذاک اڈاویں گا'' عزیز تناں کے ہو گئو تو جمال نانھ ہران بارے سوچے اپنی لاڈلی کی زندگی در دیکھ اندر جا کے دیکھ جے اس کو چہرو چمس گیو ہے۔ واہ مرجئے گی عزیز...... میری تہی نانھ بچا۔

''اِناں دونہاں ور اِتنوں ظلم نہ کر عائشہ اپنا کہر آلا کے پیریں ٹھہ کے رون لگی۔

سلیمہ مرجئے یا جیتی رہ اس گل کی مناں کائے فکر نہیں مناں اج

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال نانھ ہران کی فکر ہے۔ ہوں اپنوں مُنہ چھپا نہہ سکتو بلکہ سراُچو کر کے ٹروں گو۔ جمال نانھ اجیئو سبق سکھاؤں گو جے عمر ساری یاد رکھے گو۔ کل وہ ہوٹل نانھ سجاوے گو رشید نانھ مراج بناوے گو اس نانھ یو گمان ہے جے لوکاں مانھ اپنی طاقت کو مظاہرو کرے گو تے عزیز کی لاچاری نانھ دسن کی کوشش کرے گو۔ اس نانھ یو پورو یعقین ہے جے عزیز اک بے غیرت باپ ہاروں اپنی تہی نانھ بہٹی بنا کے جمال کی طاقت اگے سِر نیووں کر لئے گو اس نانھ یو نہہ پتو کہ عزیز احمد اس طاقت کی دھجیں اڈاوے گو تے مراج ور لوک ذور ذور نال ہسیں گا اس کو بنایو وہ مراج شرم نال مُنڈی ترتی مانھ دہ گو۔ تے ہوں کامیاب ہوں آلاں ہاروں مسکراؤں گو۔ عزیز نے اکارادہ نال کہیو۔

''عزیز میری سمجھ مانھ نہہ آتو جے توں کے سوچ رہیو ہے عائشہ نے کہیو۔ ''ہون جو کُجھ سوچوں لگو وہ ہی وے گو۔ اپنی بیوی نانھ کہن لگو۔ کے وے گو عائشہ نے پچھیو

سلیمہ کل اس ہوٹل مانھ جئے گی جِت جمال کا ہزاراں مہمان اس کی تیار کی وی بہٹی کا روپ نانھ دیکھن کا اڈیک وان ویں گا اُتے اس کو بنایو وہ مراج پھلاں کو ہار لے کے سلیمہ نانھ اڈیکتو وے گو لیکن سلیمہ دیکھن سات ہی اُن پھلاں نانھ تڑوڑ مروڑ چھوڑہ گی۔ عزیز احمد نے کہیو۔

عائشہ نے حیرانگی نال کہیو ہاں۔ کل سلیمہ خود اپنی مرضی نال بیاہ تیں مکر جئے گی۔ عزیز نے پورا یعقین نال کہیو۔ یو کس طرح ہو سکے عائشہ نے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سوال کیو۔ یوہی وے گو۔ کل تیری اکلوتی تھی ساراں کے باندے رشید نانھ ٹھکرا چھوڑہ گی۔ جمال نانھ بے عزت کرے گی وار شید نانھ اک حرامی تے غریب لڑکو کہہ کے بیاہ تیں مکر جئے گی۔ تے اپنی دولت تے جلال کا گیت گاوے گی عزیز نے کہیو۔

''یاہ گل کدے نہہ ہو سکتی۔ عزیز سلیمہ مر جے گی مگر رشید نانھ کدے نہہ ٹھکرا سیں۔ تناں پتو نہہ جے وہ سلیمہ نانھ کِتنوں چاہوے واہ کل ہوٹل مانھ اُچیں اچیں تیرا ظلم کو پول کھولہ گی اپنا گاوا پھٹ دسہ گی جھڑاتیں اک جنگی بگیاڑاں ہاروں ماریاں واہین۔ عزیز توں ظالم ہے۔

تیرہ سینہ مانھ دِل نہہ بلکہ اک کالی سِل ہے میں اج توڑی تناں کُجھ نہہ کہیو تیرا ظلم سہتی رہی مگر اج کہوں ہاں جے توں اک قاتلی ہے توں باپ نہہ بلکہ باپ کا ناں ور اک دبو ہے۔ یاہ کدے نہ سوچئے کہ سلیمہ تیری تعریف کرے گی۔ عائشہ نے اک ارادہ انل جواب دِتو۔ عزیز سب کُجھ جانے تھو کہ کس ویلہ کے کرنوں چاہئیاج توں آپ دیکھہ گی کہ جے کس طرح سلیمہ کی زبان بدل چھوڑوں گو۔ یاہ گل کہہ کے عزیز اپنی کہر آلی ور اس طرح پے مگو جس طرح اک شکاری اپنا شکار ور پئے جئے۔ اس نانھ بیوی کی چوٹی دونہاں پتھاں مانھ پکڑ لی چھوڑ دے مناں۔ آ۔ آ۔ چھوڑ دے مناں۔ چھوڑ دے۔ عائشہ کران لگی عزیز اس نانھ بالاں توں پکڑ کے کسیٹو کسیٹو اس کمرہ مانھ لے گئے جت سلیمہ گم سم بیٹھی وی تھی۔ ''سلیمہ'' عزیز کھور ئیں بولیو۔ سلیمی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اکھافراں چاکے دیکھئیو اس کو باپ بیدوں اک جنگلی جانور لگ رہیو تھو۔ اس عائشہ نانھ بن کے رکھئیو وہ تھو۔ اس کے باندے ٹیبل وروں اک لمی چھُری چائی۔ عزیز کی اکھاں مانھ خون چھانٹیو وہ تھو اس نے باپ درد دیکھیو وا گُجھ نہ بولی۔ ''عزیز چھوڑ دے مناں۔ چھٹر کان واسطے ترلا کرن لگی

سلیمہ توں کے سمجھے جے کل رشید مراج بن کے تیرواڈ یک وان وے گو۔ لوک سوچیں لوا کہ کل تیرو بیاہ رشید سنگ وے گو۔ سلیمہ نانھ کہیو۔ ''سچ'' سلیمہ اچھلن لگ پئی۔

یاہ اک پاگل آدمی کی کھیڈ ہے ہا۔ ہا۔ ہا۔ جمال کو اک ایسو اخواب ہے جہڑو کدے پورو نہہ ہوسیں۔ کل توں اس بیکھ منگن آلا مراج کے باندے بیاہ تیں مکر جے گی۔

''نہیں ڈیڈی کدے نہیں'' پانویں تم میرا وجود کی بوٹی بوٹی کر چھوڑے مگر ہوں کدے وی ایسو نہہ کرسوں۔ مر جاؤں گی مگر رشید نانھ نہیں ٹھکراسوں۔ سلیمہ کی اکھاں بچوں موٹا موٹا اتھرو ٹہن لگا۔

تیرہ وجود کی بوٹی بوٹی نہہ کرن ہوسیں بلکہ تیری ماں کا جسم کی بوٹیں دیں گیں۔ عزیز بڑبڑایو۔

''کے''...... سلیمہ بوکھلا گئی۔

''مناں پتو ہے جے تم دوئے ماں تیں اک دوجی نانھ کتنوں چاہویں آپت کا پیار نانھ دیکھ کہ کدے کدے ہوں سڑ جاؤں۔ تم مناں

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پرایو سمجھیں ۔ اج میری آپت تے عزت کو سوال ہے سب کُجھ ہوں اپنی عزت واسطے کروں ۔ اس واسطے مناں کدے تیری ماں کو قتل وی کرنوں پیو تے ہوں نہہ ٹلسوں ۔ عزیز نے تمکی دِتی ۔

''چھوڑ دے مِناں ، چھوڑ دے ، چھوڑ'' عزیز کی اکھاں مانھ لہو دیکھ کہ اس کی بیوی کا بر گئی میری ماں نانھ چھور واہ بے قصور ہے ۔ سلیمہ تو ائی بان لگی ۔ سلیمہ جِتنی زیادہ مناں تیری ماں نال نفرت ہے اُتنی تتاں اس نال محبت ہے اج میری نفرت مجبور کرے لگی جے ہوں اس کی بوٹی بوٹی کر دیئو عزیز زور نال کہن لگو ،

''نہیں تم اسطرح نہیں کر سکتا ۔' اک صورت مانھ عزیز نے کہیو کہ ...... سلیمہ کا مُنہ بچوں نکلیو توں کل وہ ہی کرے گی جڑ و ہوں کہوں گو ۔ عزیز نے کہیو ۔ ''نہیں سلیمہ کی دل کی گٹھاں بچوں آواز اُفران ہوئی مگر ہوٹھاں توڑی نہ آسکی'' ہاں کل توں دولت کی بڑائی کا گیت گاوے گی رشید نانھ اسطرح ٹھکراوے گی تاں جے اس ناھ پتو لگ جیئے جے اس کی کوئے حیثیت نہہ ۔ جس طرح وہ مٹی کو اک ذرو وے ۔ کل توں جمال کی محفل مانھ اپنا باپ کو ناں عزت سنگ لے گی ۔ دولت کی پجارن بن کے رشید نال ٹکر لئے گی ۔ اُن کی عجئی حالت کرنی جے کسے اگے مُنہ کڈن جو گا نہ رہیں ۔ عزیز سلیمہ نانھ سخلان لگو ۔ لیکن ہوں یو سب کُجھ نہہ کر سکتی سلیمہ نے جواب دِتو ۔ تِناں سب کجھ کرنوں پے گو ورنہ تیری ماں کی آواز ہمیشہ واسطے بند کر دِتی جیئے گی ۔ اج

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیرا امتحان کو بیلو ہے۔ یو دیکھ اس کو ثبوت۔ یاہ گل کہہ کے عزیز تیز چھُری
نال آئشہ کی باں ور اک لمی جی خونی چریٹ ماری۔ آ،......

عائشہ دردنال چنکارامارن لگی تے اک خون کی چلاٹی بوڑی دین لگی

''چھوڑ دیو۔۔۔ڈیڈی چھوڑ دیوانہاں نانھ۔ حٹ، پشاں ہو۔عزیز نے زور
نال سلیمہ نانھ دِھکو دِکو۔ واہ دور جا کے ٹھُٹھی۔عزیز عائشہ نانھ تروتوتروتو دوجا
کمرہ مانھ لے گئیو۔ تے اک کرسی ور موٹی رسی نال بن چھوڑی۔اس کی باں
لہوسنگ گوچھڑ ہوئی وی تھی۔ ماں......سلیمہ دردناک آواز نال تہائی دین لگی۔
بچی یو ظالم جو کرے کرن دے ورتوں واہی کرئے جہڑی تیری منشا ہے۔ یاہ ہی
تیری توں بڑی نعمت ہے۔ مت دولت ور پُہل جئے۔ ورنہ تیری واہی حالت
وے گی جہڑی اج میری ہورہی ہے۔ عائشہ نے سلیمہ نانھ کہیو۔

ڈیڈی امی ہور مر جئیں گا چھوڑ دیئوانہاں نانھ۔

توں بول کے چاہوے۔ اپنی ماں کو خون یا رشید کو پیار۔عزیز
آخری فیصلو سنو چاہوے تھو۔

سلیمہ نیس اک چُپ رہی۔

بول حرام زادیے جواب دے عزیز بڑیو؛

''ٹھیک ہے کل ہوں رشید نانھ بھری محفل مانھ ٹھکرا دیئوں
گی۔ سلیمہ نے پُراہتماد لحجہ مانھ جواب دِتو۔ اس گل ور عزیز مسکرایو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بارموں حصو

رحیم سر نیووں کر کے جمال کے اگے کھلوتھو۔ تے جمال اس نانھ کہہ تھو یاد ہے رحیم اک تہاڑے میں تناں کہیو تھو جے سلام کی جائیدادتوں میرا کہن ور بنڈہ گو۔

"جمال مناں سب یاد ہے۔ میرا ذہن مانھ کدے وی تیرا حکم نانھ ٹھکران کو خیال نہہ آیو۔ ہوں تیرو غلام ہاں۔ جمال میں اسے تیاڑہ کہیو تھو جے ہوں تے سلام جھڑ و ناجائز طریقہ کو کاروبار چل رہیا تھا تے میں سلام کو حصو باضابطہ طور ور ثریا کے ناں کرایو۔ سارا کاغذات وی تیار کر لیا ہیں یہ دیکھ کاغذات جمال دَسن لگو۔

"ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ جمال نے کاغذ دیکھیا۔

"ہُن یاہ گل دس جے اس دولت کو کے ہویو جمال نے پُچھیو۔

وہ۔اس کو سارو حساب میرہ کول ہے۔ ہوں بس تھارا حکم کو اڈیکوان

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوں تم حکم دیئو تے ہوں تھاریں پیریں سٹ چھوڑوں۔

"نہیں، نہیں۔ پیریں سٹن کی کائے لوڑ نہیں۔ بلکہ اس کو سارو حساب کتاب اسے ویلیے دس۔ نیس ایکن واسطے رحیم بوکھلا گیئو۔ اس نے فوراً بریف کیس کھولیو فائل پھلوریں تے فرکڈ کے اس کے حوالے کیں۔

جمال صوفہ کی حد ٹیکن لگ کہ پڑھن لگو رحیم اس کا چہرہ دُرتُرتُر دیکھن لگو۔ اچانک جمال نے فائل بند کر کے رحیم نانھ پچھیو۔ اس مانھ سارو حساب درج ہے؟

جی، جی، جی ہان جمال سب کُجھ اسے مانھ دے ہے۔ رحیم اج ہوں نہہ چاہتو جے فر تیرو گریبان پکڑ گے تیرو گاٹو گھُٹ چھوڑوں تناں پتو ہے مناں جوٹ نال نفرت ہے جمال میں، وہ، رحیم بوکھلا گیو۔ جمال لہر نال بولیو۔ اصل مانھ وہ ہو سکے......وہ، وہ رحیم کا حواث اُڈ گیا۔

کے ہو سکے کے نہہ ہو سکتو۔ مناں سب پتو ہے۔ تیں اس سونا کا بارہ مانھ لکھیو ہی نہیں جہڑو تیں دے سلام نے رل کے بلال نانھ دِتو۔ مِناں چنگی طرح پتو ہے ہر تیاڑے کسے نانھ کسے ٹرک مانھ مال اِتوں جئے تھو جمال نے رحیم نانھ کہیو۔

اوہ۔ کھلو ہوں فِر دیکھومت کائے فائل رہ گئی وے۔ رحیم کھاسی نیس توڑی کاغذاں نانھ افراں بُناں پھلورتو رہیو۔ آخر اک بنڈل کڈ آنیو۔ ہاں۔ یو ہے اس مانھ واہ ساری تفصیل ہے کاغذات جمال کے حوالے کیا۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال کا چہرہ ور مسکراہٹ کھنڈ گئی۔ دیکھ رحیم ہوں جونوں جے توں سلام کو سارو حصو ہڑپ کرنا چاہوے لیکن ہوں تناں ایسو نہہ کرن دیسوں۔ جے ثریا کسے پاسوں گھاٹو نہ کھا جیئے۔ سلام نال اس واسطے بیاہ کیو تھو کیوں جے سلام کول دولت تھی۔ ہُن کدے واہ دولت تون ہڑپ کر جیئے تے ثریا کو کے وے گو۔ اس کی امیداں کو یوہی اک سہارو ہے۔ جمال نے رحیم نانھ کہیو۔

"جمال تمناں ثریا نال اتنی ہمدردی کیوں ہے۔ تم وہ سارو حصو آپ لے لئیو۔ ثریا نانھ کے پتو جے اس کا خاوند کو سارو حصو میرا کول ہے۔ ویسے قانونی طرو روی اس نانھ لکھاں کی دولت لبھ گی

"رحیم توں نہہ سمجھتو، بس توں ثریا کو سارو حسو اس کے حوالے کر۔ جمال نے رحیم نانھ حکم دِتو۔" رحیم میری لہر نانھ اج دعوت نہ دے۔ تناں پتو نہہ اج کل ہون برو خوش ہاں۔ کل میرا ہوٹل مانھ سلیمہ تے رشید کو بیاہ وے گو۔ کل ثریا وی اس بیاہ مانھ آوے گی۔ تے آپ دیکھ لے گی جے اک کروڑ پتی باپ کی تہی اک گریب گدرا نال بیاہ کر کے محبت کی چمنی نانھ روشن کرہ گی۔ واہ سمجھ جیئے گی کہ محبت واسطے کے کے کرنوں پیئے۔ کل رشید کی محبت جت جیئے گی تے دُنیا کی تمام طاقت نیویں ہو جئیں گیں۔ کل پیار کا گیت ہوا مانھ کھلریں گا۔ اس کھلیار مانھ میرا خواباں کو اکس باندے آوے گو۔ جمال نے اس نانھ کہیو۔

"رحیم کی سمجھ مانھ کُجھ نہہ آوے تھو۔ اس نے جمال کو جذباتی روپ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہہ دیکھیوتھو۔اس واسطے وہ جمال کا اشاراں ور نچے کڈرے تھواس نے جمال نانھ اک کاروباری انداز مانھ سمجھان کی کوشش کی۔

''جمال صاحب ثریا کل دیکھے گی کے سمجھے گی یہ سب دیکھن کی گل ہیں ہور دولت لے کہ وازیادہ پریشان ہوجے گی۔جس واسطے شیر کو کالجولوڑہ۔ ہوں جا کے اس کا حصہ کا قانونی کاغذات حوالہ کروگو۔واہ مالک بن جئے گی۔

لیکن جت تک غیر قانونی جائیداد کو تعلق ہے ہم وائے بنڈواری کرلیان گا۔

''نہہ، ہوں جو کہوں وہ ہی کر۔نہہ تے مُکر جا۔

جمال صاحب ،خدا واسطے اپنی اس لہر نانھ مٹھی کر۔حکم ٹھکران کی میری کے مجال ہے۔اگر تم مناں اپنی ساری دولت اگ مانھ سٹن کو حکم دئیں گا ہوں گھڑی دیر نہہ لاسوں۔ رحیم نے کہیو۔رحیم کی گل سُن کے جمال فر ٹھنڈو ہوگیو۔

ہاں تے رحیم ۔بیلوزایا کرن بغیر میری گل سُن لے۔توں جا کے کاغذات ثریا کے حوالہ کرآ۔جمال نے کہیو۔

ٹھیک ہے۔رحیم نے سارا کاغذات پلیٹیا تے بریف کیس مانھ رکھ لیا۔اُتوں ٹُر پیوا جاں پہت بچوں باہر نکلے تھو تے جمال نے بلالیو۔یو لے دعوت ناموں۔تے ثریا نانھ دیئے،تے رحیم نے چُپ کر کے دعوت ناموں لے لیو۔جمال سوچن لگو جے کل کس طرح ثریا اپنی اکھیں جمال کی کامیابی کو نظار دیکھہ گو۔جھڑ واس کا مُنہ ور اک دباڑوے گی۔اج کی دنیا مانھ کدے گنہ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نہ کیو جے آدمی طاقت کی بلندیاں ور نہہ پہنچ سکتو۔ آدمی نانھ جین واسطے دو ہی رستہ لوڑناپیں، اک ایمان کو تے دوجو بے ایمانی کو۔ پہلو رستو آدمی نانھ جنگل کا ایکلاپن ریگستان کی ویرانی درلے جے جِت فقیر بن کے خدا کی یاد مانھ تسبیح پھیر تورہ تے خدا کو جلوو دیکھ سکے۔ دوجو رستو آدمی نانھ شہرت تے حشمت کی بلندیاں درلے جئے دُنیا مانھ جینوں ہے تے یوراہ اختیار کرنوں چاہیئے۔ ثریا نے مناں وہ رستو دس چھوڑیو تے ہوں منزل توڑی پہنچ گئیو۔ اس دنیا نانھ میں چنگی طرح پرکھ لیو۔ اِت انہاں ہتھاں کی قدر ہے جہڑا لہو کا دریا بغا چھوڑیں۔ اِت صِرف امیر آدمی نانھ ہی بڑی شخصیت کو حصو منیو جا سکے۔ غریب نانھ بدصورتی کی نشانی کہیو جئے۔ اس دنیا کا نرالا رنگ ہیں۔ یاہ رِچھاں تے بگیاڑاں کی بستی ہے۔ اِت اک واری کدے سرنیووں کیو تے فرافراں چان کی اجازت نہہ دِتی جا سکتی۔ وہ سوفا کی ہڈیکن لگو وہ خیالاں مانھ گُم تھو۔

”جمال صاحب، جمال صاحب۔ کوئے اس کا مونڈا نانھ ہلاوے تھو۔ جمال چونک اُٹھیو۔ ”واہ عورت کدغاں باہر تیرو انتظار کر رہی ہے۔ تے سر کا بال پٹے لوی۔ تناں ملنوں چاہوے۔ جمال نے سیکٹری نانھ کہیو اس نانھ فورً اندر بھیج دے۔ عورت اندر داخل ہوئی جمال نے پچھیو توں کون ہے ”شبنم ہاں رشید کی بدنسیب ماں“

اوہ توں ڈاکٹو جیلانی کی بیوی ہے۔ ہاں تیرا بارہ مانھ مَیں کجھ سنیو ہے

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''جمال صاحب تم سب کُجھ جانیں، میرو ماضی بہت گندو ہے جس کی سزا اج مِل رہی ہے۔ ہوں اج اپناں گناہواں کی معافی چاہوں ہوں رشید کا مُنہ توں ماں کو لفظ سننوں چاہوں تھارے اگے چولی اڈ کے بھیک منگوں۔ یاہ گل کہہ کے واہ جمال کے پیریں ٹھہ گئی۔

جمال نے فوراً اس کو سر اُفراں کیئو بول ہوں تیرہ واسطے کے کر سکوں۔

''تم اس نفرت نانھ محبت مانھ بدل دیئو۔ شبنم نے کہیو۔

''ہوں کون ہاں ماں نانھ پوت نال ملان آلو''

میری اک ہی خواہش ہے جے تم اس نانھ پوری کریں گا تے ہوں چین نال مر سکوں گی۔ شبنم نے جمال نانھ کہیو۔ ''کہڑی تمنا ہے تیری؟ بس اک واری رشید اپنا مُنہ توں مناں ماں کہہ چھوڑہ تے ہوں ساری سزا قبول کرلیئو گی۔

''دیکھو شبنم جی تم میری ماں کے برابر ہیں عمر کا لحاظ نال، جہڑو گناہ تم نے کیو تھارا سماج مانھ عام گناہ ہے اسے کردار مانھ آدمی دردر کی ٹھوکر کھئے۔ تے وہ شخص اک بھَبھو ہاہارون اپنی بنائی وی تانی مانھ پھس جئے۔ اج تمناں وی اپنا کردار ور پچھتاوہ ہے۔ اک ہرام کی اولاد نانھ اپنوں کہن واسطے ترسہ۔ اس مسلہ مانھ ہوں کے کر سکوں۔

''جمال اج توں جو کُجھ کر رہیو ہے مناں اس ور اتفاق ہے۔ شبنم موٹیں موٹیں اتھروئیں رون لگی۔ ''ٹھیک ہے شبنم جی کل رشید کو بیاہ میرا ہی ہوٹل مانھ سلیمہ نال وے گو میری طرفوں تمناں دعوت ہے۔ اپناں پُوت نانھ آکے دیکھ لیئو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال صاحب تھارو مُچ مُچ شکریو۔ لیکن جمال صاحب رشید نے مناں بیاہ مانھ آن توں منہ کیو ہے۔ جمال نے کہیو تم اسطرح کرو جے سلیمہ کے گھر جاؤ تے اس کا ماں باپ نال ہوٹل مانھ آ جایو۔ ہوں رشید نانھ منا لیوں گو۔ وہ میری درخواست نہہ ٹالسیں جمال نے شبنم نانھ کہیو تے شبنم کا چہرہ ور خوشی کی لکیر دِسن لگی۔

جمال صاحب تم عظیم ہیں۔ شبنم نے خوشی کا عالم مانھ کہیو۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیرموں حصو

جمال کا ہوٹل مانھ اج غیر معمولی چھل پہل تھی۔ رنگ برنگا لاٹو مناراں ورروشن ہویا واتھا۔ ہوٹل کی ساری عمارت نویں بُہٹی ہاروں سجائی وی تھی مہماناں کی آوَ جائی زوران ورتھی۔ سب اپنا اپنا جلال کو مظاہر وکرن آیا واتھا۔ تے کُجھ لوک وے وی تھا جہڑا جمال کا احساناں ہیٹھ آیا واتھا تے اپنی وفاداری کو ثبوت پیش کریں تھا۔

اج رشید تے سلیمہ کو بیاہ ہون آلو تھو جہرو نا ممکن تھو لیکن جمال نے ممکن بنان کو فیصلو کیو تھو۔ جمال نے دیکھ لیو کہ رشید نانھ دنیا مانھ جاہ وجلال کی کائے لالچ نہہ تھی۔ وہ دِل کی گہرایاں مانھ چھپی وی روشنی در ہامڑے تھو۔ محبت کو پجاری بنیو وہ تھو۔ کالڑ کی محبت کا نشہ مانھ ڈُب کہ دولت نانھ ٹھکرا کے غریب لڑکا نانھ اپنوں بان رہی تھی۔ جہڑو اس نانھ رج کے روٹی وی نہیں دے سکے تھو۔ اس نانھ کپڑاں لیراں کو وی کوئے فکر نہہ تھو وہ بس محبت کا اس ضابطہ نانھ دیکھ رہی تھی جس مانھ سچائی کا ہیرا چمکیں تھا۔ جمال سوچے تھو کھورے اس کی محبت

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کمزور تھی تائیں ثریا نانھ اپنا در موڑ نہہ سکیو سونا تے چاندی کی کنداں پچھے یو ہی فرق تھو جمال اس کامیابی کو جشن منا کے ہار کا پھٹاں نانھ سیڑناں چاہوے تھو۔ جہڑا اس نانھ ثریا نے دِتا تھا۔ جمال نے فِر کدے وی ثریا کی محبت نانھ حاصل کرن کی کوشش نہہ کی۔ وہ ثریا نانھ تڑفتاں دیکھنا چاہوے تھو جمال نے جد ثریا کا خاوند کو قتل کئیو تھو تے اس نانھ خیال آئیو جے اس نانھ چین ملے گو لیکن نہہ ملیو۔ وہ اسے اگ مانھ سڑتو رہیو۔ اج یو بیاہ کروا کے چین حاصل کرنا چاہوے تھو۔ ایسو کم کر کے وہ ثریا نانھ اندروااندری ساڑنوں چاہوے تھو۔ جے کس طرح سلیمہ نے کروراں کی جائیداد سٹ کے اک لاچار لڑ کا نانھ اپنوں بنالئیو۔ ثریا نے جمال کے باندے اپنا گناہواں کو اعتراف کئیو۔ تے پچھتائی۔ لیکن اج جمال اس کا چہرہ ور شرمندگی کی لیک دیکھنا چاہوے تھو۔ جد لوک رشید نانھ تے سلیمہ نانھ مبارک دئیں گا۔ تے جمال زور زور نال ہسے گو۔

مجماناں کی آوَ جائی زوران ور تھی۔ جمال نے تالی بجا کے کہیو پنج دس اک دوڑیا تے نیڑے آن کے کہن لگا کے حکم ہے جناب ''مراج نانھ تیار کرو۔ ہُن بہُٹی آن آلی ہے۔ اتنا مانھ مراج بڑا شاندار حال مانھ آنیو جمال نے رشید نانھ سر توں لے کے پیراں توڑی اک نظر ماری۔ رشید مراج بن کے بچ رہیو تھو۔ تھوڑی دیر واسطہ جمال نانھ اپنوں آپ رشید مانے چمکتو دسن لگو ۔رشید جمال کے نیڑے آ کے کہن لگو یو جو کجھ تم نے کیو ہے اس کو بدلو ہوں نہہ مکا سکسوں۔ جمال نے فوراً چپ کرا دِتو۔ اج کے تہاڑے توں احسان مکان کی گل نہ کر اج تیری خوشی تے کامیابی کو دِن ہے جمال نے اس نانھ کہیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا تمناں یعقین ہے جے عزیز اپنی تہی نانھ اِت لھاوے گو رشید نے جمال نانھ پُچھیو۔

ہا، ہا، ہا، ہا، جمال کو ہاسو نکلیو، توں کا بر نہ اُس نے مناں سویرہ ہی فون کیو تھو۔ تیری بہُٹی اے ہُن آوے تے واہی کرے گی جہڑی اس کی مرضی ہے۔ تم فکر نہ کرو سب آتا ویں گا جمال نے تسلی دِتی۔ رشید نانھ اُمید نہہ تھی جے میرو بیاہ سلیمہ نال وے گو۔ جمال کی طاقت نے اس نانھ ات توڑی پچا دِتو۔

رشید نظر ٹھرا کے بڑا دروازہ در دیکھ کہ اپنی بہٹی نانھ اڈیکہ تھو۔ جمال نانھ پورو یعقین تھو جے واہ آوے گی وہ چھیری دیکھ رہیو تھو جے ثریا کِت ہے ور وانہ دِسی۔ سوچن لگو ثریا کیوں نی آئی خورے واہ برداشت نہ کرسکی واہ اسطرح کا بیاہ مانھ کس طرح آسکے گی جس بیاہ مانھ جمال کی خوشی کو راز وے۔ اتنا مانھ بہٹی تے اس کو باپ......اوہ......مبارک وے۔ مبارک وے۔ جمال کی خوشی کو ٹھکانوں نہہ۔ فوراً ہوٹل کی گھٹھاں بچوں مبارک کی آواز آن لگی۔ جمال نے اگے ہو بڑی گرم جوشی نال دواں نانھ خوش آمدید کہی۔ عزیز کا چہرہ ور مسکراہٹ تھی سلیمہ بوٹیاں ہاروں سجی دجی وی نہ تھی بلکہ اس کا بیاہ کا کپڑاں کے بجائے عام کپڑا لایا وا تھا ہتھاں ور مہندی کے بجائے اکھاں ور نیل۔

کڑا پیا وا تے چہرو مایوس تھو جمال نے فوراً پرکھ لیو، کہ گل ہے سلیمہ تیرا زیورات کِت ہیں اس حالت مانھ کیوں آئی ہے تِناں شادی کی خوشی کو احساس نہہ جمال نے اک مشت کھا سا سوال کیا ور سلیمہ کُجھ نہ بولی۔

''ایسی کائے گل نہہ ہوں آپ ساری چیزاں کو انتظام کروں جمال

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے اک نوکر کا کن مانھ کُجھ کہیو اتنا مانھ کجھ عورت اس نوکر نال آ گئیں ''اس گُڑی نانھ جلدی سجاوُ تے سوار واس نانھ بہٹی بناوُ جمال نے حکم دِتو۔ ٹھیک ہے جناب سِر نیوں کر کے عورتاں نے جواب دِتو۔ جمال نے اک کاروباری منیجر نانھ اپنا درسد یو تے کہیو تجوری بچوں کُجھ سونو کی ٹوم لے کہ بہٹی نانھ تیار کرو۔ ''سلیمہ جی ہوں تھارو بھائی ہاں اس واسطے میں یو سب کُجھ کیو ہے۔ یا تیری تمنا تھی کہ رشید سنگ تیرو بیاہ ہو جئے میری نظراں مانھ توں اک قابل ہے۔ دولت نانھ لت مار کے محبت آلے پاسے جا رہی ہے۔

''مناں پتو ہے جے توں اک سادی زندگی گزارنوں چاہوے اس واسطے ہار سنگار کر کے نہہ آئی۔ لیکن ہوں تناں اک مثالی بہٹی بنا کے دوم دام نال بیاہ کرانوں چاہوں اس طرح میری تمنا پوری ہو جئے گی۔ سلیمہ سِر نیوں کر کے جمال کی ساریں گل سن رہی تھی۔ اس کو دِل چاہوے تھو جے بہٹی بن جاوُ بلیں بلیں سلیمہ ان عورتاں در قدم پٹن لگی'' تیری ماں اجاں کہرہی ہے عزیز نے ظالمانہ انداز مانھ کہیو اج تیری عزت کو سوال ہے ہون ہر قیمت ور جمال نانھ ہرانوں چاہون اج کدے ہوں ہر گیو تے تیری ماں کو قتل کرنوں میرے واسطے کوئے خوف آلی گل نہہ ہوسیں۔ عزیز کی آواز اس کا ذہن مانھ گنجن لگی۔ تے ماں کی باں ور لگی چریٹ سلیمہ نانھ یاد آن لگی۔ اس وقت واز ورزور نال چتکارا مارن لگی۔

''نہیں...... نہیں۔ نہیں۔ سلیمہ اپنا دونہاں کناں ور ہتھ تر کے توائی لان لگی ہوں یو بیاہ نہیں کر سکتی۔ واہ فرش وربیں کے رون لگی...... کے؟ سب

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

لوک حیران ہو گیا۔ جمال نانھ لہر چڑ گئی۔ بیاہ نہہ کرسیں؟ مہمان آپس مانھ گوشا کرن لگا۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہوں بیاہ نہ کر سکتی۔ سلیمہ نے روتاں مانھ کہیو۔

''کیوں؟ آخر کیوں؟ تیں رشید نانھ خواجہ طاروقی کول جان واسطے مجبور کیو تھو فراج تِناں کے ہو گیو۔ جمال نے پچھیو۔

''جمال صاحب تم سب کُجھ کرسکیں ور میری تہی نانھ یاہ کرن ور مجبور نہہ کرسکتا۔ ہوں اک عورت نانھ مجبور نہہ کرسکتو۔ اس دنیا کی ہر عورت مانھ ثریا ہے جمال کا چہرہ ور نفرت کی لکیر اُبھرن لگی اس نے رشید نانھ بلایو تے گاٹا نچوں ہار کڈ یئو تے جمال کول چلیو گیو۔ جمال رشید کا مونڈھا اور ہتھ تر کے کہن لگو دیکھ گدریا عورت کو اصل روپ۔ اج توں پہلی بار عورت کا چہرہ وروں محبت کو لبھادو اُترتاں دیکھ رہیو ہے یو سب کُجھ میرا نال ہو یو۔ لالچ کو دوسرو نانھ عورت ہے۔ عورت کا اتھرواں مانھ کدے نہہ رڑنوں نہہ تے عمر ساری ڈُنگی ڈاباں مانھ ڈُب جائیں گا۔ اس کی گلاں ور کدے نہہ تیان دینوں چاہئیے۔ یا لالچ مانھ آکے ہر بار سونا تے چاندی در ہامڑے گی۔

''رشید میں اس عورت کو روپ بہت پہلاں دیکھ لیو تھو لیکن ہوں ٹُٹ نہہ گیو واہ ہی عورت جہڑی اک بار مناں ٹھکرا کے گئی تھی آخر میرا بہڑا ور آ کے پٹاس کرن لگی اج توں اس شکست کو بدلو لہہ گو۔ ہون تیرہ نال وعدو کروں جے توں ہزاراں کُڑیاں نانھ اشاراں ور نچاوے گو جمال کی آواز گنجے تھی۔

ہوٹل مانھ سب آدمی جمال ی گل خاموشی سنگ سُن رہیا تھا سلیمہ کا ہوٹھا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ور اک عجیب جی مسکراہٹ آئی جھڑی جمال ناتھ کُجھ کہنوں چاہوے تھی کے جمال کو یو نظریو ہر عورت ناتھ اپنا زمرہ ماتھ نہہ لیا سکتو واہ جمال ناتھ سمجھانوں چاہوے تھی۔ واہ نہہ چاہوے تھی کہ محبت کو چھنڈ واس کی ماں کی لاش ور لہرایو جئے۔ وارشید کا گاٹا ماتھ وہ ہار نہہ بانوں چاہوے تھی جھڑ واس کی ماں کا خون سنگ رتو ہو یو وہ وے۔ کدے بیاہ واسطے ہاں کر گئی تے اس کو ظالم باپ ماں ناتھ قتل کر چھوڑے گو۔ اس واسطے سِر سٹ کے جمال کی گلاں ناتھ سُن رہی تھی۔ اج کی محفل برخواست نہہ ہوسیں سلیمہ کا کہن وریالو نہہ بجسیں گان بجان بند نہہ ہوسیں سب کُجھ جاری رہ گو۔ لیکن اس کو ناتھ بدل دِتو جئے گو۔ پہلاں یا محفل اس واسطے بلائی گئی تھی جے اک عورت محبت کا ناں ور دولت ناتھ لت مار رہی ہے ہُن یاہ محفل اس خوشی ماتھ ہے جے محبت نے عورت ناتھ ٹھکرا دِتو۔

رشید بلیں بلیں سلیمہ کول گیو وا آتاں ماتھ رشید ناتھ دیکھ رہی تھی۔ سلیمہ۔ رشید نے بلایو۔ وراس نے کوئے جواب نہہ دِتو سلیمہ مِناں تیرا نال کوئے شکایت نہہ میں پہلاں ہی کہیو تھو جے میرو تیرو جوڑ نہیں ہوں غریب چار دواری ماتھ قید ہو کے جئیو تے توں میرا نال وقت نہیں کڈ سکسیں۔ شکر ہے جے تیں وہی کیو جھڑ و کرنوں لوڑیئے تھو۔ جھرا چراغ یں میری زندگی ماتھ روشن کیا وے میرا مقدر بن گیا ہوں سڑ کے وی جیوں گو۔ میرا جین کی کہانی کو عنوان وے گو ’’تیری محبت‘‘ ہوں تیرا نال کدے نفرت نہیں کر سکتو۔ اس مٹھاس توں بغیر میرا کول کُجھ نہیں تھو جھڑی تیرہ واسطے کو روز ہر تھی

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تیرا حسن نانھ سوارن واسطے سونا چاندی کا گہنا کی ضرورت تھی توں اک شہزادی ہے تے میری خالی محبت کی پناہ گاہ تیرا محل نہہ بن سکیں تھیں۔

بس تم خوش رہو۔ سلیمہ ہوں اج خود تیرا رستہ تیں ہٹ رہیوں ہاں۔

رشید کی یاہ آواز کہتاں کہتاں پھر آئی۔

اتھرواں کی اک موٹی تہار سلیمہ کی اکھاں توں نکل کہ اس کا رخسار ور موتیاں ہاروں چمکے تھی

''جمال ہون اج سلیمہ نانھ اس گلوں نال لے آئیو تا کہ یو ثابت کر سکوں کہ میری تہی اک نیچ آوارہ، غریب تے حرامی لڑکا کے نال محبت نہہ کرتی۔ تیں جہڑو کیچڑ خواجہ طاروقی کے کہر میرا خاندان ور اُچھالیو اصل مانھ مانھ وہ تیرا چہرا کو کیچڑ تھو۔ سلیمہ میری تہی ہے واوہ ہی کرے گی جو ہوں چاہوں۔

مناں یعقین ہے جمال کہ اج توں بعد توں سنبھل جائے گو۔ یاہ کہہ کے عزیز سلیمہ کو ہتھ پکڑ کے ہال توں باہر جان لگو۔

''ٹھہرو۔'' اک زنانہ آواز گنجی۔ سب کیں نظر آواز پاسے مُڑ گئیں۔ دروازہ ور شبنم کھڑی تھی۔

''اوہ توں ہے۔ توں۔ جس کا بارہ مانھ کہیو جے کہ تیں شادی توں پہلاں رشید نانھ جنم دِتو۔ عزیز نے طنزیہ لہجہ مانھ شبنم نانھ کہیو۔

شبنم عزیز اور سلیمہ کو رستو روک کے کھڑی تھی۔ واہ عزیز کا سوال کو جواب دین لگی۔

''ہاں ہوں رشید کی ماں ہاں۔ ہاں۔ رشید کی گنہگار رہاں۔ میں اس

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نانھ جنم دیتاں ہی قتل کرنا چاہیو۔ تے عمر بھراس گناہ ور پچھتاتی رہی خدا نے مِناں میرا گنہواں کی سزا دے چھوڑی مناں اولاد توا ▯ محروم کر دِتو۔ ہوں خود اپنا آپ نانھ نفرت کروں عزیز ہون جانوں کہ توں سلیمہ نانھ بلیک میل کر رہیو ہے۔ جا خوشی خوشی سلیمہ تے رشید کو بیاہ ہون دے۔ شبنم دروازہ ور کھڑی عزیز اگے عاجزی کرن لگی۔

''ہٹ جا میرا رستہ توں۔ مِناں تیرا نال کُجھ نہہ لینوں دینوں۔ جمال زبردستی اپنی طاقت دس کے میری لڑکی کی شادی اس حرامی لڑکا نال کرانا چاہوے۔ اس پری محفل مانھ خود میری لڑکی نے شادی توں انکار کیو ہے۔ عزیز نے اکھ کڈھ کے شبنم نانھ کہیو۔

عزیز توں اک ظالم باپ ہے اج سلیمہ جو کُجھ بول رہی ہے واہ ڈر کی وجہ توں۔ یاہ اس کا دِل کی آواز نہہ بلکہ مجبوری ہے'' شبنم نے کہیو۔

عزیز کا چہرہ کا رنگ اُڑ گیا۔

جمال جھڑو خاموشی نال یو سارو تماشو دیکھ رہیو تھو شبنم کی گل سُن کے چونک اُٹھیو۔

''سلیمہ توں خود بول تیری مجبوری کے ہے۔ ہوں تیرا اور کسے قسم کی آنچ نہہ آن دیسوں۔

دس کہڑی ایسی گل ہے اج تیرا باپ نے کہڑی تیری ایسی کمزور رگ پکڑلئی'' جمال نے اس نانھ کہیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوں کُجھ نہہ کہہ سکتی۔مناں کہر لے جاؤ ورنہ میری ماں۔سلیمہ چیخ اُٹھی۔

''چل ہم اِتوں چلاں'' عزیز سلیمہ کو ہتھ پکڑ کے ترہون لگو،

نہہ عزیز، نہہ۔توں سلیمہ نانھ اِتوں نہہ لے جا سکتو۔شبنم نے کہیو۔

سلیمہ توں گھبرا نہ۔ہوں اِتے ہاں۔سلیمہ کے پچھے دروازہ توں اک

آواز اُبھری۔

''ماں'' سلیمہ چیخ اُٹھی۔

سلیمی کی ماں دروازہ کی دہلیز ور نمودار ہوئی۔

عزیز میں تناں کہیو تھو کہ توں اس سیلاب نانھ نہہ روک سکتو۔سلیمہ

کی ماں نے عزیز نانھ کہیو۔عزیز کا چہرہ کو رنگ کالو ہو گیو۔

''اس مرد نے اپنی جنانی نانھ رسیاں نال بدھ کے رکھیو وہ تھو تے

اپنی تہی نانھ تھمکی دِتی تھی گر اس نے جمال کی محفل مانھ شادی توں انکار

نہہ کیو وہ اس کی ماں نانھ مار چھوڑے گو۔'' شبنم جمال نانھ کہن لگی۔

''ماں۔'' سلیمہ بے اختیار اپنی ماں در دوڑ پئی۔

عزیز کو دماغ چکرا گئیو۔اس نے جلدی ریوالور کڈی۔شبنم سلیمہ

تے اس کی ماں کے اگے کھڑی ہو گئی۔

''دھائیں۔دھائیں۔دھائیں۔گولیاں کی آواز گُنجن لگی

عزیز نے تے غصہ مانھ آ کے سلیمہ تے اُس کی ماں ور گولیں چلان

لگو لیکن تِن کی تِن گولیں شبنم نے اپنا سینہ ور کھالیں۔شبنم ڈھہ گئی۔عزیز نسن

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہی آلو تھو کہ جمال نے اس نانھ پکڑ لیو۔

"پولیس نانھ خبر دئیو۔ جمال نے اپنے کول کھلا نوکران کہیو۔

"آہ۔ آہ۔ میرہ بچہ میرا رشید میرے کول آ۔ شبنم نے کہیو۔

"رشید۔ رشید۔ ہون مرن آلی ہاں۔ اک بار میرے کول آ۔ مِناں معاف کر چھوڑ۔ وا کہن لگی۔

"اگے جا رشید۔ شبنم نانھ سہارو دے۔ جمال نے کہیو۔

میرا بچہ میرا رشید۔ شبنم نے خون نال پر یا وا دونہاں ہتھاں نال رشید کو چہرو پکڑ لیو۔

"مِناں تھارا نال کوئے گلو نہہ رہیو۔ ماں رشید نانھ کہن لگو۔

جمال صاحب۔ جمال صاحب۔ شبنم نے جمال نانھ بلایو۔ جمال کول گیو۔

"جمال صاحب تم نے میرا لڑکا کی خواہش پوری کرن واسطے بہت کُجھ کیو ہوں تھارو احسان نہہ پہل سکتی۔ جس ویلے تک میرا جسم مانھ چار ساہ باقی ہیں اس کو نکاہ میری اکھاں کے باندے کرا چھوڑو۔ شبنم نے کہیو۔

تیری خواہش ہُن پوری وے گی۔

"مولانا صاحب تم جلدی نکاہ پڑھو۔ جمال نے کہیو۔

"سلیمہ۔ سلیمہ۔ میری تہی۔ شبنم نے سلیمہ بلا۔

"سلیمہ میرو لڑکو صرف تیرو ہے۔ اس کو خیال رکھئے تے اس نانھ

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بہت پیار دہئے۔

شادی کا اس موقعہ ور میری طرفوں یو تحفو قبول کر۔ شبنم نے سلیمہ نانھ کُجھ کاغذات پکڑاتاں کہیو۔

''یو کے ہے ماں جی''

میں اپنی ساری جائیداد رشید کے نانھ کر دِتی ہے۔ ہُن یاہ تھاری ہے۔

اتنی دیر مانھ مولانا صاحب نے نکاہ پڑھنوں شروع کیو،

شبنم پتھرائی وی اکھاں نال رشید نانھ دیکھتی رہی تے اس کی روح پرواز کرگئی۔

اچانک رحیم اس حال مانھ داخل ہویو

''جمال صاحب'' جمال صاحب''

''کے گل ہے رحیم

ثُریا نہہ آسکتی۔

''کیوں کے گل ہے۔ جمال نے کہیو۔

ثریا سلام کا قتل کا جرم مانھ پولیس نے پکڑلئی۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چودھوں حصو

ہاں میں خود سلام کو قتل کیو۔ ہوں اس بُڈھا کولوں تنگ آ گئی تھی۔ ہوں اک جوان عورت تے وہ بڈھو۔ مناں صرف اس کی دولت نال محبت تھی۔ مناں سلام نال سخت نفرت تھی اسے وجہ توں میں اس کا جسم کا ٹکڑا ٹکڑا کیا۔ جج صاحب ہوں اج اس پری عدالت مانھ اپناں گناہ ہو اقرار کرو۔ ثریا نے پہری عدالت مانھ سلام کو قتل اپنے سر لے لیو۔ پولیس آلا جہڑا خود اس کیس کی چھان بین کریں تھا حیران ہو گیا اُنہاں نے کدے ثریا ور شک ہی نہہ کیو۔

عدالت کا اک کونہ مانھ جمال خاموشی نال بیٹھ کے انہاں کی گل سنے تھو۔

"کے چاہوے توں ثریا۔ کیوں میرو جُرم اپنے سر لے لیو۔ جمال سوچے تھو۔

ہوں اک خونی ہاں جج صاحب۔ ہوں اس عدالت مانھ اپنا

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

گناہواں کو اعتراف کرو۔

جج صاحب کو چہرو۔ ساکت تھو تے خاموشی نال ثریا کو بیان سُن رہیو تھو۔

جمال بے چین ہو رہیو تھو۔ اُس کو دماگ پھٹن لگو۔ کہ اج بارِ فر ثریا مِناں ہران لگی۔ جرم میں کیو تے اس کی سزا وا حاصل کر کے مناں اپنی نظراں توں گراناں چاہوے۔ جمال تڑپ رہیو تھو۔

''ہوں چاہوں کے مِناں پھانسی دے کے میری لاش جیل ڈل کے کنارہ ور دفن کی جائے۔ جِت جمال نے صاحب نے اک بڑو ہوٹل بنایو ہے۔ ثریا نے کہیو۔

جج صاحب مِناں یقین ہے کے جمال صاحب میری قبر واسطے جگہ دین توں انکار نہہ کرسیں۔ ہوں عدالت نانھ درخواست کرو کہ ان کی مرضی پچھی جئے۔

''عدالت نے مجرم کو اقبالجرن سُن لیو ہے اجاں تک ہم نے یو فیصلو نہہ کیو کہ مجرم نانھ کہڑی سزا دِتی جائے۔ مجرم نانھ کسے وی سزا واسطے تیار رہنوں چاہئے۔ لیکن ہم مجرم کی آخری خواہش منتاں مانھ جمال نانھ اس کی مرضی پچھیاں گا۔ جج صاحب نے کہیو۔

جمال اپنی جگہ توں اُٹھیو۔ گواہاں کا کٹھہرا مانھ گیو تے ساری عدالت مانھ سناٹو چھا گئیو۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

''تم نے سُن لیو وے گو کے ملزمہ کے چا ہو ے۔عدالت تھاری مرضی جاننا چا ہو ے۔

یاہ جھڑی ثریا اِت کھڑی میرا گنا ہواں نانھ اپنے سر لے رہی ہے تا کہ محبت کی دیوی ثابت ہو سکے جیل ڈل واہ جگہ جت مہاری محبت پروان چڑی تھی۔ نہیں۔ جج صاحب نہیں بھنور میری منزل ہے۔ ہوں اس جگہ نانھ مجرماں کو بھنور بناؤ یا محبت کی یادگار میری مرضی ہے۔ ثریا اس جگہ نانھ کھو چکی ہے۔ اس کو اُت کوئے حق نہہ۔ ثریا میرا جرماں کو الزام اپنے سر لے کے مناں نیچو دکھاناں چاہو ے۔ ثریا نانھ اس دُنیا مانھ جینوں وے گو تا کہ لوک جان لین کہ ثریا دولت کی پجارن ہے نہ کے محبت کی دیوی۔ جمال نے بھری عدالت مانھ اپناں جرماں کو اعتراف کیو۔ کہ یو قتل میں کیو تھو۔

جج کولوں اجازت لین توں بعد سرکاری وکیل جمال نانھ سمجھان لگو اگر جمال صاحب تم اس لی لاش اپنا سہن مانھ دفن نہہ کرانا چاہتا ٹھیک اس کو گناہ اپنے سر کیوں لے رہیا ہیں۔

'تیں کُجھ ہور کہنوں ہے جج نے جمال نانھ پُچھیو۔

ہاں جج صاحب۔ ہوں یاہ کہنا چاہوں کہ ثریا کی سزا موت نہیں بلکہ زندگی ہے اس کی سزا یاہ ہی ہے کہ اس نانھ بے شمار دولت دِتی جئے۔ اس نے دولت واسطے اپنو پیار ٹھکرایو۔ یاہ گل کہہ کے جمال نے اپنا جیب نچوں کُجھ کاغذات کڈیا۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جج صاحب ان کاغذات مانھ میں ثریا کی سزا تجویز کی ہے اپنی ساری جائیداد ثریا کے ناں کی ہے ثریا کی سزا یاہ ہی ہے۔ اُت صرف میری لاش دفنائی جے۔

جج صاحب ہوں کہنا چاہوں کہ سلام کا جسم کا ٹکرا مین کیا۔ اس نے میری ماں مار چھڑی تھی۔ جس کواڑی نال میں سلام کا جسم کا ٹکڑا کیا واہ کہواڑی وی نال لے آیو ہاں کیوں جے مِناں پتو تھو ثریا عدالت مانھ میرا جُرم اپنے ناں لا کے مِناں نیچو دَسن کی کوشش کرے گی ہوں اک ایسی عورت کی قربانی برداشت نہہ کر سکتو جھڑی دُنیا کا بازار مانھ اک بار بِک چُکی وے۔ جج صاحب مجرم ہوں ہاں تے مِناں سزا دِتی جائے۔ جمال نے جج صاحب کے سامنے اک ہور کا غذاں کو بنڈل پیش کیو۔

''جج صاحب جب تک لوک دولت کی عبادت کرتا رہیں گا تے اس دُنیا مانھ جمال بنتا رہیں گا۔

عدالت نے ثریا نانھ بری کر دِتو۔ جمال کا ثبوتاں نے تہلکو مچا چھوڑیو۔ شہر کا اہم لوکاں نانھ گرفتار کیو گیو۔ امکار ناتھ معطل ہو گیو۔ تے جمال نانھ قتل مانھ ملوث پائیو گئیو تے سزائے موت دِتی گئی۔ جمال نانھ اسے جگہ دفنایو گیو جس جگہ کو ناں بھنور تھو محبت کا بھنور کو ناں۔ جمال کی منزل یا ہی بھنور تھی۔ بھنور کی حسین موج کی نیلیں لہراپنا صاف پانی نال جمال کی قبر نانھ چُم رہیں تھیں۔

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جمال نے محبت نانھ امر کر دِتو۔

رشید تے سلیمہ ہر روز جمال کی قبر ور حاضری دے کے محبت تے عقیدت کا پھُل چڑھاتا رہیں۔ تے ہر شام محبت کی شمع بالتا رہے۔ ثُریا نے جمال کی سزا منظور کی اس نے زندہ رہن کو فیصلو کیو تا کہ جمال کی روح نانھ تسکین پہچے۔ وا اپناں اتھروان نال جمال کی قبر نانھ نواتی رہی۔

............☆☆☆............

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

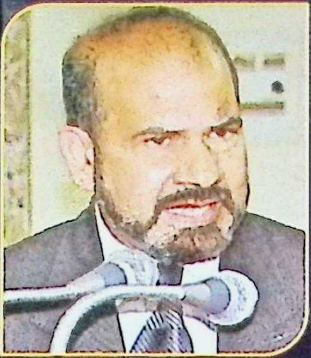

سجاد پونچھی کا شمار ریاست کی ایسی شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ادب اور تمدن کی خدمت کے لئے وقف رکھا، ریاست کے مخلوط کلچر سے اُن کا دلی لگاؤ اس بات کا غماز ہے کہ انہوں نے اُردو، ڈوگری، کشمیری، پہاڑی کے ساتھ ساتھ گوجری زبان کو بھی اپنے سینے سے لگایا۔ فنونِ لطیفہ کے ہر میدان میں کامیابی کے بعد اب وہ ایک کامیاب ترجمہ کار کی حیثیت سے بھی اپنی ادبی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔

درِ دست ترجمہ جو کہ خواجہ فاروق رینز وشاہ کے تازہ کشمیری ناول ''آب چھُ دزان'' کا گوجری روپ ہے لیکر حاضر ہیں۔ خواجہ فاروق رینز وشاہ برصغیر کے جانے مانے ناول نگار اور ڈرامہ نگار ہیں۔ اُن کے ڈرامہ سیریل طویل وقت تک ٹیلی ویژن کو رونق بخشتے رہے ہیں۔ اُن کے لکھے ہوئے ناولوں میں ڈوبتے کنارے، زخموں کی سالگرہ، گرتی بلندیاں، انقلاب کا شہید، درد کا غرور، برف کے پھول، اور جہلم بہتا رہا شامل ہیں جن کو ادبی دنیاں میں کافی پذیرائی حاصل ہوئی۔ ''آب چھُ دزان'' ناول کا ترجمہ کر کے سجاد صاحب نے ایک اور سنگ میل عبور کر کے گوجری قلمکاروں کے لئے ایک نیا دروازہ کھول دیا ہیں میری دُعا ہے کہ ''پانی ماں اَلمبا'' کی ادبی حلقوں میں خوب پزیرائی ہو۔

پرویز مانوسؔ
سرینگر

درخشاں پبلی کیشنز 115، آزاد بستی، ویسٹ نٹی پورہ سرینگر

Designed & Created By Firdous 3d

Dr. Khwaja Farooq Renzu Shah Collection, Srinagar